عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فتاویٰ محمودیہ

جلد ۸

از

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند

مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206

Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

F.M.Fainal\Jild-1\S.R.Waraq



مقدمہ فتاوی محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرّہٗ

مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶



انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	**فتاویٰ محمودیہ......۸**
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۳۳۳
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست



تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد ۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

کتاب الطھارۃ

☆......باب اوّل......☆

پانی اور کنویں وغیرہ کے مسائل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۷۸	غسل جنابت میں مصنوعی دانتوں کا حکم	۱۷۱
۱۷۹	غسل اور استنجے کے لئے پانی کی مقدار	۱۷۲
۱۸۰	تنگیٔ وقت کی وجہ سے بلا غسل نماز پڑھنا	۱۷۳
۱۸۱	غسل میں آنکھ بند کرنا	۱۷۴
۱۸۲	غسل خانہ میں پیشاب	۱۷۴
۱۸۳	لنگی کے ساتھ غسل کرنا احوط ہے	۱۷۵
۱۸۴	کیا غسل جنابت سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے	۱۷۶
۱۸۵	غسل خانہ میں برہنہ دعا پڑھے یا نہیں؟	۱۷۷
۱۸۶	غسل جمعہ وعید شب میں	۱۷۷
۱۸۷	دھوبن کی لڑکی سے صحبت کر کے کیا کبھی پاک نہیں ہو سکتا؟	۱۷۸
	فصل دوم : جنبی کے احکام	
۱۸۸	حالت جنابت کا پسینہ	۱۷۹
۱۸۹	جنبی پر وضو لازم نہیں	۱۷۹
۱۹۰	دوبارہ جماع کرنا بلا غسل عضو	۱۸۰
۱۹۱	ایک دفعہ جماع کے بعد بغیر عضو پاک کئے دوبارہ جماع کرنا	۱۸۴
۱۹۲	زیارت قبور بحالت جنابت	۱۸۴
۱۹۳	بحالت جنابت مسجد میں داخل ہونا	۱۸۵
۱۹۴	غسل جنابت میں تاخیر کرنا اور کھانا پینا	۱۸۶
۱۹۵	جنبی کا جھوٹا کھانا پینا	۱۸۷

تمت وبالفضل عمت

☆.....☆.....☆.....☆.....☆



باب اول

پانی اور کنویں کے مسائل

ماءِ مستعمل

سوال:- کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں۔ زید کہتا ہے کہ اگر لوٹے میں وضو کے لئے پانی رکھا گیا اور متوضی کی انگلی یا کسی اور شخص کی جو کہ بے وضو ہو انگلی پڑ گئی تو وہ پانی ماء مستعمل ہو جاتا ہے اور پھر اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ ماء مستعمل کب ہوتا ہے اور کتنے عضو کے پانی میں پڑنے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔ **وكذا اذا وقع الكوز في الجب فادخل يده فيه الى المرفق لاخراج الكوز لايصير مستعملاً بخلاف ماإذا ادخل يده في الاناء او رجله للتبرد فانه يصير مستعملاً لعدم الضرورة هكذا في الخلاصة. ويشترط ادخال عضو تام لصيرورة الماء مستعملاً في الرواية المعروفة عن ابي يوسف رحمه الله كذا في المحيط وبادخال الاصبع والا صبعين لايصير مستعملاً (كذا في الظهيريه)** فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱/ص ۱۲، جواب مکمل ومدلل فرمائیں، نیز خط مذکورہ عبارت کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا اسکا مطلب بھی سمجھا دیجئے کہ یہ قول معتبر ہے یا نہیں؟ اور نیز معترض یہ بھی وجہ بیان کرتا ہے کہ چونکہ حصۂ انگلی یا انگلی ڈوب جانے سے اس حصہ کی نجاست

حکمیہ زائل ہوگئی۔ لہٰذا وہ پانی مستعمل ہوگیا کنویں سے گھڑا بھرا جاتا ہے اور اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا جاتا ہے جس سے اسمیں اکثر انگلیاں ڈوب جاتی ہیں لہٰذا یہ زید کے کہنے کے مطابق اس سے وضو جائز نہیں اور ہم لوگوں کے یہاں یہی طریقہ پانی لانے میں ہے لہذا ایسی صورت میں اس پانی سے وضو کی ہوئی نمازیں بھی باطل ہوں گی۔ کیا یہ شبہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ماءِ مستعمل سے وضو جائز نہیں لیکن اگر ماءِ مستعمل اور غیر مستعمل مخلوط ہوں اور غیر مستعمل زیادہ ہوتو وضو جائز ہے کیونکہ مفتیٰ بہ اور مختار قول کے مطابق ماءِ مستعمل طاہر غیر مطہر ہے جب لوٹے میں ایک انگلی یا گھڑے میں چند انگلیاں ڈوب جائیں تو اس سے وہ تمام یا اکثر مستعمل نہیں ہوتا بلکہ جس قدر حصۂ ماء سے انگلی ملاقی ہوگی اسی قدر حصہ مستعمل ہوگا اور وہ بہت ہی قلیل مقدار ہے۔ **و الغلبة فی المائع الذی لاوصف لہ کالماء المستعمل تکون بالوزن و ھذا الاعتبار یجری فی ماء القی الماء المستعمل فی المطلق او انغمس الرجل فیہ علیٰ ماھو الحق واما مافی کثیر من الکتب من ان الجنب اذا ادخل یدہ أو رجلہ فی الماء فسد الماء فمبنی علیٰ روایة نجاسة الماء المستعمل وھی روایة شاذ ة واما علیٰ المختار للفتویٰ فلا قال فی البحر فاذا عرفت ھذا فلا تتاخر عن الحکم بصحة الوضوء ای الغسل من الفساقی الصغار الکائنة فی المدارس والبیوت اذلافرق بین استعمال الماء خارجاً ثم صبہ فی الماء المطلق وبین ماء اذا انغمس فیہ فانہ لایستعمل منہ الاماتساقط عن الاعضاء اولاقی الجسد فقط وھو بالنسبة لباقی الماء قلیل ویتعین علیک حمل کلام من یقول بعدم الجواز علیٰ القول الضعیف لاالصحیح فالحاصل انہ یجوزالوضوء و الغسل من الفساقی الصغار مالم یغلب علیٰ ظنہ ان الماء المستعمل اکثر أومساو ولم یغلب علیٰ ظنہ وقوع نجاسة فیہ. وتمامہ فیہ.**

واعلم ان صفة الماء المستعمل حکی بعضھم فیھا خلافا علیٰ ثلاث

روایات وقال مشائخ العراق لم یثبت فی ذٰلک اختلاف اصلاً بل ھو طاھرٌ غیر طھور عند اصحابنا جمیعاً قال شیخ الاسلام فی شرح الجامع الصغیر وھو المختار عندنا وھو المذکور فی عامة کتب محمد عن اصحابنا واختاره المحققون من مشائخ ما وراء النھر وقال فی المجتبیٰ وقد صحت الروایات عن الکل انه طاھر غیر طھور الاالحسن روایته شاذة غیر ماخوذ بھا کما فی مجمع الانھر الخ. (طحطاوی علیٰ مراقی[1] الفلاح ص ۱۴)

علامہ ابن نجیمؒ نے بحر[2] میں اور شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار[3] میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے خط کشیدہ عبارت کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ظرف میں اگر پورا ہاتھ دیا جائے اور وہ ظرف زیادہ بڑا نہ ہو تو اس پانی کا اکثر حصہ ہاتھ سے ملاقی ہو کر مستعمل ہو جائے گا اگر صرف ایک دو انگلی اس میں داخل کرے تو اس سے وہ تمام پانی مستعمل نہ ہوگا چونکہ اس طرح اکثر حصہ انگلی سے ملاقی نہ ہوگا۔ بلکہ اقل حصہ ملاقی ہوگا اور غلبہ غیر مستعمل کو حاصل رہے گا۔ پس تمام پانی سے وضو کے جواز کا حکم دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ ۱۶/ جمادی الاولیٰ ۶۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۷/ جمادی الاولیٰ ۶۹ھ

ماء مستعمل کا حکم

سوال:- (۱) وضو کا مستعمل پانی جو نالی میں گرتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر

---

[1] مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص: ۱۸ تا ۲۰ (مطبوعه مصر) اول کتاب الطهارة.

[2] البحر الرائق ص: ۹۰، ج: ۱، (مطبوعه الماجدیه کویٹه) کتاب الطهارة.

[3] شامی زکریا ص: ۳۴۸، ج: ۲، باب المیاه، مبحث الماء المستعمل. مجمع الانهر ص ۳۰ ج ۱ باب المیاه، دار الکتب العلمیة بیروت.

وضو کرتے وقت جلدی میں ٹوپی نالی میں گر گئی اور بغیر دھوئے ہوئے پہن کر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

(۲) ایسے ہی غسل خانہ میں کوئی نجاست نظر نہیں آتی، ایک شخص نے دیوار پر کپڑے رکھے وہ ہوا سے غسل خانہ میں گر گئے اور اس نے بلا دھوئے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ماءِ مستعمل مفتیٰ بہ قول پر پاک ہے۔ اگر وضو کی نالی میں کوئی نجاست نہیں تھی تو ایسی ٹوپی اوڑھ کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی[۱]

(۲) ان کپڑوں کا حکم بھی یہی ہے، تاہم ایسی ٹوپی اور ایسے کپڑوں کا دھو لینا احوط ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۳/ ۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

ماءِ مستعمل کسے کہتے ہیں؟

سوال: - زید وعمر وبکر کا باہم تنازع ماءِ مستعمل میں ہے، زید کا بیان ہے کہ ماءِ مستعمل وہ پانی کہلاتا ہے کہ غسل یا وضو کرتے ہوئے اعضاء سے جدا ہو کر زمین پر گرے اسی ماءِ مستعمل کا یہ حکم بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خود پاک ہے لیکن دوسری شئی کو پاک نہیں کر سکتا، گو اعضاء پر ناپاکی نہیں لگی ہوئی ہوتی مگر چونکہ اس کو بھی علیٰ وجہ القربۃ استعمال کیا جاتا ہے اور معنًی اس سے حدث کا ازالہ ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا یہ حکم رکھا گیا ہے، بایں وجہ زید ماءِ مستعمل کی تعریف کرتے ہوئے

---

[۱] وقد صحت الروايات عن الكل انه اى الماء المستعمل طاهر غير طهور (طحطاوى على مراقى الفلاح ص۱۸) مطبوعه مصر، كتاب الطهارة.

یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وضو کرتے ہوئے جو پانی مساجد کی نالیوں میں گرتا ہے وہ ماءِ مستعمل ہے خود پاک ہوتا ہے لیکن دوسری شی کو پاک نہیں کرسکتا، اور وہ پانی جو کہ وضو کے بعد لوٹے میں بچ جاتا ہے وہ طاہر وطہور دونوں ہے اور اس پانی کا استعمال ہر جگہ ہوسکتا ہے یعنی کپڑا و بدن وغیرہ پاک کرسکتے ہیں اور وضو کے کام میں بھی لاسکتے ہیں چوں کہ ماءِ مستعمل لوٹے میں کا پانی نہیں ہوتا، اس لئے اس پانی سے وضو کرنے میں کیا شبہ اور کیا خلل؟

بیان مذکورہ پر بکر یہ کہتا ہے کہ نہیں وضو کے بعد جو پانی لوٹے میں رہتا ہے وہ ماءِ مستعمل ہے اور اس سے وضو کرنا ناجائز ہے اور دلیل اور وجہ معقول اپنے نزدیک یہ بیان کرتا ہے کہ چوں کہ وضو کرتے ہوئے پانی کے قطرے لوٹے میں ضرور گر جاتے ہیں۔ لہٰذا وہ مستعمل ہوجاتا ہے۔ وضو کے کام میں لانا درست نہیں۔ زید نے اسکا معارضہ یہ پیش کیا ہے کہ اگر چند قطروں کی وجہ سے وہ مستعمل ہوگیا تو چاہئے کہ ہر ایک عضو کے واسطے جدا برتن ہو چوں کہ قطرہ ہاتھوں کا ضرور لوٹے میں بکر کے قول کے موافق گر جائیگا اور وہ پانی مستعمل ہوجائیگا اس وجہ معقول کا جواب بکر صرف ان الفاظ میں دیکر پھر ایک معارضہ پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ لوٹوں کو بھی بغیر پاک اور خشک کئے ہوئے وضو نہ کریں چونکہ ماءِ مستعمل لپٹا ہوا ہے بلکہ گھونٹ دو گھونٹ باقی رہ جاتا ہے اس پر بکر یہ کہتا ہے کہ اس قدر کا کچھ حرج نہیں، پھر زید نے کہا کہ جب گھونٹ دو گھونٹ کا کچھ نقصان نہیں تو وضو کرتے ہوئے کونسے سو دوسو گھونٹ لوٹے میں گر جاتے ہیں امید کہ برائے کرم مفصل جواب تحریر فرماویں کہ لوٹے میں کا بچا ہوا پانی مستعمل ہوتا ہے یا وہ پانی جو وضو کرتے ہوئے نالیوں میں گرتا ہے اور جس طرح کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا جائز ہے اس پانی کو دوسری شئی کو پاک کرنے میں یا وضو کرنے میں کام میں لاسکتے ہیں یا نہیں۔ یعنی اس سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

دیگر جس مقام پر عربی داں عالم موجود ہوں، اس مقام پر کسی شخص اردو داں کو یعنی استاد سے مسئلہ نہ سیکھا ہو اور متعدد مرتبہ بلکہ سب مسائل عقل پر زور دیکر اپنی ظاہری عزت کی وجہ سے غلط سلط بتادیتا ہو، شریعت مقدسہ میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ماءِ مستعمل وہ ہیکہ جس سے حدث کو زائل کیا گیا ہو، یا علیٰ وجہ القربت بدن میں استعمال کیا گیا ہو اور عضو سے علیٰحدہ ہوتے ہی اسکو مستعمل کا حکم دیدیا جائیگا اس سے پہلے اسکو مستعمل نہیں کہا جائیگا، خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا لوٹے وغیرہ میں بعد وضو موجود رہے، "**الماء المستعمل: ماازیل به حدث او استعمل فی البدن علیٰ وجه القربة ومتی یصیر الماء مستعملاً الصحیح انه کمازال العضو صار مستعملاً.**" (ہدایہ[1] ج ۱/ ص ۲۲)

لہٰذا جو پانی وضو اور غسل کے بعد برتن، لوٹے وغیرہ میں بچ رہتا ہے وہ مستعمل نہیں اس کو پینا اور رفع حدث وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہے البتہ جو قطرات وضو کرتے ہوئے بدن سے جدا ہو کر لوٹے میں گرتے ہیں وہ مستعمل ہیں اور ماءِ مستعمل خود تو طاہر ہوتا ہے مگر اس کو رفع حدث یعنی وضو اور غسل کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہاں کپڑا وغیرہ اس سے پاک کیا جا سکتا ہے، **وھو (ای الماء المستعمل) طاھر ولیس بطھور لحدث بل لخبث علیٰ الراجح المعتمد قال الشامی لخبث ای نجاسة حقیقیة فانه یجوز ازالتها بغیر الماء المطلق من المائعات خلافا لمحمدؒ.** (شامی[2] ص: ۲۰۷ ج ۱) لیکن وہ قطرات قلیل ہیں جب خالص پانی ان سے زیادہ ہے تو اب اس کو وضو کے کام میں لانے میں بھی کوئی خرابی نہیں، **وقد صرحوا بان الماء المستعمل علیٰ القول بطهارته اذا اختلط بالماء الطهور لایخرجه عن الطهورية الااذا غلبه او ساواه اما اذاکان مغلوباً فلا یخرجه عن الطهورية فیجوز الوضؤ بالکل** (بحر[3] ص: ۷۰ ج: ۱)

---

[1] هدایه ص: ۳۹، ج: ۱، (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب الطهارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء الخ.

[2] شامی نعمانیه ص ۱۳۴ ج ۱. شامی زکریا ص: ۳۵۲، ج: ۱، باب المیاه، مطلب فی تفسیر القربة والثواب.

[3] البحرالرائق ص: ۷۰، ج: ۱، (مطبوعه کوئٹه) کتاب الطهارة. مجمع الانهر ص ۳۰ ج ۱ باب المیاه، دار الکتب العلمیة بیروت.

دیگر غیر عالم کو بغیر واقفیت کے مسئلہ اپنی عقل کے زور سے بتانا سخت گناہ ہے خصوصاً جبکہ وہاں عالم بھی موجود ہو، اور اگر اسنے غلط بتلایا اور کسی نے اسپر عمل کیا تو عمل کر نیوالے کا گناہ بھی بتلانے والے کے ذمہ ہوگا، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُفْتِیَ بِغَيْرِ عَلْمٍ فَاِثْمُهُ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ (رواه ابو دؤاد، مشکوٰۃ شریف[1] ص: ۳۹) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف ۲/۱۲ ۵۲ھ

صحیح: سعید احمد مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ماءِ مستعمل کے قطروں کا جسم یا کپڑوں پر گرنا

سوال:- وضو کرنے کی حالت میں یا وضو کرنے کے بعد اگر وضو کا پانی جسم پر یا جسم کے کسی کپڑے پر گر جائے تو اس صورت میں کپڑا یا وہ حصہ جسم کا جس پر ماءِ مستعمل گر گیا ہے تو کیا وہ جگہ نجس ہوگئی یا وہ کپڑا ناپاک ہوگیا۔ برائے مہربانی مفصل مدلل مع ثبوت احادیث مستندہ و کتب فقہ تحریر فرمائیے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس پانی سے مفتیٰ بہ قول کے موافق نہ جسم ناپاک ہوتا ہے نہ کپڑا، والماء المستعمل لقربة اورفع حدث اذا استقر في مكان طاهر لامطهر (بحر ص[2] ۹۰ ج ۱) واما ما مسح بالمنديل اوتقاطر على الثوب فهو مستعمل الا انه لايمنع جواز الصلاة

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص: ۳۵، (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب العلم، قبيل الفصل الثالث.

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

[2] البحر الرائق ص: ۹۰-۹۳، ج: ۱ مبحث الماء المستعمل، مطبوعه کوئٹه پاکستان.

لان الماء المستعمل طاهر عند محمد وهو المختار الخ بحر ۱/۹۸.[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۵/ ۶۶ھ

صحیح: عبد اللطیف الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

جنبی اور حائضہ کا ماءِ مستعمل ناپاک نہیں

سوال: -جنبی اور حائضہ کا ماءِ مستعمل پاک ہے یا ناپاک؟ یعنی جنبی اور حائضہ کا ماءِ مستعمل ماء قلیل یا کنویں وغیرہ میں گر جائے تو وہ پاک رہے گا یا ناپاک؟ اسی طرح اگر کپڑے وغیرہ میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کپڑے سے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اگر ماءِ مستعمل اس کا ناپاک ہے تو پھر حائضہ عورتوں کا کھانا وغیرہ بنانا دیگر امور میں اشتباہ پیدا ہوجائیگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جنب، حائض، نفساء کے ہاتھ وغیرہ سے لگا ہوا پانی نجس نہیں، جبکہ اس ہاتھ پر نجاست حقیقیہ نہ لگی ہو،[2] ایسا پانی اگر کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

---

[1] البحر الرائق ص: ۹۰-۹۳، ج: ۱ مبحث الماء المستعمل، مطبوعه كوئٹه پاكستان.

[2] المحدث او الجنب إذا أدخل يده فى الإناء للاغتراف وليس عليه نجاسة لايفسد الماء يعنى لاينجس ولايصير مستعملا الخ حلبى كبيرى ص ۱۵۲، فصل فى الانجاس، الماء المستعمل، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. فتح القدير ص۸۷ ج ۱ الماء المستعمل مطبوعه دارالفكر، تاتارخانيه ص ۲۱۳ ج ۱ مطبوعه كراچى.

[3] وضوء الحائض مستعمل (بحر ص ۹۲ ج ۱) والماء المستعمل لقربة اورفع حدث اذا استقر في مكان طاهر لامطهر (بحر ص ۹۰ ج ۱) مطبوعه الماجديه كويٹه. كتاب الطهارة، الماء المستعمل اذا وقع فى البئر لايفسده الا اذا غلب وهو الصحيح، عالمگيرى كوئٹه ص ۲۳، الباب الثالث فى المياه، الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ.

جس کنویں میں مستعمل پانی اندر جائے اس سے وضوو غیرہ کا حکم!

سوال:- دیہات میں اکثر لوگ کنویں پر غسل جنابت وغیرہ کرتے ہیں اور مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے نیز عورتیں بھی بہت بے احتیاطی سے غسل کرتی ہیں مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے مگر تمام ضروریات اس کنویں سے پوری ہوتی ہیں لہٰذا اس کا استعمال وضوو غسل میں کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز اس کو پاک سمجھا جائے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ نجاست (پیشاب پاخانہ منی وغیرہ) اس پانی بھرنے اور نہانے کی وجہ سے کنویں میں گر رہی ہے اس سے کنویں کو نجس نہیں کہا جائے گا[۱]، جو لوگ غسل جنابت وہاں کرتے ہیں ان کو بتا دیا جائے کہ وہ نجاست حقیقیہ پہلے علیحدہ پاک کرلیا کریں اور غسل ایسی طرح کریں کہ پانی کنویں میں نہ جائے جب تک کنویں میں نہ جائے تب تک کنویں کو نجس قرار نہیں دیا جائے اس کا پانی وضوو غیرہ میں استعمال کرنا درست ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض میں پیر ڈال کر دھونا!

سوال:- ایک شاہی جامع مسجد کے امام صاحب جب حوض میں وضو کرتے ہیں تو پاؤں

---

[۱] مـن شک فی انائه أو ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لافهو طاهر مالم یستیقن الخ، شامی زکریا ص: ۲۸۳، ج: ۱، کتـاب الطهـارة، قبیـل مطـلب فی ابحـاث الغسل، تـاتـارخانیة کراچی ص ۱۴۶ ج ۱، کتاب الطهارة، الوضوء، نوع آخر فی مسائل الشک.

[۲] جـنـب اغتسل فانتضح من غسله شئ فی إنائه لم یفسد علیه الماء الی ما قال والماء المستعمل اذا وقع فی البئـر لا یـفسـده إلا إذا غلب وهو الصحیح، فتاوی هندیه ص ۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فیما لایجوز به محیط السرخسی ص ۴۶ ج ۱ الجزء الاول باب الوضوء والغسل، مطبوعه دار الفکر بیروت.

حوض میں ڈال کر دھوتے ہیں جھوٹا پانی اس میں ڈال دیتے ہیں، کیا اس طرح حوض کے پانی کو نقص یا خرابی پیدا نہیں ہوتی ؟ کیا یہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر حوض بڑا (دہ دردہ) ہے تو پانی ناپاک نہیں ہوا، اگرچہ نظافت کی بات یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اعضاءِ وضو پر تری کے ساتھ مصلّے پر جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غُسالہ

سوال:- وضو کرنے کے بعد جو پانی اعضاءِ وضو پر باقی رہتا ہے اس کے ساتھ مصلّے پر جانا کیسا ہے؟ درانحالیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے اور صحابہ کرامؓ اس پانی کو لیکر چہروں پر مل رہے تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاءِ وضو پر جو پانی کا اثر باقی رہتا ہے وہ ماءِ مستعمل یا نجس نہیں ہے، اس کے ساتھ مصلّے پر جانا بلاشبہ درست ہے **فَمَادَامَ عَلَى العضو لايصير مستعملاً** اھ (بحر[2] ص ۹۳ ج ۱)

---

[1] هكذا يفهم من قوله الغدير العظيم كالجارى لايتنجس الا بالتغير (عالمگیری ص:۱۸، ج:۱، الباب الثالث في المياه) كتاب الطهارة. (مطبوعه کوئٹه پاکستان) فإن أدخل الجنب يده أو رجله فى البئر لم يفسده الى قوله بخلاف الاناء فإنه لو ادخل رجله فى الإناء يفسده، خلاصة الفتاوى ص۷ ج ۱، مطبوعه لاهور، شامى كراچى ص ۲۰۰ ج ۱ باب المياه، شامى زكريا ص ۳۲۸،۳۲۷، باب المياه، مطلب فى مسئلة الوضوء من الفساقى.

[2] البحرالرئق ص:۹۳، ج:۱، (مطبوعه الماجديه كوئٹه) كتاب الطهارة، شامى زكريا ص ۳۵۴ ج ۱ كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب مسألة البئر جحط، حلبى كبير ص ۱۵۲ فصل فى الانجاس، الماء المستعمل، مطبوعه سهيل اكیڈمى لاهور.

تنبیہ:- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ شریف پر دوسروں کے غسالہ کو قیاس نہ کیا جائے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۳/ ۹۱ھ

ریل گاڑی کے پائخانوں کے پانی کا حکم

سوال:- ریل گاڑی کے پاخانوں میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک سمجھا جائے گا یا ناپاک؟ اس میں پانی ہوتے ہوئے تیمّم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ اس پانی سے وضو کرتے ہوئے طبیعت کو کراہت معلوم ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی پاک ہے طبعی کراہت کی وجہ سے شبہ نہ کیا جائے[2] ایسی حالت میں تیمّم درست نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا

سوال:- ایک لوٹے میں پانی لے کر عورت نے وضو کیا کیا حضرت امام احمد رحمہ اللہ

---

[1] قد صح أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا إلٰى وضوئه فمسحوا به وجوههم فلو كان نجسا لمنعهم الخ عناية علٰى فتح القدير ص۸۷ ج ۱ باب المياه، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2] من شک فی انائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة او لا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة فی الطرقات ويستقی منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار وكذا ما يتخذه اهل الشرک أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب الخ شامی زكريا ۲۸۳ ج ۱ وشامی كراچی ص ۱۵۱ ج ۱ قبيل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانية ص ۱۴۶ ج ۱ كتاب الطهارة، الوضوء، نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه كراچی.

کے نزدیک اس لوٹے کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا جائز ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مجھے ان کے مذہب کی تحقیق نہیں [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دس بیگھہ کے تالاب میں غسل وغیرہ

سوال:- ہمارے یہاں ہر ایک تالاب دس بیگھہ کے قریب ہے، پانی کی گہرائی دس ہاتھ ہے، مگر ۴۷ء سے پہلے تو صرف ایک دو ہندو اور باقی سب مسلمان کپڑا دھوتے اور غسل کرتے تھے، مگر اب سب ہندو غسل کرتے ہیں اور کپڑا دھوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کے اندر غسل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور کپڑے پاک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس تالاب میں غسل کرنا، کپڑے دھونا درست ہے۔ کوئی شبہ نہ کریں [۲]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فائدہ مغنی ابن قدامہ میں ہے عورت کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے مرد کو وضو کرنا جائز نہیں ہے یہی مشہور روایت ہے، اختلف الرواية عن احمد رحمه الله فى وضوء الرجل بفضل وضوء المرأة اذا خلت به والمشهور عنه انه لا يجوز ذالک الخ. (مغنى ابن قدامه ص ۱۳۶ ج ۱) مطبوعه دارالفكر. مسألة لا يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة الخ، قبيل باب الغسل من الجنابة. شامى كراچى ص ۱۳۳ ج ۱ مطلب الاسراف فى الوضوء.

[۲] الغدير العظيم كالجارى لا يتنجس الا بالتغير (عالمگيرى ص ۱۸ ج ۱، كتاب الطهارة، الباب الثالث فى المياه، مطبوعه كوئٹه) هداية ص ۳۶ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه مكتبه تهانوى ديوبند، فتاوى قاضيخان ص ۵ ج ۱ فصل فى الماء الراكد كتاب الطهارة مطبوعه كوئٹه.

ٹیوب ویل کا پانی ماء جاری ہے

سوال:۔آج کل جنگلوں میں ٹیوب ویل جاری ہیں، دوفٹ چوڑی نالیون سے پانی گذرکر میلوں تک کھیتوں میں حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا ہے تو یہ ماء جاری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ توحقیقۃً ماء جاری ہے (کذافی الدر المختار)[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۸ ۸۵ھ

نل کا پانی کیا ماء جاری ہے؟

سوال:۔نل (ہینڈ پمپ) کے پانی کا حکم ماء جاری کے مثل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نل سے نکل کر بہنے والے پانی پر ماء یذھب بتبنۃ صادق آتا ہے یا نہیں بس اس کو دیکھ لیا جائے[۲]! فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والجاری وھو مایعد جاریاً عرفاً وقیل مایذھب بتبنة (درمختار علی الشامی ص:۱۸۷، ج:۱) مطبوعه کراچی. مطلب الاصح انه لایشترط فی الجریان المدد (شامی نعمانیه ص۱۲۵، ج۱) باب المیاه. عالمگیری ص۱۶ ج۱ الباب الثالث فی المیاه الفصل الاول. مطبوعه کوئٹه مجمع الانهر ص۴۸ ج۱ دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] والجاری وھو ما یعد جاریا عرفاً وقیل ما یذھب بتبنة علی الاصح الخ در مختار علی الشامی کراچی ص۱۸۷ ج۱ مطلب الاصح انه لا یشترط فی الجریان المدد. عالمگیری ص۱۶ ج۱ الباب الثالث فی المیاه الفصل الاول، کوئٹه. مجمع الانهر ص۴۸ ج۱ دار الکتب العلمیة بیروت.

بارش کا پانی پرنالہ میں روک کراس سے وضو کرنا!

سوال:- کافی دنوں کے بعد بارش ہو تو دس پندرہ منٹ کے بعد پرنالہ کا پانی کسی برتن وغیرہ میں روک کراس پانی کو استعمال میں لانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے جب کہ اس میں کوئی نجاست نہ ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دیوبند کے ایک فتوی کا حوالہ

سوال:- موجودہ زمانہ میں کھیتوں کی آب پاشی کے لئے ٹیوب ویل استعمال کرتے ہیں جس میں انجنوں کے ذریعہ سے زمین سے یا کنویں وغیرہ سے پانی نکالا جاتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس پانی سے جنابت وغیرہ کا غسل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ مجھ سے ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا تھا تو میں نے ظاہری صورت کے پیش نظر جواز کا فیصلہ کردیا تھا، لیکن انہوں نے کہا دیوبند سے عدم جواز کا فتویٰ نکلا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

دیوبند کا وہ فتویٰ بھیجئے، اس کو دیکھ کر جواب دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولوكان على السطح عذرة فوقع عليه المطر فسال الميزاب وان كانت النجاسة عند الميزاب وكان الماء كله يلاقى العذرة أو اكثره أو نصفه فهو نجس والا فهو طاهر (عالمگیری ص ۱۷ ج ۱، الباب الثالث في المياه) كتاب الطهارة. (مطبوعه كوئٹه)، خانية على الهندية كوئٹه ص ۴ ج ۱ كتاب الطهارة، فصل فى الطهارة بالماء، تاتارخانية كراچی ص ۱۶ ج ۱، كتاب الطهارة، الفصل الرابع فى المياه.

اس پانی سے وضو جس کا رنگ ومزہ دوا سے متغیر ہوگیا

سوال:- سرکار کی طرف سے دفع ہیضہ وغیرہ امراض کے لئے کنویں میں جو دوا ڈالی جاتی ہے اوراس کی وجہ سے رنگ اور بو بدل جاتی ہے تو اس پانی کا حکم کیا ہے اور رنگ اور بو نہیں بدلتی تو کیا حکم ہے۔ امید ہے کہ جواب شافی اور کافی سے مطلع فرما کر شاکر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی پاک جامد چیز کے ملنے سے پانی کے تمام اوصاف بغیر پکائے متغیر ہوجائیں لیکن پانی اپنی رقت اور سیلان پر باقی رہے اور اس کا نام بدل کر نیا نام پیدا ہو تو ایسے پانی سے وضو درست ہے، والغلبة تحصل في مخالطة الماء لشيء من الجامدات الطاهرات باخراج الماء عن رقته فلا ينعصر عن الثوب واخراجه عن سيلانه فلا يسيل على الاعضاء سيلان الماء واما اذا بقى على رقته وسيلانه فانه لايضر اي لايمنع جواز الوضوء به تغير اوصافه كلها بجامد خالطه بدون طبخ كزعفران وفاكهة وورق شجرة اهـ مراقى الفلاح قوله الطاهرة اما النجسة فتنجس القليل منه مطلقا والكثير ان ظهر احد اوصافها اهـ[1]. (طحطاوی ص: ۱۶-۱۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۷/۶۷ھ

جس پانی کے اوصاف بدل گئے ہوں اس سے وضو

سوال:- ایک گاؤں میں ایک بہت بڑا گڑھا ہے اور اس میں پانی بھی بہت ہے مگر بوجہ آمدورفت چارپایوں کے اس کے تین اوصاف میں سے ایک وصف بدل جاتا ہے اور

---

[1] طحطاوی ص ۱۹-۲۰، مطبوعه مصر. اول كتاب الطهارة. مبحث المياه. حلبى كبيرى ص ۹۰ باب المياه سهيل اكيڈمی لاهور، تاتارخانية كراچی ص ۲۱۰، ۲۰۹ ج ۱ كتاب الطهارة، نوع آخر فی بيان المياه التی لا يجوز الوضوء بها علی الوفاق وعلی الوفاق.

اصحابِ قریہ کو بغیر اس کے وضو کرنے کیلئے اور پانی نہیں ملتا سوا اس کے کہ دوسرے گاؤں میں سے لائیں باقی وہ اپنے پینے کیلئے تو لا سکتے ہیں مگر اس سے زیادہ نہیں لا سکتے اور کنویں سے بھی غربت کیوجہ سے نہیں نکال سکتے تو اب کیا کریں آیا صرف وضو کرلیں یا وضو مع التیمم کریں یا باہر سے لاکر وضو کریں اگر چہ ان کا نقصان ہو۔

التنقیح

❁ وہ گڑھا کتنا بڑا ہے یعنی اس کا طول، عرض، عمق کس قدر ہے وہ دہ دردہ ہے یا اس سے کم ہے یا زیادہ ہے؟

۞ دہ دردہ سے بھی زیادہ ہے۔

❁ اس میں پانی بارش کا جمع ہوتا ہے یا کسی نہر وغیرہ سے آتا ہے؟

۞ پانی اس میں بارش کا جمع ہوتا ہے۔

❁ گرمی اور خشکی کے زمانہ میں اس میں پانی باقی رہتا ہے یا خشک ہوجاتا ہے؟

۞ ہاں بالکل خشک ہوجاتا ہے جب کہ بارش چھ ماہ یا ۷/ ماہ نہ ہو۔

❁ دوسرا گاؤں جس میں پانی ہے وہ کتنی دور ہے؟

۞ وہ گاؤں تقریباً ایک کوس ہے یعنی ڈیڑھ میل۔

❁ کیا اس گاؤں میں اس گڑھے کے علاوہ اور کہیں پانی نہیں؟

۞ نہیں ہے۔

❁ دوسرے کنویں سے غربت کیوجہ سے پانی نہیں نکال سکتے، کیا وہاں پانی قیمتاً ملتا ہے؟

۞ ہاں پانی نکالنے کے ایسے اسباب ہیں کہ جن پر قیمت خرچ آتی ہے۔

❁ تمام گاؤں کے غسل کے لئے اور کپڑے اور برتن دھونے کیلئے پانی کہاں سے آتا ہے؟

۞ اسی گڑھے سے۔

ان امور کے جواب پر اصل سوال کا جواب موقوف ہے۔از مدرسہ مظاہر علوم تنقیحی سوالات کی لڑی میں جوابات تنقیحی پر دیئے گئے ہیں (ناقل) ۱۴/محرم ۵٦ھ

الجواب حامداًومصلیاً

ایسے پانی سے وضواور غسل جائز ہے جب کہ وہ دہ دردہ سے بھی زیادہ ہے تو وہ ماء جاری کے حکم میں ہے، کسی وصف کے بدلنے سے اس کا حکم نہیں بدلے گا پس اس پانی کے موجود ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں البتہ اگر اس میں نجاست کا کوئی اثر نمایاں طور پر ظاہر ہوجائے مثلاً تمام پانی میں نجاست کا مزہ آجائے، یا اسکا رنگ غالب ہوجائے تو اس سے وضو جائز نہیں، اما اذا كان عشراً في عشر بحوض مربع أو ستة وثلاثين في مدور وعمقه أن يكون بحال لاتنكشف أرضه بالغرف منه على الصحيح وقيل بقدر عمقه بذراع شبر فلاينجس الا بظهور وصف النجاسة فيه حتى موضع الوقوع وبه اخذ مشائخ بلخ توسعة على الناس والتقدير بعشر في عشر هوالمفتى به ا هـ (مراقی الفلاح)[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ ۱۵/۱/ ۵٦ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف ۱٦/محرم ۱۳۵٦ھ

دودھ، چھاچھ، شوربہ سے وضو

سوال:- دودھ، چھاچھ، تیل وغیرہ سے وضودرست ہے یا نہیں؟ یا جس پانی میں دودھ

---

[1] مراقی الفلاح علی حاشیه الطحطاوي ص ۲۱، مطبوعه مصر. اول کتاب الطهارة. مجمع الأنهر ص۴۷ ج ۱ باب المياه دار الكتب العلمية بيروت، عالمگیری ص۱۸ ج ۱ الباب الثالث فی المياه الفصل الاول. مطبوعه کوئٹه.

یا چھاچھ غالب ہوا زرُوئے رنگ درانحالیکہ صفت سیلان باقی ہے، اسی طریقے سے ہلدی پانی کے اندر ڈال کر غسل کرتے ہیں فقہاء کرام یہ جو لکھتے ہیں کہ جب پاک شئ پانی کے اندر مل جائے جیسے صابون وغیرہ تو جب تک صفت سیلان باقی ہو اس سے وضو غسل درست ہے۔تو وہ شوربا جس کے اوپر روغن کا نام ونشان نہ ہو اس سے وضو کرنا کیسا ہے؟ یا اس کے مثل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو چیز پانی میں ملائی جائے اور اس کے ملانے سے پانی کے سیلان ورقت میں فرق نہ آئے اور وہ چیز جامد ہوتو ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے، اگر مائع ملایا جائے تو اگر اسمیں تین اوصاف تھے تو دو وصف ظاہر ہونے پر، اگر دو وصف تھے تو ایک وصف ظاہر ہونے پر، اگر کوئی وصف نہیں تھا تو اسکے نصف یا نصف سے زائد ہوجانے پر اس پانی سے وضو اور غسل درست نہیں، **ولا يجوز الوضوء بمازال طبعه بالطبخ أو بغلبة غيره عليه، والغلبة في مخالطة الجامدات باخراج الماء عن رقته وسيلانه ولا يضر تغير أوصافه كلها بجامد كزعفران وفاكهة وورق الشجر والغلبة في مخالطة المائعات بظهور وصف واحد من مائع له وصفان فقط كاللبن لهٗ اللون والطعم ولارائحة لهٗ والغلبة توجد بظهور وصفين من مائع لهٗ أوصاف ثلاثة كالخل لهٗ لونُ طعم ريح والغلبة في المائع الذي لاوصف لهٗ كالماء المستعمل تكون بالوزن. (مراقى الفلاح)**[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹؍۴؍ ۹۵ھ

دریائے جہلم کا حکم

سوال:- دریائے جہلم ہمیشہ جاری رہتا ہے اور اس دریا کے اندر تمام شہر کی نجاست

[1] مراقى الفلاح ص ۱۹، مطبوعه مصر. كتاب الطهارة. مجمع الأنهر ص ۴۴ ج ۱ باب المياه. دار الكتب العلمية بيروت، حلبى كبيرى ص ۸۸ فصل فى احكام المياه مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

ڈالی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا رنگ ، بو، مزہ سب کچھ متغیر ہے کہ اس کا پانی استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جس پانی میں نجاست کا طعم، لون، ریح موجود ہے وہ نجس ہے اگرچہ وہ کثیر اور جاری ہو۔(كذا في الدر المختار[1]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۴/۶/۱۴۰۱ھ

حوض میں کلی، مسواک، پیر کو دھونا

سوال:-مسجد کے اندر حوض پر وضو کرتے وقت دانتوں کو مسواک کی لکڑی سے صاف کرنے کے بعد اسی مسواک کی لکڑی کو پانی کے اندر ہی حوض میں ڈبو کر دھونا، کلی کرتے وقت بجائے نالی کے حوض کے پانی میں ہی کلی کرنا، پیر دھوتے وقت دونوں پاؤں کو حوض کے اندر ہی پانی میں ڈبو کر دھونا، یہ تینوں باتیں کہاں تک درست ہیں، پانی میں خرابی ہوگی یا پاک رہیگا؟

الجواب حامداًومصلیاً

وہ حوض جو دہ دردہ ہے وہ ان چیزوں سے ناپاک نہیں ہوگا[2] لیکن ادب اور سلیقہ یہ ہے کہ کلی حوض میں نہ کی جائے بلکہ نالی میں کی جائے۔ مسواک کی لکڑی بھی نالی میں دھوئی جائے

---

[1] وبتغير أحد أوصافه من لون أوطعم أوريح ينجس الكثير ولوجارياً اجماعاً (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۱۲۴ ج ۱) باب المياه، حلبى كبير ص ۹۲ فصل فى بيان احكام المياه، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ۲۲ اواخر كتاب الطهارة مطبوعه مصر.

[2] فلو مائها بقدر العشر أي بقدر المربع الذي هوعشر في عشرٍ لم ينجس (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۱۳۲ ج ۱) مطلب في مقدار الذراع. باب المياه.

حوض میں نہ ڈبوئی جائے پیر بھی اس طرح دھوئے جائیں کہ پانی نالی میں گرے اور حوض میں ان کا پانی نہ گرے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/ ۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/ ۸۵ھ

کنویں میں کسی جانور کے مرکر سڑ جانے سے پاکی کا طریقہ

سوال: - کنویں کے اندر کسی جانور کے مرکر سڑ جانے سے امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق تین سوڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوجاتا ہے۔ ہمارے شہر کے کنوؤں میں آٹھ سوڈول کے قریب پانی ہوتا ہے تو ایسی حالت میں تین سوڈول پانی نکالنا کافی ہوسکتا ہے؟ یا تمام پانی نکالنا ضروری ہے جب کہ قوم میں سستی بھی پیدا ہو چکی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل تو یہ ہے کہ تمام پانی نکالنا ضروری ہے اگر پانی ختم نہیں ہوتا بلکہ پیدا ہوتا رہتا ہے، تو دو عادل تجربہ کار لوگوں کی رائے معلوم کر لی جائے وہ اس کنویں میں جس قدر پانی بتائیں اتنی مقدار نکال دی جائے اس ضابطہ کے ماتحت امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہاں عامۃً اسی قدر پانی ہوتا تھا یہ بات نہیں کہ دوسوڈول کو بہر صورت متعین فرمایا گیا [۱] اگر پانی زیادہ ہو تو زیادہ نکالا

[۱] ومن منهياته ..... والقاء النخامة والامتخاط فى الماء الخ شامى كراچى ص ۱۳۳ ج ۱ مطلب فى الإسراف فى الوضوء، حلبى كبير ص ۳۹ مناهى الوضوء، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[۲] قلت لكن مرّ ويأتى ان مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار على أنهم قالوا أن محمداً افتى بما شاهد في أبار بغداد فانها كثيرة الماء وكذا ما روى عن الإمام من نزح مأة في مثل آبار الكوفه لقلة مائها فيرجع الى القول الاول لأنه تقدير ممن له بصارة وخبرة بالماء في تلك النواحى لالكون ذالك لازماً في آبار كل جهة والله اعلم . شامى نعمانيه ص: ۱۴۳، ج: ۱، فصل في البئر. حلبى كبيرى ص ۱۶۴ فصل فى البئر، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. زيلعى ص ۱۰۱ ج ۱ دار الكتب العلمية بيروت.

جائے، یہاں تک کہ نکالنے سے عاجز ہوجائیں، بایں ہمہ ضعف وکم ہمتی کی بناء پر اگر دوسو ڈول پر قناعت کرلی گئی تب بھی کسی درجہ میں گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض اور ڈرام پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- حوض یا بڑے ڈرام کا پانی نجس ہوجائے تو ناپاک پانی بہادینے کے بعد پاک ہوگیا یا نہیں؟ یا دھونا پڑے گا، اگر دھونے کا حکم ہو تو کتنی دفعہ دھونا ہوگا، حوض اگر خشک ہوکر زوال نجاست ہوجائے تو بغیر دھوئے حوض میں پانی ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈرام کو دھویا جائے ناپاک پانی گرادینے پر کفایت نہ کی جائے حوض کو اتنا بھرا جائے کہ سب طرف سے پانی ابل کر جاری ہوجائے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں کے قریب نجاست ہو تو اس کا اثر کتنی دور تک ہے!

سوال:- مردار جانور پڑے ہوئے ہیں اس کنویں یا گڈھے کے قریب دوسرا کنواں یا نل لگا ہوا ہے تو کیا اس کنویں یا نل کا پانی ناپاک ہے، اگر ناپاک ہے تو کتنے ہاتھ کے فاصلہ تک ناپاک سمجھا جائے گا اور کتنے پر پاک قرار دیا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نل کنویں گڈھے کی گہرائی اور زمین کی نرمی سختی کا اس میں زیادہ دخل ہے اس لئے اہل

---

[۱] یطھر الحوض بمجرد ما یدخل الماء من الانبوب ویفیض من الحوض ھو المختار لعدم تیقن بقاء النجاسة فیه وصیرورته جاریاً (شامی نعمانیه ص۱۲۷ ج۱) باب المیاه.

تجربہ واہل بصیرت سے دریافت کرلینا بہتر ہے فقہاء کی لکھی ہوئی تحدید ہر جگہ یکساں طور پر چسپاں نہیں، انہوں نے بھی اہل تجربہ واہل بصیرت کے قول پر اعتماد کیا ہے[۱] نیز نل اگر زیادہ گہرا اتار دیا جائے اوراس کے قریب کوئی معمولی گڈھا ہو جو زیادہ گہرا نہ ہو تو وہاں بھی اس کا اثر نہیں پہونچے گا۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنواں ناپاک ہوگیا اسکا پانی غیر مسلموں نے نکالا کیا اس سے کنواں پاک ہوجائیگا؟

سوال:- (۱) دومرغ لڑکر کنویں میں گر گئے ایک زندہ نکال لیا گیا، دوسرا مر گیا اور اسے دوسرے دن نکالا گیا، پانی نکالنا معلوم تھا، لیکن ایک غیر مسلم کے مکان میں آگ لگنے کی وجہ سے اس سے پانی پورا نہیں نکالا گیا، دوسرے ہندو لوگ مرغ نکالنے پر فوراً پانی بھرنا شروع کردیا تھا، آیا غیر مسلم کے پانی نکالنے پر کنواں پاک ہوگا یا نہیں؟

(۲) کیا پانی نکال نے کے لئے نیت ضروری ہے، پانی نکالنا جبکہ واجب ہے، اگر غیر مسلم پانی نکال کر استعمال میں لے آئیں جتنا واجب تھا تو کنواں پاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)، (۲) کنواں ناپاک ہونے پر جس قدر پانی نکالنا واجب ہے (کل یا جز) اتنا پانی مسلم یا غیر مسلم جس نیت سے بھی نکالدے کنواں پاک ہوجائے گا[۲] اور پھر مسلمان کے لئے

---

[۱] والاصح أن يؤخذ بقول رجلين لهما بصارة في امر الماء وهو الاشبه بالفقه (عالمگیری کوئٹہ ص: ۱۹، ج: ۱، الباب الثالث ماء الآبار) كتاب الطهارة. والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه الخ شامی کراچی ص ۲۲۱ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب فی الفرق بين الروث.

[۲] اسلئے کہ پانی نکالنے کے لئے کسی مسلم کی شرط نہیں ہے بلکہ مطلق نکالنا واجب ہے۔(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استعمال کرنا درست ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں میں گیند گر جانے سے اس کے پانی کا حکم!

سوال: - کنویں میں اگر کوئی چپل یا جوتا یا ربڑ کی گیند گر جائے جس کی ناپاکی کا یقین نہ ہو تو اس سے کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی صورت میں کنویں کی ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا[۱] احتیاطاً کچھ ڈول پانی نکال دیں۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں کا پانی زیادہ ہونے کی ترکیب!

سوال: - کنویں کا پانی کبھی کم ہو جاتا ہے جس کی بنا پر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دعاء کریں اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور فرمائیں۔

(گذشتہ کا بقیہ) اذا وقعت في البئر نجاسة نزحت وكان نزح مافيها من الماء طهارة لها باجماع السلف رحمهم اللّٰه (عالمگیری ص ۱۹ ج ۱) الفصل الثالث ماء الآبار. (مطبوعه کویٹه پاکستان) هدایه ص ۱۴ ج ۱ فصل فی البئر مطبوعه تهانوی دیوبند مجمع الانهر ص ۵۲ ج ۱، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۱] هكذا يفهم من عالمگیری وان وقع نحوشاة واخرج حياً فالصحيح انه اذا لم يكن نجس العين ولافي بدنه نجاسة ولم يد خل فاه في الماء لم تنجس عالمگیری ص ۱۹ ج ۱) الفصل الثالث ماء الآبار. وكذالک سائر الجمادات الطاهرة والمدر الطاهر وأشباهها لايفسد الماء الخ المحيط البرهانی ص ۲۵۳ ج ۱ الفصل الرابع فی المیاه مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

حق تعالیٰ کنویں میں عمدہ پانی عطاء فرمائے جس سے سب کی ضروریات آسانی سے پوری ہوجائے، آپ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۴۱ ؍ بار اول آخر درود شریف گیارہ بار پابندی سے روزانہ پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ روزی میں برکت دے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گہرے کنویں میں غسل کرنا!

سوال:- ہمارے گاؤں میں گرام پنچائت نے ایک کنواں تیار کیا ہے جو دس فٹ چوڑا ہے اور ۲۰ ؍ تا ۲۵ ؍ فٹ گہرا ہے اس میں لوگ اتر کر نہاتے ہیں جس میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور ہندو بھی اور عیسائی بھی کیونکہ یہ مشترکہ کنواں ہے یہاں کے چند مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس میں غسل کرنے والے کا غسل نہیں ہوتا اور اس کی نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ پاک ہوسکتا ہے کیونکہ کنویں کے اندر نہانے والے ہوسکتا ہے پیشاب پائخانہ کرتے ہوں یا اپنی نجاست کی لنگی پاک کرتے ہوں، کیا واقعی اتنے بڑے کنویں میں غسل کرنے سے مسلمان پاک نہیں ہوسکتا؟

اگر ڈول سے باہر پانی نکال کر باہر نہایا جائے تو غسل ہوگا یا پانی کو گھر پر لیجانے اور گرم کرنے کے بعد اس سے غسل کیا گیا تو غسل ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دس فٹ چوڑا کنواں یا تالاب ماء جاری کے حکم میں نہیں آئے گا، اس میں ناپاک لنگی پہن کر آدمی اترے گا یا اس کے بدن پر نجاست لگی ہوگی تو کنواں ناپاک ہوجائے گا نہ غسل صحیح ہوگا نہ اس کا پانی استعمال کرنا درست ہوگا[1] ہاں اگر اس کو ناپاک نہ کیا گیا تو ڈول کے ذریعہ پانی نکال کر غسل کرنا اور دوسرے کام میں لانا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چاول وغیرہ پرستش کردہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

سوال:- کنویں میں سے غیر مسلم کے پانچ سات گھر اپنی ضرورت کیلئے پانی لے جاتے ہیں اور اپنی خوشی کے موقع پر چراغ جلاتے ہیں اور کنویں میں ڈالتے ہیں، چاول ناریل ڈالتے ہیں اس کی اچھی طرح پرستش کرتے ہیں آیا اس کا پانی مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ کام غلط ہے اس کے باوجود ان چیزوں کی وجہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوا اس کا پانی استعمال کرنا درست ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گڈھے بھر پانی میں نجاست گرنے سے ناپاک!

سوال:- اگر کوئی سنسان میدان میں قضاء حاجت کے بعد بغیر ڈھیلے سے استنجاء کئے کسی ایسے گڈھے میں گھس کر پانی لے لے جو یقیناً دہ در دہ نہیں ہے تو اس عمل کے بعد وہ پانی پاک رہے گا یا ناپاک ہوجائے گا؟ اور دہ در دہ مقدار سے کم گڈھے میں کتنی مقدار نجاست

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [1] لو انغمس (ای الجنب في البئر) للاغتسال للصلاة يفسد الماء بالاتفاق (عالمگیری ص ۲۳ ج ۱) الفصل الثاني فيما لايجوز التوضئ به. مطبوعه کوئٹه پاکستان. قاضیخان على الهندية ص ۹ ج ۱ فصل فيما يقع فی البئر، المحيط البرهانی ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه مطبوعه مجلس علمی ڈابهيل.

(**صفحه هذا**) [1] ولو غير الماء المطلق بالطين او بالتراب أو بالجص أو بالنورة وبوقوع الأوراق او الثمار فيه او بطول المكث يجوز التوضوء به الخ بدائع ص ۹۵ ج ۱ فصل وأما شرائط اركان الوضوء. مطبوعه زکریا دیوبند.

گرنے سے پانی ناپاک ہوجائے گا؟ اور نجاست غلیظہ وخفیفہ، اسی طرح نجاست مرئیہ ان تمام قسموں کی نجاست میں اس گڈھے کے پانی کو ناپاک کرنے کی مقدار بیان فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو گڈھا چھوٹا ہو (دہ دردہ سے کم ہو) ہر قسم کی نجاست سے نجس ہوجائے گا، خواہ کتنی ہی مقدار نجاست اس میں گرے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گوبر لیپے ہوئے حصۂ زمین پر پانی کا مٹکا رکھا پھر اس کو کنویں میں ڈالا!

سوال:- گوبر کا لپا ہوا زمین پر پانی سے بھرا ہوا مٹکا یا بالٹی وغیرہ رکھتے ہیں اور پھر وہ زمین بھیگ کر گیلی ہوجاتی ہے اور گوبر آلودہ پانی مٹکے کے نیچے ٹپکتا رہتا ہے پھر اس کو کنویں میں ڈالتے ہیں کیا کنواں ناپاک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بالٹی میں گوبر لگا ہوا نہیں ہے صرف پانی کی تری اس میں موجود ہے تو اس سے کنواں ناپاک نہ ہوگا[2] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وکل ماء ای قلیل وقعت النجاسة فیه لم یجز الوضوء به قلیلاً کانت النجاسة أو کثیراً (هدایه ص ۳۵ ج ۱) باب الماء الذي یجوز به الوضوء. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. المحیط البرهانی ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المیاه مطبوعه ڈابھیل. عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار مطبوعه کوئٹه.

[2] هکذا یفهم من قوله اذا جعل السرقین في الطین فطین به السقف فیبس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بالٹی میں ناپاک کپڑا دھوکر بغیر پاک کئے کنویں میں بالٹی ڈالدی

سوال:- میں نے ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی غرض سے کنویں سے بالٹی میں پانی نکال کر کپڑے کو اٹھایا کہ اتفاقاً دو چار قطرے پانی اس ناپاک کپڑے سے ٹپک کر بالٹی میں پڑ گیا پانی تو میں نے اس بالٹی کا پھینک دیا مگر بے خیالی میں اس بالٹی کو تین مرتبہ دھوئے بغیر میں نے کنویں میں ڈال دیا، اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں کنواں پاک رہا یا ناپاک ہوگا، یہ کنواں مسجد کا ہے اس کی ایک الگنی ہے جس پر پاک و ناپاک ہر قسم کے کپڑے سکھائے جاتے ہیں، اس الگنی کا کیا حکم ہے؟ کیا ہم ایسے پاک کپڑے اس الگنی پر سوکھنے کے لئے ڈال سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ناپاک کپڑا بالٹی میں ڈالکر دھوکر نکالا اور بغیر پاک کئے بالٹی کنویں میں ڈال دی تو کنواں ناپاک ہوگیا، سب پانی نکالنا ضروری ہے[1]۔ اس سے پہلے اسکے پانی سے وضو کر کے جو نمازیں پڑھی گئی ہیں انکا اعادہ کیا جائے اور جس کپڑے یا بدن کو ایسا پانی لگا ہے اسکو بھی پاک کیا جائے[2]۔ مسجد کے فرش پر بھیگا پیر رکھا ہو پھر وہ فرش خشک ہوگیا تو اس کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں[3]۔

(گذشتہ کا بقیہ) فوضع عليه منديل مبلول لايتنجس (عالمگیری ص ۴۷ ج ۱) الفصل الثاني في الاعيان النجسة) كتاب الطهارة. مطبوعه كوئٹه. فتاوى قاضيخان على الهنديه ص ۲۴ ج ۱ فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب مطبوعه كوئٹه.

[1] اذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير (الى قوله) ينزح كل مائها (درمختار على الشامى نعمانيه ص: ۱۴۱، ج: ۱) (شامی کراچی ص: ۲۱۳، ج: ۱) كتاب الطهارة، فصل فى البئر. عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار، المحيط البرهانى ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه، مطبوعه ڈابهيل.

[2] يحكم بنجساتها من وقت الوقوع ان علم (الى قوله) وهذا في حق الوضوء والغسل (درمختار) أي من حيث اعادة الصلاة يعني المكتوبة الخ واما في حق غيره كغسل ثوب فيحكم بنجاسته في الحال (درمختار مع الشامى) بتغير يسيرٍ ص ۱۴۵ - ۱۴۶ ج ۱) شامى كراچى ص ۲۱۸ ج ۱) فصل فى البئر. عالمگیری ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه. **(بقيه اگلے صفحه پر)**

اس کی الگنی پر کپڑا سکھانے کی اجازت ہے، اگر اس پر ناپاک کپڑا ڈالا گیا تھا اور اس ناپاکی کا اثر الگنی پر نہیں تھا نہ اس پاک کپڑے پر آیا جو سکھانے کیلئے ڈالا گیا تو یہ ناپاک نہیں ہوا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ // // //

ناپاک کنواں میں ڈول ڈالنے سے ناپاک ہوجائے گا؟

سوال:- (۱) ایک کنویں میں بندر نے پائخانہ کیا اس کے پاک کرنے سے پہلے ایک شخص نے ضرورت کی بنا پر پانی نکالا پھر اس کا تمام پانی اس ڈول رسی کے علاوہ دوسرے سے نکالدیا اب قابل دریافت امر یہ ہے کہ اگر اس ڈول رسی کو جو کہ سورج سے خشک ہوچکی اس کو بغیر دھوئے استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں اور یہ حکم دونوں نجاست کا ہے یا فقط غلیظہ کا۔

(۲) اور یہ بھی واضح فرمادیں کہ نجاست غلیظہ یا خفیفہ کے گرنے کے بعد پانی نجاست غلیظہ ہوتا ہے یا خفیفہ۔ مع حوالہ کتب اور عبارت نقل فرما کر مشکور فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بغیر پاک کئے اس ڈول رسی کا استعمال درست نہیں، ناپاک پانی نے اس کو ناپاک کردیا اب اس کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھونا ضروری ہے خشک ہونا کافی نہیں۔ نجاست خفیفہ اور غلیظہ ہر دونوں کا حکم پانی کے حق میں ایک ہے۔ خفت کا فرق کپڑے اور بدن پر ظاہر ہوتا ہے، پانی پر نہیں پانی بہرصورت نجاست غلیظہ ہوجاتا ہے پھر جس شئ کو یہ پانی لگے گا اس پر بھی

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] تطهر ارض بيبسها وذهاب اثرها (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۲۰۶ ج ۱ شامى كراچيص ۳۱۱ ج ۱) باب الانجاس. عالمگيرى كوئٹه ص ۴۴ ج ۱ الباب السابع فى النجاسة الفصل الاول.

نجاست غلیظہ کا حکم جاری ہوجائے گا۔إذا وقعت نجاسة ولو مخففة في بئر ينزح كل مائها اهـ كذا في الدرر قوله ولو مخففة لان اثر التخفيف وهو العفوعما دون الربع لايظهر في الماء وافاد انه لو اصاب هذا الماء ثوبا فالظاهر انه تعتبر هذه النجاسة بالمخففة اهـ (شامی[1]) الغليظ والخفيف في المياه سواء اهـ) (طحطاوی[2] ص: ۲۱) وخفة النجاسة تظهر في الثياب لافي الماء والبدن كالثياب اهـ (بحر ج[3] ص ۲۲۱ ج ۱)

زمین اور وہ شیٔ جو زمین کے ساتھ متصل باتصال قرار ہو خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے۔ ڈول رسی کی یہ شان نہیں۔ وتطهر ارض بيبسها وذهاب اثرها بخلاف نحو بساط وحصير وثوب وبدن ممالیس ارضا ولامتصلاً بها اتصال قرار اهـ (درمختار وشامی بتغییر یسیر ص[4] ۲۰۶)　　فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۹/ذی الحجہ ۶۶ھ

جس جگہ سے بال اکھڑے ہوں اسکا حکم اور ان بالوں کا حکم

سوال:- (۱) آدمی کے بال اگر اکھاڑے جاویں تو ان بالوں کا سرنا پاک ہے بوجہ اس چکنائی کے جو اس میں لگی ہوتی ہے (شامی) تو اب پوچھنا یہ ہے کہ جو بال کنگھی کرتے وقت اکھڑتے ہیں اور اس کے ساتھ جو چکنائی ہوئی ان بالوں کا سرنا پاک ہے یا نہیں؟

---

[1] درمختار مع رد المحتار نعمانیه ص: ۱۴۱، ج: ۱، شامی کراچی ص: ۲۱۱، ج: ۱، فصل فی البئر،

[2] طحطاوي على مراقی الفلاح ص: ۲۸. فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصر،

[3] البحر الرائق ص ۲۲۹ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[4] در مختار مع الشامی نعمانیه ص: ۲۰۶، ج: ۱، شامی کراچی ص ۳۱۱ ج ۱ باب الانجاس، عالمگیری کوئٹه ص ۴۴ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة، الفصل الاول،

(۲) داڑھی کو برابر کرتے وقت جو بال اکھڑ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ جو چکنائی ہوتی ہے وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

(۳) ایسے چکنائی والے بال اگر وضو کے بعد کوئی اکھاڑے یا اکھڑ جائے تو وضوٹوٹے گا یا نہیں؟

(۴) اگر یہ چکنائی والے بال کسی پانی وغیرہ کے برتن میں گریں تو وہ پانی پاک ہوگا یا ناپاک؟

(۵) اگر منہ دھوتے ہوئے بال اکھڑیں تو ہاتھ ناپاک ہوگا یا نہیں؟

(۶) جس جگہ سے وہ بال اکھڑیں وہ جگہ ناپاک ہوگی یا نہیں؟

(۷) اگر وضو کے بعد وہ بال اکھڑیں یا اکھاڑے جائیں تو وہ جگہ دوبارہ دھونی پڑے گی یا نہیں؟

(۸) تر کپڑے یا تر ہاتھ پر وہ بال گریں تو ناپاک ہوں گے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ناپاک ہے

(۲) ناپاک ہے

(۳) اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا

(۴) مقدار ظفر ہو تو پانی ناپاک ہوجائے گا

(۵) ہاتھ پر چکنائی لگے تو ناپاک ہوگا ورنہ نہیں

(۶) نہیں

(۷) نہیں

(۸) چکنائی لگ جائے تو ناپاک ورنہ نہیں[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/ ۹۲ھ

[1] أما المنتوف فنجس والمراد رؤسه التي فيها الدسومة ان ما خرج من الجلد مع الشعر (بقیہ آئندہ پر)

بڑی چھپکلی کنویں میں گر جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے!

سوال: -بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ بڑی چھپکلی اگر کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہوجاتا ہے (بحوالہ ہدایہ) اور تعلیم الاسلام میں لکھا ہے کہ وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے، جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی ان کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا، خلاصہ یہ کہ چھوٹی بڑی کی پہچان کیا ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً

بڑی چھپکلی شہر میں نہیں ہوتی وہ جنگل میں ہوتی ہے وہ بھی بعض علاقوں میں، اسمیں خون ہوتا ہے اس سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے[1] جو چھپکلی ہمارے دیار میں عام طور پر ہیں وہ چھوٹی ہیں۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے، اور وہ چھپکلی چھوٹی جو ہمارے اطراف میں عموماً ہوتی ہیں اس کا ابہام دفع کرنے کے لئے فقہاء کے کلام میں کبیرہ کی قید ملتی ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

العبد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) ان لم يبلغ مقدار الظفر لايفسد الماء (شامی نعمانیه ص ۱۳۸ ج ۱) باب المیاه، مطلب فی احکام الدباغة. عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الفصل الثانی فیما لایجوز به التوضوء. النهر الفائق ص ۸۳ ج ۱ کتاب الطهارة فرع، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[1] إذا وقع في البئر سام ابرص ومات ینزح منها عشرون دلواً (عالمگیری ص ۲۰ ج ۱) الباب الثالث فی المیاه، بحث الفصل الاول.

[2] وکذا الوزغة اذا کانت کبیرة بحیث یکون لها دم فانها تفسد الماء. کبیری ص: ۱۶۶، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، فصل فی البئر. فتح القدیر ص ۱۰۲ ج ۱ فصل فی البئر، مطبوعه دار الفکر بیروت.

گرگٹ اور چھپکلی

سوال:- کنویں میں چھپکلی کے مرنے یا پھولنے پھٹنے یا سڑنے گلنے کے متعلق علماء کرام کا تحقیقی فتویٰ کیا ہے؟ بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی دموی حیوان ہے اسلئے کنواں ناپاک ہے بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی غیر دموی ہے لہٰذا کنواں پاک ہے۔ بعض علماء نے چھپکلی کی دو قسمیں قرار دی ہیں دم سائل والی اور غیر دموی اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں شرح وقایہ وغیرہ میں کوئی صراحت نہیں ملی ملتقی الابحر اور ہدایہ میں سام ابرص کا لفظ ملتا ہے منیۃ المصلی اور ردالمحتار میں وزغۃ کا لفظ مذکور ہے اس سلسلہ میں چند امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) کیا ہر چھپکلی میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے؟

(۲) کیا کسی چھپکلی میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ہے؟

(۳) کیا چھپکلی کی دو قسمیں ہیں دموی اور غیر دموی اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں اگر ایسا ہے تو شناخت کیا ہے، نیز کنویں سے گلی ہوئی نکلنے پر جب کہ اس کی ہیئت بدلجاتی ہے کیوں کر پہچانی جائے کہ یہ دم سائل والی ہے یا غیر۔

(۴) سام ابرص اور وزغۃ کی کیا تشریح ہے۔

(۵) عربی زبان میں چھپکلی کیلئے کونسا لفظ مستعمل ہے اور اسکا ذکر حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں صراحت کیساتھ آیا ہے کہ نہیں؟ امیدوار ہوں کہ جواب سے جلد مطلع فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ہر ایک میں نہیں ہوتا۔

(۲) کسی میں تو ہوتا ہے۔

(۳) جی ہاں دو قسمیں ہیں، دموی بڑی ہوتی ہے جو عامۃً جنگل میں رہتی ہے غیر دموی چھوٹی ہوتی ہے جو آبادی میں مکانوں میں دیوار چھت وغیرہ میں رہتی ہے جب گلی ہوئی نکلی

جس کی ہیئت بدل چکی ہے جثہ کے اعتبار سے پہچانی جاسکتی ہے کہ چھوٹی ہے یا بڑی۔

(۴) منتہی الارب[1] اور غیاث اللغات[2] سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی نوع کے جانور ہیں چنانچہ دونوں کے ترجمہ میں اہل لغت نے چھپکلی لکھدیا ہے اطلاقات فقہاء سے معلوم ہوتا ہے کہ سام ابرص وہ ہے جس کو کرلیا، گرگٹ آفتاب پرست کہتے ہیں جس کی دم دراز ہوتی ہے اور رنگ بدلتا رہتا ہے اور وزغہ چھپکلی کو کہتے ہیں اول میں خون ہوتا ہے، ثانی کی ایک قسم میں خون ہوتا ہے جو بڑی ہوتی ہے دوسری قسم میں نہیں ہوتا جو چھوٹی ہوتی ہے اسی لئے سام ابرص کی موت سے نجاست بیر کا حکم دے کر مقدار نزح کو بیان کرتے ہیں جیسا کہ متون قدوری[3] وغیرہ میں ہے اور وزغہ سے نجاست کا حکم اس قید کے ساتھ دیتے ہیں و کذا الوزغة اذاکانت كبيرة أي بحيث يكون لهادم فانها تفسد الماء اھ (کبیری[4] ص ۱۶۶)

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت نمرود نے آگ میں ڈالا اور تمام جانوروں نے اس کو بجھانا چاہا مگر ایک جانور نے اس کو بھڑکانا چاہا،[5] اس جانور کے مارنے کی ترغیب

---

[1] (سام ابرص) کربسہ (منتہی الارب ص ۹۹ ج ۱) وزغہ محرکہ کربسہ یا جانورے است شبیہ کربسہ ص: ۹۴۹ ج ۱، اور کربسہ کے متعلق لغات کشوری میں لکھا ہے چلپاسہ یہ کربسہ ہے (لغات کشوری ص ۵۸۵)

[2] (سام ابرص) کرفش کہ آنرا چلپاسہ نیز گویند (غیاث اللغات ص: ۲۱۵) وزغہ در برہان نوشتہ کہ نوعی از چلپاسہ است (غیاث اللغات ص ۴۸۷) مطبوعہ نول کشور لکھنؤ۔

[3] فان ماتت فيها اى البئر (الى قوله) سام ابرص نزح منها مابين عشرين دلواً الى ثلاثين (قدورى ص ۷) مطبوعه ياسر نديم ديوبند. كتاب الطهارة.

[4] كبيرى ص: ۱۶۶، (مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور) فصل فى البئر.

[5] عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحاً مَوْضُوعاً فَقَالَتْ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَصْنَعِيْنَ بِهٰذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِهٖ هٰذِهِ الْاَوْزَاغ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَخْبَرَنَا أَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزْغ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عليه فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِقَتْلِهٖ (ابن ماجه ص ۲۴۰) مطبوعه رشيديه دهلى، ابواب الصيد، باب قتل الوزغ.

ترجمہ: سائبہ فاکہ بن مغیرہ کی باندی سے منقول ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا تو انہوں نے دریافت کیا کہ اے ام المومنین آپ اس سے کیا کرتی ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم اس سے ان چھپکلیوں اور گرگٹوں کو مارتے ہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

احادیث شریف میں آئی ہے صحیح بخاری[۱] وغیرہ[۲] میں مذکور ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایک قمچی سے مارا کرتی تھیں اس کی شروح میں دیکھئے۔ شراح نے تفصیل لکھی ہے چھپکلی اور گرگٹ میں فرق بھی بیان کیا ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰؍رمضان المبارک ۵۷ھ

چھچھوندر کے گرنے، مرنے، اور کھال کے پھٹنے سے کنواں ناپاک ہے

سوال:- مسجد کے کنویں میں چھچھوندر گر گئی اور کھال پھٹ گئی مگر آنتیں باہر نہیں نکلیں، اس صورت میں کنواں ناپاک ہے یا پاک؟ اگر ناپاک ہے تو پانی کم سے کم کتنا نکالنا چاہیئے؟ اور زیادہ سے زیادہ کتنا پانی نکالنا چاہیئے؟ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

(**گذشتہ کا بقیہ**) ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین پر کوئی چوپایہ ایسا نہیں تھا جو آگ کو بجھانے کی کوشش نہ کر رہا ہو سوائے گرگٹ کے کہ وہ آگ کو ہوا دے رہا تھا تو نبی ﷺ نے اسکو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

(**صفحہ ہذٰا**) [۱] ان ام شریک اخبرته ان النبي ﷺ امرها بقتل الاوزاغ (بخاری ص ۴۶۲ ج ۱) باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال. كتاب بدء الخلق. مطبوعه رشيديه دهلى.

[۲] (مسلم شريف ص ۲۳۶ ج ۲) مطبوعه رشيديه دهلى. باب استحباب قتل الوزغ، كتاب قتل الحيات وغيرها.

[۳] قال الكرماني الوزغ دابة لها قوائم تعدو فى اصول الحشيش قيل انها تاخذ ضرع الناقة وتشرب من لبنها وقيل كانت تنفخ فى نار ابراهيم عليه الصلوة والسلام لتلتهب وقال الجوهرى الوزغة دويبة وقال ابن الاثير وهى التى يقال سام ابرص الخ عمدة القارى ص ۱۸۵ ج۵ جز ۱۰، باب ما يقتل المحرم الدواب، مطبوعه دار الفكر بيروت، شرح الكرمانى ص ۴۰ ج ۹ دار احياء التراث العربى بيروت، ارشاد السارى ص ۴۱۸ ج ۴ مطبوعه دار الفكر كتاب جزء الصيد.

الجواب حامداً ومصلیاً

چھچھوندر کنویں میں گر کر مرگئی اور کھال پھٹ گئی تو کنواں ناپاک ہوگیا، اس کا پورا پانی نکالنا ضروری ہے تب وہ پاک ہوگا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حمام میں چوہا ملا

سوال:- (۱) ایک حمام کے اندر ایک چوہا گرا تھا جس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں اور اس حمام کا پانی معمولی گرم بھی تھا اور چوہا منتفخ ملا اس پانی سے جس نے وضو یا غسل کیا ہوگا کیا یہ وضو و غسل صحیح ہیں اگر صحیح نہیں تو صحیح مذہب پر کتنے دن کی نماز و غسل کا اعادہ کیا جائے گا۔

(۲) فارۂ منتفخ پانی سے وضو کیا ہو، امام کی اقتداء کی کسی ایسے مقتدی نے جس نے اور کسی پانی سے وضوء کیا تھا تو اس مقتدی کی نماز میں فتور آیا یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو کتنے اوقات کا۔

(۳) سوال اوّل کا جواب اگر اعادۂ صلاۃ کا ہو تو یہ اگر چند اشخاص ہوں تو یہ اپنی نماز باجماعت پڑھیں گے یا انفرادی طریقہ سے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) احتیاط یہ ہے کہ تین دن تین رات کی نماز کا اعادہ کیا جائے اور گنجائش اس کی بھی ہے کہ جس وقت سے معلوم ہوا ہے اس وقت سے اس کے ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائے[2]

---

[1] مات فيها حيوان دموى وانتفخ أوتفسخ ينزح كل مائها. (درمختار على الشامى كراچى ص:۲۱۲، ج:۱، شامى زكريا ص:۳۶۷، ج:۱، فصل فى البئر) عالمگيرى ص۱۹ ج۱ الفصل الثالث ماء الآبار. مطبوعه كوئٹه، النهر الفائق ص۸۸ ج۱ فصل فى الأبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[2] ويحكم بنجاستها مذ ثلاثة ايام ان انتفخ أو تفسخ استحساناً وقالا من وقت العلم فلايلزمهم شيء قبله قيل وبه يفتى (قوله فلايلزمهم) أي أصحاب البئر شيء من اعادة الصلاة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

(۲) اس کو بھی اعادہ ضروری ہے [۱]

(۳) جماعت بھی کر سکتے ہیں [۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۱۹/ ذی الحجہ ۵۹ھ

صحیح: عبد اللطیف ۲۳/ ذی الحجہ ۵۹ھ

ناپاک کنویں کا پانی حمام میں بھرا گیا حمام کے پاک کرنے کا طریقہ؟

سوال:-(۱) کنواں نجس ہوگیا اس کا پانی حمام میں گیا لوٹوں سے بھی وضو کیا گیا مسجد کے بوریوں پر بھی پانی پہونچا اور وہ پانی یقیناً نجاست کے وقت کا ہے تو یہ سب اشیاء ناپاک ہوگئیں یا نہیں؟

(۲) اور کس طرح پاک ہوں خصوصاً تطہیر حمام کا طریقہ ضرور تحریر کیا جائے؟

(۳) اگر کچھ روز تک پانی حمام میں ٹھہرا رہے اور برتن کے ذریعہ سے پانی نکالتے رہیں لیکن ایسا کہیں نہیں ہوا کہ سارا پانی نکال کر خشک کیا گیا بلکہ دو چار چلو پانی ہمیشہ باقی رہ جاتا ہے تو لوٹے اور حمام اور نکالنے کا برتن پاک ہوگیا یا نہیں؟

(۴) نیز حمام کی اینٹوں اور گڑی ہوئی دیگ کی تطہیر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) أوغسل ما أصابه ماء، شامی نعمانیه ض: ۱۴۶، ج: ۱، شامی زکریا ص: ۳۷۷، ج: ۱، فصل فی البئر. عالمگیری ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث ماء الأبار. مطبوعه کوئٹه، النهر الفائق ص ۸۹ ج ۱ فصل فی الأبار. دار الکتب العلمية بیروت.

(صفحہ ہذا) [۱] من اقتدی بإمام ثم علم أن امامه محدث اعاد لقوله علیه السلام من ام قوماً ثم ظهر أنه کان محدثاً أوجنبا اعاد صلاته وأعادوا هدایه ص۱۲۷ ج ۱) مطبوعه دیاسر ندیم دیوبند. باب الامامة.

[۲] جَاءَ فِي حَدِيْثِ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ وَاَمَرَ بَلالاً فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الحديث مشکوٰة شریف ص۶۷ ج ۱) مطبوعه دیاسر ندیم دیوبند. باب الاذان.

الجواب حامداً ومصلیاً

(١) اگر نجاست بئر کے علم ہونے کے بعد نجس پانی بھرا اور استعمال کیا گیا تو یہ سب چیزیں ناپاک ہوگئیں[١]۔ ہر شئ پر تین دفعہ پانی بہادیا جائے، بس پاک ہوجائیں گی جو شئ نچوڑی جاسکے نچوڑ دی جائے ورنہ خشک کردی جائے۔

حمام کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں پانی بھر کر نکالدیا جائے، جو ایک دو چلو باقی رہے اس کو کسی کپڑے سے صاف کردیا جائے، اگر حمام میں صاف کرنے کا راستہ نہ ہو تو اتنا توقف کیا جائے کہ وہ خشک ہوجائے اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے حمام پاک ہوجائے گا، اگر اتنا توقف کرنے میں دشواری ہو تو اس قدر پانی بھرا جائے جس سے پہلا پانی بالیقین نکل جائے، جب تین مرتبہ پانی بالکل نکل جانے کا یقین ہوجائے اور یہ چار مرتبہ پانی بھرنے سے ہوگا تو حمام پاک ہوجائے گا[٢]۔

(٢) پہلی مرتبہ کا پانی دوسری مرتبہ بھر کر نکالنے سے نکل جاتا ہے اور دوسری مرتبہ کا رہا ہوا

---

[١] وغسلوا كل شيء اصابه ماؤها اي البئر النجس، (الشامى نعمانيه ص ١٤٦ ج ١) فصل فى البئر) المحيط البرهانى ص ٣٨١ ج ١ الفصل الثامن فى تطهير النجاسات مطبوعه ڈابهيل، مجمع الانهر ص ٩١ ج ١ باب الانجاس مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت.

[٢] فإن دخل الماء من جانب حوض صغير كان قد تنجس ماؤه وخرج من جانب قال أبوبكر بن سعيد الاعمش لايطهر ما لم يخرج مثل ماكان فيه ثلاث مرات فيكون ذلک غسلاله كالقصعة حيث تغسل إذا تنجست ثلاث مرات وقال غيره لايطهر ما لم يخرج مثل ما كان فيه مرة واحدة (كبيرى، ص: ١٠١، فصل فى احكام الحياض. مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا في الشامى نعمانيه ص ١٣٠-١٣١ ج ١، باب المياه، يطهر الحوض بمجرد الجريان) وفى "الفتاوى" البول إذا اصاب الأرض، واحتج إلى الغسل، يصب الماء عليه، ثم يدلک، وينشف ذلک بصوف أو خرقة، فإذا فعل ذلک ثلاثا طهر، وإن لم يفعل ذلک، ولكن صب عليه ماء كثيراً حتى عرف أنه زالت النجاسة، ولا يوجد فى ذلک لون ولا ريح، ثم ترک حتى تشفته الأرض كان طاهراً، المحيط البرهانى ص ٣٨٢ ج ١ الفصل الثامن فى تطهير النجاسات مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل.

تیسری مرتبہ نکل جاتا ہے اور تیسری مرتبہ کا چوتھی مرتبہ اس کے بعد بالکل پاک ہوجاتا ہے۔
اس سے قبل جن لوٹوں اور برتنوں سے پانی نکالا ہے ان کو پاک کرلیا جائے یہی احوط ہے۔
(۳)،(۴) دونوں کا حکم ایک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چوہا کنویں میں پھول گیا اس سے کھانا پکایا گیا

سوال:- ایک چوہا کنویں میں مرگیا اور پھول گیا، اس کے بعد اسی پانی سے کھانا پکایا گیا، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ چوہے کا مرنا سب کے علم میں تھا، پھر کھانا پکایا گیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب معلوم ہے کہ اس کنویں میں چوہا گر کر مر گیا اور پھول گیا، تو پھر بھی اس کنویں سے پانی لے کر کھانا پکایا گیا تو وہ کھانا نجس ہے اس کا کھانا جائز نہیں۔ **ویحکم بنجاستها مغلّظة من وقت الوقوع ان علم (درمختار) قوله مغلّظة لصفة النجاسة وقد مرّان التخفيف لايظهر اثرهٗ فی الماء. (شامی[1] ص ۱۷۰، ج: ۱)** فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ ۱۹/۶/ ۹۲ھ

گوریا کی بیٹ پانی میں گرجائے

سوال:- اگر پانی کی بالٹی میں چند گوریا کی بیٹ پڑ جائے تو کیا سارا پانی ناپاک ہوجائیگا اور استنجے کے لائق بھی نہیں ہوتا۔

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۴۵ ج ۱، شامی کراچی ص ۲۱۸ ج ۱) شامی زکریا ص ۳۷۵، ج: ۱، فصل فی البئر. النهر الفائق ص ۹۱ ج ۱ فصل فی الآبار، دار الکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الآبار.

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سُوّر پانی میں گرا اس کے پانی کا حکم

سوال:- زید کے کنویں کے اندر سور گرا، گرنے کے بعد تقریباً آٹھ گھنٹہ کنویں کے اندر رہا، سور کے منہ میں چوٹ لگی اور خون نکل رہا تھا جو سب پانی میں ملتا جارہا تھا۔ سور کی گردن میں رسی پھنسا کر زندہ نکال لیا گیا۔ کنویں کا پانی نکالنے کی مزدوری میں سور کو طے کیا گیا کہ جو پانی نکالے گا اس کو یہ سور دیا جائے گا۔ ایک شخص تیار ہو گیا وہ سور لے گیا اور پھر اندازے سے آدھے کنویں کا پانی نکالا گیا اور بس پھر پانی نہیں نکالا گیا جب کہ پورا پانی نکالا جاسکتا تھا، لیکن زید نے نہیں نکلوایا اور استعمال شروع کردیا۔ کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے تو زید کہتا ہے کہ میرے لئے جائز ہے۔ عرض یہ ہے کہ زید کو اس پانی کا استعمال کرنا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی صورت میں تمام پانی نکالنا ضروری تھا۔ اگر تمام پانی نکالا جاسکتا ہے[2] ایسا نہیں کہ پانی ہر وقت پیدا ہوتا رہے اور ختم ہی نہ ہو۔ اور پھر بھی آدھا پانی نکالا گیا تو کنواں پاک نہیں ہوا، ناپاک رہا اس پانی سے وضو اور غسل بھی ناجائز ہے کپڑے اور برتن کا دھونا بھی ناجائز ہے۔

---

[1] والعصفور فخرءہ طاھر (طحطاوي ص ۱۲۳) مطبوعه مصرى. باب الانجاس الخ. النهر الفائق ص ۸۵ ج ۱ فصل فى الآبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تبيين الحقائق ص ۲۷ ج ۱ مطبوعه امداديه ملتان.

[2] إذا وقعت نجاسة الخ في بئرٍ دون القدر الكثير الخ ينزح كل مائها الذي فيها وقت الوقوع بعد اخراجه (درمختار على الشامى كراچى ص ۲۱۳ ج ۱، شامى نعمانيه ص ۱۴۱، فصل فى البئر)، عالمگيرى كوئٹه ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فى ماء الآبار، المحيط البرهانى ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه، مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل.

کھانے پینے میں بھی اس کا استعمال ناجائز ہے[1] مزدوری میں سور دینا بھی ناجائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱۰/ ۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

مرغ کنویں میں گر گئے کتنے ڈول پانی نکالیں؟

سوال:- دو یا تین مرغ کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے، کتنا پانی نکالا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

۲۰/ یا ۳۰/ ڈول نکالدیئے جائیں، **وإن كان سوره مكروها يستحب أن ينزح منها عشرة دلاء ونحوها** اھ. (كبيرى[2] ص ۱۵۷) فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲/ رمضان ۶۷ھ

بچہ کنویں میں گر گیا اور اس پر ناپاکی نہیں تھی

سوال:- کنویں میں ایک نابالغ سمجھدار بچہ گر گیا اور زندہ نکل آیا، اس کے بدن پر کپڑے تھے، وہ نمازی نہیں اور نہ استنجاء پاک کرتا ہے، کنویں کا کیا حکم ہے؟

---

[1] وإن كان نجس العين كالخنزير فإنه يتنجس الماء وإن لم يدخل فاه، فتاویٰ عالمگیری ص ۱۹ ج ۱، الفصل الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه، تبيين الحقائق ص ۳۰ ج ۱ كتاب الطهارة مطبوعه امداديه ملتان، طحطاوى على المراقى الفلاح ص ۲۸ فصل فى مسائل الآبار مطبوعه مصر.

[2] كبيرى ص ۱۵۹، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور پاكستان. فصل فى البئر. النهر الفائق ص۸۷ ج ۱ فصل فى الآبار، مطبوعه دار الفكر بيروت، المحيط البرهانى ص۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل.

الجواب حامداً ومصلیاً

نابالغ مگر سمجھدار لڑکا کنویں میں گر کر زندہ نکل آیا اور اس کے کپڑوں اور بدن پر ناپاکی نہیں تھی تو کنواں ناپاک نہیں ہوا، تاہم احتیاطاً چالیس پچاس ڈول پانی نکال دیا جائے تاکہ لوگوں کو وہم نہ ہو[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر مسلم کے کنویں میں کوئی گر کر مر گیا اسکے پاک کرنے کی صورت

سوال:- کنویں میں کسی نے خودکشی کر لی، یا اس میں سے مردہ لاش ملی، مسئلہ کے مطابق اس کا تمام پانی خارج کیا جانا چاہیئے، مگر غیر مسلم کا ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا جا سکا، غیر مسلم اس کا پانی لیتے رہے، مسلمانوں کے لئے اس کا پانی کب قابل استعمال ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کنواں ناپاک ہوتے وقت اس میں جس قدر پانی موجود تھا (مثلاً تین سو ڈول) جب اتنا پانی اس میں سے نکل جائے گا تو کنواں پاک ہو جائے گا، خواہ کسی طرح نکلے، اسی کا اندازہ کر کے عمل کیا جائے گا[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ٢٧/١/ ٩٢ھ

---

[1] (کآدمی محدث) ای ینزح فیه اربعون (شامی کراچی ص ٢١٣ ج ١) فصل في البئر. المحیط البرهانی ص ٢٥٣ ج ١ الفصل الرابع فی المیاه مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] وإن تعذر نزح کلها لکونها معیناً فیقدر ما فیها وقت النزح قاله الحلبي یؤخذ ذالک بقول رجلین عدلین لهما بصارة بالماء، به یفتی وقیل یفتی بمأتین الی ثلاثمأة وهذا ایسرو ذالک احوط. (درمختار علی الشامی نعمانیه ص: ١٤٣، ج: ١، شامی کراچی ص: ٢١٤) فصل فی البئر. وإن مات فیها شاة أو کلب او آدمی الٰی قوله ینزح جمیع ما فیها الخ، عالمگیری کوئٹه ص ١٩ ج ١ الفصل الثالث فی الأٰبار. حلبی کبیری ص ١٥٧، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

ناپاک گنے کے ٹکڑوں کو کنواں میں ڈالنے سے پانی کا حکم

سوال:- جامع مسجد کے کونہ میں ایک کنواں ہے اس کنویں میں ہندو مسلمان جب ضرورت ہوتی ہے پانی بھرتے ہیں اور کنویں کی مینڈھ سطح زمین سے ایک گز اونچی ہے، کنویں کے پاس سے ہندو، مسلمان کے بچے گذرتے ہیں، سڑک میں سے ناپاک گنوں کے ٹکڑے جو کہ نالی میں سے بھنگی صاف کر کے ایک طرف ڈالتا ہے وہ اسی کنویں میں ڈال دیتے ہیں۔ مسجد کے نمازیوں کیلئے پانی اسی کنویں سے استعمال ہوتا ہے۔ مسجد کے نمازی نہ تو کنویں کی مینڈھ اونچی کرتے ہیں اور نہ ہی اس پر جالی ڈالتے ہیں، ایسی صورت میں وہ کنواں پاک ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کنویں میں کسی ناپاک چیز کا گرنا ثابت ہوجائے تو کنواں ناپاک ہوجائے گا۔ مینڈھ اونچی کرا کر یا جس طرح مناسب ہو حفاظت کا انتظام کیا جائے اور محض شبہ کی وجہ سے کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں میں گوبر ڈالا پھر روزانہ اسکا پانی استعمال ہوتا رہا کیا وہ پاک ہوگیا

سوال:- بازار جاتے ہوئے ایک کنواں راستہ میں پڑتا ہے اور پیاسے لوگ پانی پیتے

[1] الیقین لایزول بالشک. الإشباہ ص: ۱۰۰، مطبوعہ دارالعلوم دیوبند. تحت القواعد الثالثة. من شک فی إنائه أو ثوبه او بدنه اصابته نجاسة اولا فهو طاهر ما لم یستیقن وکذا الآبار والحیاض والحباب الموضوعة فی الطرقات الخ شامی زکریا ص ۲۸۳ ج ۱ قبیل مطلب فی ابحاث الغسل تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة باب الوضوء نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی.

ہیں۔ پھر اندازہ ہے کہ ہفتہ میں دو دن جب بازار لگتا ہے تو اس کنویں سے ساٹھ ستر ڈول اور باقی دنوں میں پندرہ بیس ڈول پانی پینے میں خرچ ہوجاتا ہے، کچھ چرواہے لڑکوں نے کنویں کے اندر گوبر ڈال دیا اور گوبر ڈالے ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہوگیا جس کو معلوم تھا اس نے پانی پینا چھوڑ دیا۔ مگر پھر بھی پانی پینے میں صرف ہوتا رہا۔ جنگل کی وجہ سے پانی نکالا بھی نہیں جاسکتا، ایسی صورت میں کنویں کا پانی پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور اتنی مدت میں کنواں پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس مدت میں وہ کنواں پاک ہوگیا، اب کوئی شبہ نہ کریں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۳/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۳/۸۹ھ

کنویں میں غیر مسلم کے اترنے سے اس کے پانی کا حکم

سوال:- ایک ہندو آدمی نے کنویں میں دو چار غوطے لگائے تو کتنے ڈول کنویں میں سے پانی کے نکالدیئے جائیں تاکہ کنویں کا پانی پاک ہونے پر استعمال کرنے لگ جائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ خوب غسل کر کے کنویں میں داخل ہوا ہے تب تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور اگر غسل کر کے اور پاک ہوکر داخل نہیں ہوا ہے اور اسکے بدن پر کسی نجاست کا ہونا متعین نہیں تو احتیاطاً کنویں کا تمام پانی نکالا جائے اور اگر اسکے بدن پر نجاست تھی تو تمام پانی کا نکالنا واجب ہے، **عن أبي حنيفة رحمه الله أنه قال في الكافر إذا وقع حتى لو تيقنا بطهارته بأن اغتسل**

---

[1] وينزح كل مائها الذى كان فيها وقت الوقوع بعد إخراجه، شامى كراچى ص ۲۲۰ ج ۱ فصل فى البئر كتاب الطهارة، المحيط البرهانى ص ۲۶۴ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه مطبوعه ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۵۴ ج ۱ فصل تنزح البئر دار الفكر بيروت.

ثم وقع في البئر من ساعته لاينزح منها شيء اھ (بدائع ص: ۷۴، ج: ۱)[1]
قال الشامی اقول ولعل نزحها للاحتیاط اھ[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۲۷/۵/۵۵ھ
جوابات صحیح ہیں، سعید احمد غفرلہٗ،
عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۷/۵/۵۵ھ

جس کنویں میں جنبی شخص اترا وہ اور پانی پاک ہے یا ناپاک؟

سوال:- ایک شخص کو احتلام ہوا، جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو بغیر استنجاء پاک کئے غسل کرنے کے لئے کنویں میں اترا یہ کنواں دہ در دہ نہیں تھا، اس صورت میں کیا وہ شخص طاہر ہو گیا یا نہیں؟ نیز کنویں کا پانی طاہر و مطہر رہے گا یا نہیں؟ نیز اگر وہ شخص استنجاء اور بدن سے نجاست دور کرنے کے بعد غسل جنابت کیلئے کنویں میں اترے تو اس صورت میں کنویں اور شخص مذکور کا کیا حکم ہے؟ براہِ کرم مفصل و مدلل جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی سے استنجا نہیں کیا بلکہ بدن پر نجاست حقیقیہ موجود تھی تو وہ طاہر نہیں ہوا اور تمام پانی نجس ہو گیا، اس پانی کی وجہ سے تمام بدن بھی نجاست میں ملوث ہو گیا، اگر پانی سے استنجا کر کے نجاست حقیقیہ کو زائل کر چکا تھا تو اصح یہ ہے کہ وہ آدمی طاہر ہو گیا اور پانی مستعمل ہو گیا لیکن صرف اس قدر پانی مستعمل ہوا جو کہ اس کے اعضاء کے ساتھ متصل ہو کر منفصل ہوا ہے تمام پانی مستعمل نہیں ہوا، اور مستعمل پانی طاہر ہوتا ہے اگر چہ مطہر نہیں ہوتا اور اختلاط کے وقت غلبہ کا

---

[1] بدائع ص: ۷۴، ج: ۱، مطبوعہ کراچی، كتاب الطهارة. فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجساً.

[2] شامی کراچی ص۲۱۴ ج۱، شامی نعمانیہ ص ۱۴۳ ج ۱. فصل في البئر. المحيط البرهاني ص ۱۵۳ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه مطبوعه ڈابھیل.

اعتبار رہوتا ہے، اختلف في محدث انغمس في بئر لدلو وتبرد مستنجياً بالماء ولا نجس عليه ولم ينو ولم يتدلک والاصح أنه طاهر والماء مستعمل لاشتراط الانفصال للاستعمال والمراد أن ما اتصل باعضائه وانفصل عنها مستعمل لاكل الماء اهـ درمختار قوله في محدث أى حدثاً اصغر اوأكبر قوله في بئر أي دون عشر أي وليست جارية قوله لد لواى لاستخراجه وقيد به لانهٔ لوكان للاغتسال صار مستعملاً اتفاقاً قولهٔ مستنجياً بالماء قيد به لأنه لوكان بالاحجار تنجس كل الماء قوله ولانجس عليه عطف عام على خاص فلوكان على بدنه أوثوبه نجاسة تنجس الماء اتفاقاً قوله والاصح قال في البحر وعن أبي حنيفه رحمه اللّٰه أن الرجل طاهر لأن الماء لايعطى لهٔ حكم الاستعمال قبل الانفصال من العضو قال الزيلعي والهندي وغيرهما تبعاً لصاحب الهداية وهذه الرواية أوفق الروايات أي للقياس وفي فتح القدير وشرح المجمع انها الرواية المصححة ثم قال في البحر فعلم ان مذهب المختار في هذه المسئلة ان الرجل طاهر والماء طاهر غيرطهور اما كون الرجل طاهراً فقد علمت تصحيحهٔ أمّا كون الماء المستعمل كذالک على الصحيح فقد علمته أيضاً ما قدمناه اهـ (ردمحتار[1] ص:٢٠٧ ج١) والغلبة في مخالطة المائع الذي لاوصف لهٔ كالماء المستعمل وماء الورد المنقطع الرائحة تكون بالوزن فإن اختلط رطلان مثلاً من الماء المستعمل برطل من الماء المطلق لايجوز به الوضوء وبعكسه جاز اهـ مراقى الفلاح قوله تكون الغلبة بالوزن وهذا الاعتبار يجرى فيما لوالقى الماء المستعمل في المطلق أو انغمس الرجل فيه على ما هو الحق امّا مافي كثير من الكتب من ان الجنب إذا ادخل يدهٔ أورجلهٔ في الماء فمبنى على رواية نجاسة

[1] شامی زکریا ص:٣٥٣، ج:١، شامی نعمانیه ص ١٣٥ ج١، شامی کراچی ص ٢٠٢ ج١، باب المياه. مطلب مسألة البئر جحط.

الماء المستعمل وهي رواية شاذة وأما على المختار للفتوى فلاقال في البحر فإذا عرفت هذا فلا تتأخر عن الحكم بصحة الوضوء أي الغسل من الفساقى الصغار الكائنة في المدارس والبيوت اذلافرق بين استعمال الماء خارجاً ثم صبه في الماء المطلق وبين ما إذا انغمس فيه فإنه لايستعمل منه إلا ماتساقط من الاعضاء أولاقى الجسد فقط وهو بالنسبة لباقي الماء قليل ويتعين عليك حمل كلام من يقول بعدم الجواز على القول الضعيف لاالصحيح فالحاصل أنه يجوز الوضوء والغسل من الفساقى الصغار مالم يغلب على ظنه أن الماء المستعمل اكثر أومساوٍ ولم يغلب على ظنه وقوع نجاسة فيه وتمامه فيه قوله جاز ظاهرهٗ أنه يجوز بالكل ويجعل المستعمل مستهلكاً لقلته اهـ[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم۔

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ۔

کنویں میں سے جوتا نکلا اس کے پانی کا کیا حکم؟

سوال:- ایک مسجد میں ایک کنواں ہے اس کا کیچڑ چھ سات سال میں نکالا جو امسال بالکل خشک ہوگیا لیکن اس کے درمیان میں گاہ بگاہ جب کبھی ناپاک ہوجاتا تھا اس کا پانی توڑ دیتے تھے اس میں سے ایک جوتا بالکل بوسیدہ ۲/۳ ٹکڑے نکلے اب شرع شریف سے جونمازیں پڑھیں ہیں تو کسی قسم کا نقص تو نہیں آیا یا مسجد کا کوئی ناپاکی وغیرہ کا حکم تو نہیں ہے، اگر ہو تو تحریر فرمادیں تاکہ اس کے موافق عمل کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جوتا اگر ناپاک تھا تو اس سے کنواں بھی ناپاک ہوگیا اور جس وقت جوتا کنویں میں دیکھا گیا ہے اسی وقت سے کنویں کو ناپاک کہا جائے گا اس سے پہلے کی نماز، وضو غسل کے اعادہ کی

[1] طحطاوی ص ۲۰، مطبوعہ مصر. اول كتاب الطهارة.

ضرورت نہیں۔ مسجد کا لوٹا وغیرہ بھی کچھ ناپاک نہیں اور اگر ناپاک جوتہ گرنے کا وقت معلوم ہے تو اس وقت سے کنویں کو ناپاک سمجھنا چاہیئے اور اس ناپاک پانی کو وضو، غسل برتن وغیرہ میں استعمال کیا ہو تو برتن وغیرہ کو پاک کرنا چاہیئے اس سے وضو کر کے جس قدر نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ کرنا چاہیئے غرض جس جس شئ کو وہ ناپاک پانی لگا ہے وہ تمام ناپاک ہے، ووجود حیوان میت فیها اي البیر ینجسها اهـ مراقی الفلاح قال الطحطاوي قید بالحیوان لأن غیره من النجاسات لایتاتی فیه التفصیل والخلاف بل ینجسها من وقت الوجدان فقط. (طحطاوی[1] ص: ۲۵)

لیکن اگر جوتہ کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو محض شک کی بناء پر کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة اهـ. (اشباہ[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/۱/ ۵۶ھ

صحیح: عبد اللطیف ۸/ محرم ۵۶ھ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

جوتا کنویں میں گر گیا

سوال: - کنویں میں پلاسٹک کا جوتا گر گیا اور تلاش بھی کرایا ہے، غوطہ بھی لگایا مگر نہ نکل سکا، اب کنویں کا پانی پورا نکالا جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پلاسٹک کا جوتا کنویں میں گر گیا اور تلاش کرنے پر بھی وہ وہاں نہیں، اگر اس جوتے کا ناپاک ہونا معلوم نہیں تو کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا[3] حتیاطاً کچھ پانی نکالا جائے، اگر اسکا

---

[1] طحطاوي ص ۳۲، مطبوعه مصر. فصل فی مسألة الآبار. حلبی کبیری ص ۱۶۰ فصل فی البئر مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، شامی کراچی ص ۲۱۸ ج ۱.

[2] إشباه ص ۱۰۳، مطبوعه مکتبة دارالعلوم دیوبند. القاعدة الثالثة، الیقین لا یزول بالشک. شامی کراچی ص ۱۵۱ ج ۱، زکریا ص ۲۸۲ ج ۱ قبیل مطلب فی ابحاث الغسل تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة نوع آخر فی مسائل الشک مطبوعه کراچی. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ناپاک ہونا معلوم ہے تو پورا پانی نکالا جائے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/ ۹۵ھ

غسل جنابت کرتے وقت قطرہ کنویں میں گر گیا

سوال:- کسی جنبی نے اپنے سر پر پانی ڈالا پھر ڈول کھینچا، ایک دو قطرہ کنویں میں گر گیا تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر اس قطرے کے ساتھ نجاست حقیقیہ نہیں ہے تو راجح قول کی بنا پر اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوا۔ **وهو ای الماء المستعمل طاهر ولومن جنب ا هـ (درمختار)**[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کتا حوض میں گر گیا تو حوض ناپاک ہو گیا!

سوال:- مسجد کے حوض میں اگر کتا گر جائے اور گرتے ہی فوراً زندہ نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، اسی طرح اس حوض کے پانی پینے کا کیا حکم ہے، عوام کو سمجھانے کے بعد بھی استفتاء لکھنے پر مجبور کرتے ہیں، چنانچہ روشنی ڈالیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [3] اليقين لايزول بالشک (الاشباه والنظائر ص: ۱۰۰) مطبوعه دارالعلوم ديوبند. تحت القاعدة الثالثة.

(صفحہ ہذا) [1] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير ينزح كل مائها (درمختار على الشامی کراچی ص: ۲۱۳، ج: ۱) فصل فی البئر،

[2] درمختار على الشامی کراچی ص: ۲۰۰، ج: ۱، (شامی نعمانيه ص ۱۳۴ ج ۱) باب المياه. عالمگيری ص ۲۳ ج ۱ الباب الثالث فی المياه مطبوعه کوئٹه، البحرا الرائق ص ۹۶ ج ۱ کتاب الطهارة الماء المستعمل الخ مطبوعه الماجديه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس حوض کی لمبائی دس گز شرعی گز کے مطابق ہو اس میں اگر کتا گر جائے تو اس پر ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا[۱] لیکن عوام میں چہ میگوئیاں ہوتی ہی ہیں اس لئے حوض کو خالی کر کے صاف کر دیا جائے تو پھر سکون ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گیلا گوبر کنویں میں ڈالا گیا اس کا حکم

سوال:-(۱) ایک کنویں میں ایک لڑکے نے گیلا گوبر پھینکا تو کتنا پانی نکالیں گے چونکہ کنویں کا پانی اتنا گہرا ہے کہ پانی پینے کیلئے نکالنا دشوار ہے، دوسرے اگر نکال کر پھینکیں تو پانی ختم ہو جانے کا احتمال ہے، کیونکہ اکثر گرمیوں میں سوکھ جاتا ہے، مگر امسال نہیں سوکھا اور پانی چودہ ہاتھ ہے اس کے علاوہ بد دینی کا اتنا زور ہے کہ کوئی پانی نہیں نکالتا ہے اور نہ نکالنے کو تیار ہوتا ہے، بلکہ اسی طرح برابر پیتے ہیں تب اس حالت میں آدمی کیا کرسکتا ہے۔

(۲) اگر پردیسی ہو اور مکتب میں تعلیم کا کام کرتا ہو نجس کنویں کے علاوہ دوسرے کنویں سے صرف سترہ دن پانی پیا اور وضو کیا اور کھانا نجس کنویں سے پک کر آتا رہا مجبوراً کھانا پڑا ایسا کھانا کیسا ہے؟

(۳) گاؤں کے لوگوں کے سترہ دن پانی پینے سے پانی پاک ہوا یا نہیں؟ جبکہ ڈیڑھ دوسو بالٹی پانی روز نکلتا رہا؟

---

[۱] وقع فيه نجس لم يجز حتى يبلغ العشر (الدرالمختار على الشامى كراچى ص:۱۹۴، ج:۱) باب المياه. قيد بالموت لأنه لو أخرج حياً وليس بنجس العين ولا به حدث وخبث لم ينزح شيء إلا ان يدخل فمه الماء فيعتبر بسوره الخ شامى كراچى ص۲۱۳ فصل فى البئر تبيين الحقائق ص۲۹ ج۱ مطبوعه امداديه ملتان، النهر الفائق ص۸۷ ج۱ فصل فى الآبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

(۴) دوسرے کنویں میں ایک چڑیا کا بچہ مردہ نکلا جو کہ دُم کی طرف سے پھٹا تھا اب پانی کتنا نکالنا چاہیئے مجبوراً پچاسی بالٹی پانی نکالکر وضو کیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) جب چودہ ہاتھ پانی اس سے نکل جائے گا تو کنواں پاک ہوجائے گا، یہ ضروری نہیں کہ ایک دم ہی نکلے مثلاً کنواں پاک کرنے کیلئے تو نہیں نکالتے البتہ اپنی ضروریات کے لئے ہمیشہ نکالتے رہتے ہیں تب بھی جب اندازاً مقدارِ مذکور نکل جائے گی تو کنواں پاک ہوجائے گا[۱]

(۲) سترہ دن تک کھالینے کے بعد اب دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

(۳) اگر اس مدت میں اندازاً چودہ ہاتھ پانی نکل گیا تو کنواں پاک ہوگیا۔

(۴) تمام پانی نکالنا ضروری ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۵/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۵/۸۸ھ

بیر معین

سوال:- بخدمت اقدس استاذی المکرّم حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہٗ

ایک مسجد سے متعلق ایک بڑا کنواں ہے جس سے محلّہ کے لوگ بھی پانی بھرتے ہیں وہ

[۱] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير ينزح كل مائها درمختار، وفي الشامية لايشترط التوالي وهو المختار شامی کراچی. ص:۲۱۳، ج:۱، فصل فی البئر. المحیط البرهانی ص۲۶۴ ج۱ الفصل الرابع فی المیاه مطبوعه ڈابھیل.

[۲] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير أومات فيها حيوان دموی وانتفخ أوتمعط أوتفسخ ينزح كل مائها الذي كان فيها وقت الوقوع (الدر المختار علی ہامش الشامی کراچی ص۲۱۲ ج۱) فصل في البئر، عالمگیری کوئٹه ص۱۹ ج۱ الفصل الثالث فی ماء الآبار، المحیط البرهانی ص۲۵۵ ج۱ الفصل الرابع فی المیاه، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل.

دردہ کنواں کے نام سے مشہور ہے لیکن قطر اس کا ۱۰ ۱/۲ ہاتھ ہے پانی اس میں اتنا ہے کہ سب پانی نکالنے میں کم وبیش سوروپیہ مصارف پڑتے ہیں جس کیلئے نہ تو اس زمانہ میں چندہ آسان اور نہ بیل وغیرہ ملنے میں آسانی بایں وجوہ جب ناپاک ہوجاتا ہے تو سالوں ناپاک پڑا رہتا ہے چنانچہ اس بار بھی تقریباً تین چار سال سے ناپاک پڑا ہوا ہے، دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے مواقع میں شریعت کا آسان ترین حکم کیا ہے؟ ایک بات اور عرض کردوں کہ پانی اطراف میں نادر بھی ہیں کام بہرحال چل ہی رہا ہے لیکن بدقت گویا ایسی مجبوری بھی نہیں ہے کہ اسکے بغیر کام رکا پڑا ہو ورنہ چار سال کیسے گذرتے۔ ہاں محلّہ والوں کو عمدہ شیریں پانی سے محرومی ضرور ہے اور مسجد والوں کو وضو وغسل وغیرہ میں دقت ہے ایسی صورت میں۔

(۱) کیا اس کے پاکی کی صرف یہی شکل ہے کہ موجودہ پانی جس طرح ہوسکے مصارف کثیرہ میں خرچ کر کے نکالا جائے اور کوئی صورت نہیں۔

(۲) امام محمد رحمہ اللہ کا قول تین سوڈول والے کا علماء فتاویٰ کے نزدیک کیا حیثیت ہے۔

(۳) اگر معتبر ہے تو کیا اس جیسی صورتیں اس میں داخل ہیں۔

(۴) یاد پڑتا ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے کسی فتوی میں اس کے ضعف کو تسلیم کرنے کے باوجود اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔

(۵) اگر امام کا قول مقید بقید ومشروط بشرائط ہیں تو وہ قیود وشرائط کیا ہیں جن کے ہونے پر تین سو کا قول مفتیٰ بہ ہوسکتا ہے۔

چونکہ جناب والا جیسے وسیع النظر کے سامنے اس کی پوری بحث ہوگی۔اس لئے امید کرتا ہوں کہ وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کی تقریر فرما کر ممنون فرمادیں گے خدا معلوم کیوں جی چاہا کرتا ہے کہ پانی کے معاملہ میں نرم سے نرم قول اختیار کیا جائے اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہ قول اس خیال کا مؤید ہوجاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جناب والا سے مفصل تقریر معلوم کر کے اس تردد کو ہمیشہ کے واسطے ختم کردوں گا۔

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)اصل تو یہی ہے لیکن رفع حرج کے لئے تیسیر اً دوسری صورت بھی ہے کما سیجيء.

(۲)بعض نے اس کومفتیٰ بہ کہا ہے بعض نے تضعیف کی ہے۔

(۳)داخل ہے لاشتراک العلة وھی الیسر.

(۴)صحیح ہے،ایسے موقعہ پر ایسے فتویٰ کی گنجائش ہے۔

(۵)وإن تعذر نزح كلها لكونها معينا فيقدر مافيها وقت ابتداء النزح قاله الحلبی يؤخذ ذالک بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء، به يفتیٰ وقيل يفتی بمأتين الی ثلثمأئة وهذا ايسر وذالک احوط قوله وان تعذر كذا عبر في الهداية وغيرها وقال في شرح المنية أي بحيث لايمكن الا بحرج عظيم اھ فالمرادبه التعسروبه عبر في الدرر قوله وقيل الخ جزم به الكنز والملتقى وهو مروي عن محمد وعليه الفتوى خلاصة وتاتر خانيه عن النصاب وهو المختار معراج عن العتابيه أوجعله في العناية رواية عن الامام وهو المختار والايسر كما في الاختيار وافاد في النهران المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة فقد اختلف التصحيح والفتوى وضعف هذا القول في الحلية وتبعه في البحر بأنه إذا كان الحكم الشرعی نزح الجميع فالاقتصار على عدد مخصوص يتوقف على دليل سمعی يفيده واين ذلک الی قوله قال في النهر وكانّ المشائخ انما اختاروا ما عن محمد لانضباطه كالعشر تيسيراً كما مر اھ (شامی[۱]) فقد ظهر بما ذكران الأخذ بقول محمد والعمل به في مواضع الحاجة جائز والحاجة دفع العسر وتحصيل اليسر وهو الشرط. فقط والله سبحانهٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۲۴/محرم ۷۰ھ

الجواب صحیح :سعید احمد ۲۵/محرم ۷۰ھ

---

[۱] شامی نعمانیه ص ۱۴۳ ج ۱، شامی كراچی ص:۲۱۴، ج:۱، فصل في البئر.

چھوٹے کنویں کا حکم

سوال:- راجستھان کے اکثر مقامات پر پانی جمع کرنے کے لئے لوگ زمین میں پانی کا ظرف بناتے ہیں، زمین کے اندر چار پانچ ہاتھ گڈھا کھودتے ہیں، پھر اس میں سیمنٹ سے پلاسٹر کر دیتے ہیں اور اوپر سے پتھر کی پٹیاں ڈال کر بند کر دیتے ہیں یہ ظرف عموماً دہ در دہ سے کم ہوتا ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ اگر اس ظرف میں نجاست گر جائے اور بارش کے پانی یا دوسرے ذرائع سے اس کو بھر دیا جائے یہاں تک کہ وہ پانی ظرف کے اوپر سے ہو کر گذر گیا۔ اب یہ ظرف پاک ہو گیا یا نہیں؟ اگر نہیں تو پورا پانی نکال دیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

البحر[1] الرائق صفحہ:۸۷، ج:۱، کی عبارت یہ ہے، لوتنجس الحوض الصغير ثم دخل فيه ماء آخر وخرج حال دخوله طهر وإن قل وقيل لاحتى يخرج قدر ما فيه وقيل حتى يخرج ثلاثة امثاله وصحح الاول في المحيط وغيره قال السراج الهندى وكذا البئر واعلم أن عبارة كثير منهم في هذه المسئلة تفيد ان الحكم بطهارة الحوض إنما هو إذا كان الخروج حالة الدخول وهو كذالک فيما يظهر لأنه حينئذ يكون في المعنى جارياً لكن إياک وظن أنه لو كان الحوض غير ملأن فلم يخرج منه شيء في اول الامر ثم لمّا امتلأ خرج منه بعضه لاتصال الماء الجارى به أنه لايكون طاهراً حينئذٍ إذغايته أنه عند امتلائه قبل خروج الماء منه نجس فيطهر بخروج القدر المتعلق به الطهارة إذا اتصل به الماء الجارى الطهور كما لو كان ممتلأ ابتداءً ماءً نجساً ثم خرج منه ذالک القدر لاتصال الماء

[1] البحر الرائق ص:۸۷، ج:۱، (مطبوعہ کراچی) كتاب الطهارة، عالمگیری کوئٹہ ص۱۷ ج۱ الباب الثالث فی المیاہ.

الجاری بہ ثم کلامھم یشیر الی أن الخارج منہ نجس قبل الحکم علی الحوض بالطھارۃ وھو کذالک کماھو ظاھر کذا في شرح منیۃ المصلی. اب اس عبارت پر اپنے مسئلہ کو منطبق کر کے دیکھ لیجئے۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفر لہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/ ۹۱ھ

کنویں کا پانی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے

سوال:-اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا جائز نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا درست ہے۔اگر وہ ناپاک ہوجائے تو پاک کرنے سے پاک بھی ہوجائے گا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفر لہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۶/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۶/ ۸۷ھ

شک سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا

سوال:-موضع دمری والا ضلع دہرہ دون میں ایک قدیمی کنواں ہے اس کنویں سے ہندو مسلمان پانی پیتے رہے، عرصہ پندرہ بیس یوم سے ہندوؤں نے چماروں سے بھی اس کنویں

---

[۱] إذا وقعت فی البئر نجاسة نزحت وکان نزح ما فیھا من الماء طھارۃ لھا باجماع السلف ومسائل البئر مبنیة علی اتباع الآثار دون القیاس الی ما قال وھو المروی عن ابی حنیفةؒ وعلیه الاعتماد، الھدایة ص ۱۴۱ ج ۱ فصل فی البئر، مطبوعه تھانوی دیوبند، فتاوی عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فی مسائل الآبار، مطبوعه کوئٹه. فتاوی دارالعلوم ص ۱۹۴ ج ۱، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

سے پانی کھینچوانے کا ارادہ کرلیا ہے حاکم ضلع نے بھی اجازت دیدی ہے مسلمانوں نے حتی المقدور کوشش کی مگر ناکام رہے کنواں ہندوؤں کی ملکیت ہے مسلمان محض بحیثیت کاشتکار ہیں کنویں کے علاوہ اور کوئی انتظام پانی پینے کا نہیں۔موضع کی آب و ہوا خراب ہے خصوصاً موسم برسات میں بہت بدتر ہوجاتی ہے دیہات میں جو پانی گول وغیرہ سے پہونچتا ہے وہ بے حد گندہ ہے، ہندوؤں کی دیگر اقوام مثلاً سقہ، بنجارہ لودہا وغیرہ بھی مردار خور ہیں۔

اگر چمار کنویں سے پانی بھرنے لگیں تو مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی پینا چاہیئے یا نجس سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک یقین نہ ہوجائے یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم نہ ہوجائے اس وقت تک کنویں کا پانی شرعاً پاک ہی رہے گا۔محض شک کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔لہٰذا اس کا پینا اور دیگر ضروریات میں استعمال کرنا جائز ہوگا البتہ جب یقین یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم ہوجائے تو اس کا استعمال کرنا جب تک کنواں پاک نہ ہوجائے جائز نہ ہوگا۔ شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة .(الاشباہ)[1] إذا وقعت في البير نجاسة نزحت .(هدايه)[2] اگر بلا شک کے پاک پانی ملے تو اس کا استعمال کرنا بہتر ہے دع ما يريبک الى ما لا يريبک الحديث.[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۵/ ۵۲ھ

الجواب صحیح: بندہ عبد الرحمٰن غفرلہٗ   صحیح: عبد اللطیف ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ

---

[1] الاشباه ص ۱۰۳، مطبوعه مكتبه دارالعلوم ديوبند. القاعدة الثالثة، اليقين لا يزول بالشک.

[2] هدايه ص: ۴۱، ج: ۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند. فصل فى البئر، فتاوى عالمگيرى ص ۱۹ ج ۱ للفصل الثالث فى مسائل الآبار مطبوعه كوئٹه.

[3] المقاصد الحسنة ص ۲۱۴، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت لبنان. مشكوة شريف ص ۲۴۲ باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

برکت کے لئے زمزم سے بدن اور کپڑے دھونا

سوال:- خانہ کعبہ میں جو لوگ آبِ زمزم سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں ان کیلئے نہانا اور کپڑے دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

برکت کیلئے بدن پر اور کپڑوں پر ڈالنا درست ہے نجاست اس سے زائل نہ کیجائے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۱۴۰۱ھ

ہندوستانی مسجد کے حوض سے وضو

سوال:- ہندوستانی مسجد بھیونڈی کا حوض جو کہ دہ دردہ ہے اس کے اندرونی حصے میں دوفٹ کے فاصلہ سے جالی لگی ہوئی ہے، جال کے اوپر ایک فٹ چوڑی پھولوں کی کیاری ہے۔ اس کی سطح پانی کے اندر چار انچ ڈوبی ہوئی ہے۔ایک صاحب کہتے ہیں کہ پانی ہلتا نہیں، اس لئے اس میں وضو نہیں کرنا چاہیئے، قائل کا قول صحیح ہے یا غلط؟ کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اسے توڑوادیں یا باقی رکھیں؟ آپ اور دیگر علمائے دیوبند مناظرہ کے وقت دیکھ چکے ہیں۔ لہٰذا مفصل جواب سے نوازیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اس کو توڑنے کی ضرورت نہیں، موجودہ صورت میں بھی

---

[1] یجوز الوضوء والاغتسال بماء مزم إن کان علی طهارة للتبرک (الی قوله) ولایزال به نجاسة حقیقة (طحطاوی ص:۱۷) مطبوعه مصر، اول کتاب الطهارة. شامی کراچی ص:۶۲۵:ج:۲، مطلب الإستنجاء بماء زمزم، باب الهدی.

وضو بلا تکلف درست ہے۔ پانی کے ہلنے نہ ہلنے کا شبہ نہ کریں[1] کسی اور مصلحت سے کیاری کی ڈوبی ہوئی سطح کو توڑنا چاہیں تو اختیار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۲/۹۴ھ

حوض کی گہرائی

سوال:- مسجد میں عام طور پر جو حوض ہوتے ہیں ان کا گہرا ہونا کتنا ضروری ہے؟ مثلاً لمبائی اور چوڑائی تو کم از کم دہ در دہ ہو اور گہرا کتنا ہو۔ مثلاً ایک حوض دو یا تین گز گہرا ہے اتفاقاً پانی آنا اس میں بند ہو گیا اور وہ پانی کم ہوتے ہوئے صرف ایک فٹ یا اس سے کم رہ گیا ہے تو کیا اس حوض کے پانی سے وضو درست ہے؟ حوض کی گہرائی کتنی ہونی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانچ انگل گہرا بھی کافی ہے، (كذا في ردالمحتار ص: ۱۳۲، ج: ۱)[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۶/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۶/ ۹۲ھ

حوض کی پیمائش

سوال:- مسجدوں میں جو حوض بنائے جاتے ہیں اس حوض کی گہرائی اور لمبائی و چوڑائی

۱؎ وبعضهم قدروا بالمساحة عشراً في عشر بذراع الكرباس توسعة للامر على الناس وعليه الفتوى والمعتبر في العمق ان يكون بحال لا ينحسر بالاغتراف هو الصحيح، هدايه ص۳۷ ج ۱ كتاب الطهارات، مطبوعه تهانوى ديوبند، فتح القدير ص ۸۰ ج ۱ مطبوعه دار الفكر بيروت.

۲؎ حاصله إذا كان غدير عشراً في عشر عمقه خمس اصابع تقريباً الخ. شامی نعمانيه ص: ۱۳۲، ج: ۱، شامی زکریا ص: ۳۴۷، ج: ۱، باب المياه، مطلب في مقدار الزراع.

کتنی کتنی لازمی ہے اور شرعی گز مروجہ گز کے حساب سے کتنے کا ہوتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

دس گز لمبائی اور دس گز چوڑائی کافی ہے[1]۔ اور یہاں شرعی گز مراد ہے جو کہ عربی میں ذراع کو کہتے ہیں سرکاری ایک گز عربی دو ذراع کا ہوتا ہے، یعنی سرکاری پانچ گز لمبائی اور اتنی ہی چوڑائی ہے گہرائی کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض کی گہرائی اور چوڑائی

سوال:- وہ حوض جسکی لمبائی کافی ہے اور چوڑائی صرف دو ہاتھ ہے گہرائی بھی دو ہاتھ ہے کیا یہ دہ دردہ کے حکم میں ہوگا یا نہیں اور گہرائی کے اعتبار سے کنویں میں بھی کافی گہرائی ہوتی ہے اور چوڑائی بھی ہوتی ہے تو کیا اس کا حکم اس میں لگے گا، وضاحت سے بیان فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

گہرائی کی زیادتی طول وعرض کی کمی کا بدل نہیں ہوسکتی، البتہ اگر عرض کم ہو اور طول زیادہ ہو اور زیادتی محسوس کر کے دہ دردہ ہو سکے تو وہ بہتر ہے، **ولو له طول لا عرض لكنه يبلغ عشراً في عشر جاز تيسيراً (درمختار[3] ص: ۱۲۹، ج: ۱)** حوض مدور کا حساب بھی معتبر ہوگا جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کی شرح کرتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا ہے[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] هو ما يكون كل جانب من جوانبه عشرة (شامی ص ۱۹۳ ج ۱) مطبوعه کراچی. باب المیاه، مطلب لو أدخل الماء من اعلى الحوض الخ.

[2] لاتقدير فيه اي في العمق في ظاهر الرواية (شامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱ باب المیاه)

فائده:- الذراع ست قبضات وهي اربع وعشرون اصبعاً. مستفاد شامی کراچی ص: ۱۹۶، ج: ۱. (شامی نعمانيه ص ۱۳۱ ج ۱) مطلب في مقدار الذراع. باب المیاه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حوض کی لمبائی چوڑائی گہرائی!

سوال:-شرعی حوض کم سے کم کتنا لمبا اور کتنا چوڑا ہونا چاہیئے ہماری مسجد کا حوض ۲۵ رفٹ لمبا اور ۱۲ رفٹ چوڑا ہے اور ۵ ½ فٹ گہرا ہے ہم حوض کی گہرائی ایک فٹ کم کرنا چاہتے ہیں، اس میں کوئی حرج تو نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

شرعی حوض کم از کم دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہونا چاہئے، اگر چوڑائی میں کچھ کمی ہو تو لمبائی میں زیادتی کردی جائے جس سے نسبت دہ دردہ کی حاصل ہو جائے[1]۔ گہرائی ساڑھے چار رفٹ بھی کافی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دہ دردہ اور مقدار ذراع

سوال:- پانی کا حوض دہ دردہ گز کا حکم رکھتا ہے شرعی گز کتنے انگل کا ہے جس کے مطابق حوض بنایا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

چوبیس انگل کا ایک شرعی گز ہوتا ہے جب کہ اس کو چھ قبضہ کا مانا جائے اور اگر سات قبضہ

(گذشتہ کا بقیہ) [3] شامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱. شامی نعمانیہ ص: ۱۲۹، ج: ۱، باب المیاہ.

[4] وفي المدور بستة وثلاثين ذراعاً هو أحد أقوال خمسة (شامی نعمانیہ ص ۱۲۹ ج ۱، وشامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱) باب المیاہ. لو ادخل الماء من اعلی الحوض.

(صفحہ ہٰذا) [1] ولوله طول لاعرض لكنه يبلغ عشراً في عشرٍ جاز تيسيراً (الدرالمختار علی الشامی ص ۱۹۳، ج ۱) باب المیاہ، مطلب لو ادخل الماء من اعلی الحوض، مطبوعہ کراچی.

[2] صحح في الهداية أن يكون بحال لاينحسر بالاغتراف أي لاينكشف. (شامی کراچی ص ۱۹۳، ج ۱). باب المیاہ. ہدایة ص ۳۷ ج ۱ کتاب الطهارة مطبوعہ تھانوی دیوبند، بحر ص ۷۷ کتاب الطهارة، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

کا مانا جائے تو اٹھائیس انگل کا ہوگا درمختار میں اسی کو مختار کہا ہے۔ والمختار ذراع الكرباس وهو سبع قبضات فقط أي بلااصبع قائمة وهذا ما في الولواجية وفي البحران في كثير من الكتب أنه ست قبضات ليس فوق كل قبضة اصبع قائمة فهو أربع وعشرون اصبعاً بعدد حروف لااله الا الله محمد رسول اللهﷺ والمراد بالاصبع القائمة ارتفاع الابهام كما في غاية البيان اهـ والمراد بالقبضة اربع اصابع مضمومة اهـ (شامی ص: ۳۰۳، ج: ۱)[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبداللطیف ۶/۲۴ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد عفرلہٗ

[1] شامی نعمانیه ص ۱۳۱ ج ۱، شامی کراچی ص ۱۹۶ ج ۱، مطلب في مقدار الذراع. باب المياه. فتح القدير ص ۷۹ ج ۱ فصل فی المیاہ، مطبوعه دار الفكر بيروت، البحر ص ۷۶ کتاب الطهارة مطبوعه الماجدیه کوئٹه.



باب دوم

استنجاء کرنے کے احکام

استنجاء کرنے کا حکم

سوال:- اگر جماعت نہ ملنے کا اندیشہ ہو اور چھوٹا بڑا استنجا نہ کیا ہو تو کیا بغیر استنجا کے نماز میں شریک ہو جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ڈھیلے سے استنجا کر چکا تھا اور بقدر درہم اس سے زائد نجاست بدن پر موجود نہیں ہے تو ایسی حالت میں جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ استنجا کر کے نماز پڑھے۔ طحطاوی[1] ص ۹۰۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وتكره الصلاة) مع نجاسة غير مانعة تقدم بيانها سواء كانت بثوبه أوبدنه أومكانه خروجا من الخلاف الا اذا خاف فوت الوقت أوفوت الجماعة فحينئذ يصلى بتلك الحال (مراقى الفلاح).

(قوله بيانها) وهو ما دون ربع الثوب في المخففة وقدر الدرهم في المغلظة، طحطاوی مع المراقی ص: ۲۹۱، کتاب الصلاة، فصل في المكروهات، مطبوعه مصر، عالمگیری ص۴۸، ج ۱، الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. حلبی کبیری ص ۲۹ مطلب فی آداب الوضوء، سهيل اکیڈمی لاهور. تاتارخانیه ص ۹۹ ج ۱ باب الوضوء، مطبوعه کراچی.

بیت الخلاء جاتے ہوئے دعا کس وقت پڑھے؟

سوال:- پائخانہ جاتے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ کس وقت پڑھنی چاہیئے؟ پائخانہ کے اندر جا کر یا بایاں پاؤں پائخانہ میں رکھ کر یا پائخانہ کے باہر ہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پائخانہ کے اندر پیر رکھنے سے پہلے پڑھی جائے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم ۲۰/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ

استنجاء ڈھیلے سے کرنا

سوال:- زید عمرو بکر وغیرہ بیت الخلاء میں بلا ڈھیلے کے پانی سے استنجاء کرتے ہیں ایا ان کا یہ عمل جائز ہے یا ناجائز اور اس میں کسی شخص کی تخصیص ہے یا نہیں؟ امید ہے کہ صاف صاف تحریر فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے استنجا کیا جائے اس کے بعد پانی سے، لیکن اگر کوئی شخص بڑا استنجا ڈھیلے سے نہ کرے بلکہ پانی ہی سے کرے اور صفائی کامل ہوجائے یہ بھی

---

[۱] فإذا وصل الى باب يبدأ بالتسمية قبل الدعاء هو الصحيح فيقول بسم الله اللّٰهم إني اعوذ بک من الخبث والخبائث الخ شامی زکریا ص: ۵۵۹، ج: ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء مطلب في الفرق بين الاسبتراء والاستنقاء الخ. عالمگیری ص ۵۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۴۰ فصل فيمايجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر.

جائز ہے۔[1] آج کل اہل تجربہ کی رائے ہے کہ پیشاب کے بعد قطرہ اکثر آدمیوں کو آتا ہے اور شاذ ونادر ہی کوئی شخص اس سے مستثنیٰ ہوگا اس لئے چھوٹا استنجاء پانی سے کرنے سے پہلے ڈھیلے سے کرنے کی تاکید کرتے ہیں کیونکہ اگر بعد میں قطرہ آیا تو اس سے کپڑا ابھی ناپاک ہوگا اور پہلا استنجاء بھی بیکار ہو جائے گا اور جو وضو کے بعد آیا تو ناقض وضو ہوگا اس لئے پہلے ڈھیلے سے اطمینان کر لینا چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۸/۷ ۵۷ھ

ڈھیلے سے استنجاء

سوال:-ایک کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ استنجا چھوٹا ہو یا بڑا ہر مرد وعورت کو کرنا چاہیئے پہلے مٹی یا دوسری چیز سے، اس کے بعد کچھ پانی سے، لہٰذا آپ تشریح کے ساتھ حکم شرع سے مطلع فرمادیں، کیا عورتوں کو بھی پہلے مٹی وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے؟ کتاب والا لکھتا ہے کہ مٹی کے بغیر خالی پانی سے پاک صاف نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈھیلے سے مردوں عورتوں سب کو استنجاء کرنا چاہیئے اس کے بعد پانی سے استنجاء کریں یہی سنت طریقہ ہے[2] لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ اگر ڈھیلے سے استنجاء وغیرہ نہ کیا تو صرف پانی سے پاکی

[1] وأن يستنجي بحجر منق ونحوه والغسل بالماء احب والافضل الجمع بين الماء والحجر فيمسح ثم يغسل ويجوز أن يقتصر على الماء أوالحجر والسنة انقاء المحل (نور الايضاح ص ۳۸، مطبوعه امداديه ديوبند، فصل فى الاستنجاء، والشامى نعمانيه ص ۲۲۹ ج ۱، وشامى زكريا ص ۵۵۰ ج ۱) فصل في الاستنجاء باب الانجاس. تاتار خانيه ص ۱۰۴ ج ۱ باب الوضوء، مطبوعه كراچى.

[2] غسله بالماء أي بعد المسح بالاحجار افضل وقيل سنة في زماننا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حاصل نہیں ہوگی، البتہ اگراولاً مٹی اور ڈھیلے سے صفائی کر لی جائے اس کے بعد پانی سے پاک کیا جائے تو صفائی خوب حاصل ہو جاتی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۸۵/۶/۲۳ھ

عورتوں کے لیے ڈھیلے سے استنجاء

سوال:-بوقت استنجاء کلوخ استعمال کردن برائے زنان ضروری است یانہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بعد بول برائے استبراء زناں محتاج استعمال کلوخ مثل مرداں نیستند۔ **ولا تحتاج المرأة إلى ذلک اي استبراء المذكور في الرجل (مراقی الفلاح**[۱]**)**

ودیگر احکام استنجاء میان مرداں وزنان مشترک است[۲] **المرأة كالرجل الافي الاستبراء فانها لااستبراء عليها الخ (شامی فصل استنجاء ص ۳۵۶ ج ۱)**[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۳/۳/ ۵۶ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف ۱۶/ربیع الاول ۵۶ھ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

(گذشتہ کا بقیہ) (هدايه ملخصاً ص ۷۹ ج ۱) مطبوعه ياسرنديم ديوبند. فصل فى الاستنجاء. كتاب الطهارة. حلبى كبيرى ص ۲۹ مطلب فى آداب الوضوء، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. طحطاوى مع المراقى ص ۳۵ فصل فى الاستنجاء، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہٰذا) [۱] مراقى الفلاح على حاشية الطحطاوى ص ۳۴، مطبوعه مصر، كتاب الطهارة فصل في الاستنجاء.

[۲] **ترجمہ سوال**:- استنجا کے وقت ڈھیلے استعمال کرنا عورتوں کے لیے ضروری ہے یا نہیں؟

ترجمہ جواب:- پیشاب کے بعد صفائی کے لیے عورتیں مردوں کے مثل ڈھیلا استعمال کرنے کی محتاج نہیں، استنجاء کے دیگر احکام مردوں عورتوں کے درمیان مشترک ہیں۔

[۳] الشامى نعمانيه ص: ۲۲۵، ج: ۱، وشامى زكريا ص: ۵۵۸، ج: ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء.

ڈھیلے کے بعد پانی کا استعمال

سوال:- استنجاء ڈھیلے سے کرنے کے بعد پانی سے کرے تب ہوتا ہے، یا محض پانی سے چھوٹا بڑا استنجاء کرلے تو ہوجاتا ہے یا نہیں یا دونوں طرح کرے تب ہوتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اول ڈھیلے سے کرے پھر پانی سے کیونکہ قطرہ کا مرض اس زمانہ میں عام ہے اگر چہ بعض صورت میں صرف ڈھیلے سے یا صرف پانی سے بھی کافی ہوجاتا ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: عبد اللطیف ۱۳/ ربیع الثانی ۵۵ھ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

ڈھیلے سے استنجاء کے بعد پانی سے دھونا!

سوال:- اگر کوئی امام ڈھیلے سے استنجا کرتا ہو پانی ہوتے ہوئے بھی پانی استعمال نہیں کرتا باوجود کہنے کے نہیں مانتا تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر کے پھیل کر مقدار درہم تک پہونچ جائے تو بدن کو پانی سے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے[2] ایسی حالت میں جو امام پانی سے استنجاء نہ کرے اس کو

---

[1] فكان الجمع (بين الحجر والماء) سنة على الاطلاق في كل زمان وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ الخ شامي زكريا ص ۵۵۰ ج ۱، وشامي نعمانيه ص ۲۲۵ ج ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء. عالمگيری ص ۴۸ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه مصر. حلبی كبيری ص ۲۹ مطلب فی آداب الوضوء، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور.

[2] اجمعو على ان ماجاوز موضع الشرج من النجاسة اذا كانت اكثر من قدر الدرهم يجب غسله وإن كان ماجاوز موضع الشرج اقل من قدر الدرهم أوقدرالدرهم الخ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

امام نہ بنایا جائے[1] اگر اس سے کم نجاست ہوتو بھی پانی سے استنجاء کرنا چاہیئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

ایک ڈھیلہ دو دفعہ استعمال کرنا

سوال:-ایک ڈھیلہ کو دوبارہ استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس ڈھیلے سے ایک مرتبہ استنجاء کرلیا ہے وہ ناپاک ہوگیا اسکو دوبارہ استعمال کرنا منع ہے، البتہ اگر اس کی دوسری جانب استعمال نہ کی ہوتو اس کو استعمال کرنا درست ہے۔اسی طرح اس کو گھس کر کہ نجس حصہ گھس دیا جائے استعمال کرنا درست ہے۔**وكره تحريماً بعظم وطعام وروث يابس كعذرة يابسة وحجر استنجي به الابحرف آخر درمختار قوله الابحرف آخر اي لم تصبه النجاسة** (شامی)[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۳ ۵۵ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/ربیع الاول ۵۵ھ

(گذشتہ کا بقیہ) (عالمگیری ص ۴۸ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۳۵ فصل فی الاستنجاء. مصری شامی کراچی ص ۳۳۶ ج ۱ فصل فی الاستنجاء).

(صفحہ ہٰذا) [1] اخذاً من تعليل الاعمى بانه لايتوقى النجاسة (شامی کراچی ص ۵۶۰ ج ۱) شامی زکریا ص: ۲۹۸، ج: ۲، باب الامامة.

[2] فكراهة التحريم باقية اجماعاً ان بلغت الدرهم وتنزيها ان لم تبلغ (طحطاوي على مراقى الفلاح ص ۱۲۴ ج ۱ مطبوعه مصرى، باب الانجاس والطهارة عنها.

[3] شامی نعمانیه ص۲۲۷ ج ۱، وشامی زکریا ص ۵۵۲ ج ۱، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء. عالمگیری ص ۵۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. تاتارخانیه کراچی ص ۱۰۰ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء الخ.

چھوٹے ڈھیلوں سے استنجاء

سوال:- ایک شخص جو کہ استنجاء کی پاکی پانی سے حاصل کرنے سے معذور ہے اور وہ مٹی کے ڈھیلوں سے کرتا ہے، بعض اوقات ڈھیلے چھوٹے ہوتے ہیں یعنی ہر طرف تو خشک ہو جاتا ہے لیکن کنارے پر نمی رہ جاتی ہے اور دوسرا ڈھیلا بھی چھوٹا ہوتا ہے تو وہ اس چھوٹے ڈھیلے سے کنارے کی نمی کو خشک کر لیتا ہے، آیا یہ درست ہے؟ یعنی دو چھوٹے ڈھیلوں سے ایک استنجاء کی پاکی حاصل کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر عضو پر جو نمی ہے وہ ایک ڈھیلے سے پوری خشک نہ ہو بلکہ کنارے پر کچھ باقی رہے اور دوسرے ڈھیلے سے اس باقی کو خشک کر لیا جائے تو یہ درست ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کاغذ اور کپڑے سے استنجاء

سوال:- اگر ڈھیلا ایک ہے تو کیا پہلے کاغذ یا کپڑے سے خشک کر کے پھر ڈھیلے سے خشک کر لیں، کیا یہ درست ہے؟

---

[1] لان الانقاء هو المقصود من الاستنجاء كما في الهداية وغيرها الشامی نعمانیه ص ۲۲۵، ج ۱، وليس العدد ثلاثاً بمسنون فيه بل مستحب (درمختار مع الشامی نعمانیه ص ۲۲۵، درمختار مع الشامی زکریا ص: ۵۴۸، ج: ۱ كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، مطلب إذا دخل المستنجی في ماء قليل. هدايه ص ۷۸ ج ۱ فصل فی الاستنجاء، مطبوعه تهانوی دیوبند. المحيط البرهانی ص ۱۷۱ ج ۱ الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بھی درست ہے مگر کاغذ پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو اور سادہ کاغذ بھی نہ ہو بلکہ وہ کاغذ ایسا ہو جو مخصوص طور پر استنجاء کرنے کے ہی کام آتا ہے لکھنے کے کام میں نہیں آتا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا کیسا ہے!

سوال:- وضو کے پانی سے استنجاء کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی جو وضو کے بعد لوٹے میں بچ گیا ہے ناپاک نہیں اس کو ضائع کرنے کی ضرورت نہیں اس سے وضو یا استنجاء سب درست ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وكذا ورق الكتابة لصقالته وتقومه وله احترام أيضاً لكونه آلة لكتابة العلم ولذا علله في التاتارخانيه بان تعظيمه من ادب الدين ومفاده الحرمة بالمكتوب مطلقاً وإذا كانت العلة في الابيض كونه آلة للكتابة كما ذكرناه يوخذ منها عدم الكراهة فيما لايصلح لها إذا كان قالعا للنجاسة غير متقوم كما قدمناه الخ (الشامی نعمانیه ص۲۲۷ ج۱ وشامی زکریا ص۵۵۲، ج۱، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. تاتارخانیه ص۱۰۳ ج۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی. عالمگیری کوئٹه ص۵۰ ج۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء.

[2] المياه المطلقة مثله مطهرة مالم يعرض لها عارض يزيل ذالک الحکم عنها الخ حلبی کبیری ص۸۸ فصل فی بیان احکام المیاه، سهیل اکیڈمی لاهور. طحطاوی علی المراقی ص۱۶ اول کتاب الطهارة، مطبوعه مصر.

ماءِ مستعمل سے ازالۂ نجاست!

سوال:-بعض کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ماءِ مستعمل کے ذریعہ نجاست حقیقیہ کا ازالہ جائز ہے یہ کیونکر ہے جب کہ قول مفتی بہ کی بنا پر ماءِ مستعمل طاہر غیر مطہر ہے پھر تخصیص نجاست حقیقیہ کے ساتھ کون سی دلیل سے کی گئی ہے کیا نجاست حقیقیہ کی دونوں قسمیں مرئیہ وغیر مرئیہ نیز نجاست حکمیہ کی تطہیر ماءِ مستعمل سے نہیں ہوسکتی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وحكمه أنه ليس بطهور لحدث بل لخبث على الراجح المعتمد الخ (درمختار) قوله ليس بطهور أي ليس بمطهر قوله على الراجح مرتبط بقوله بل لخبث أي نجاسة حقيقية فانه يجوز ازالتها بغير الماء المطلق من المائعات خلافاً لمحمد الخ (ردالمحتار ص ١٣٤ ج ١، مطبوعه نعمانیه[١])

عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ قول راجح معتمد پر ماءِ مستعمل سے ازالۂ نجاست حقیقیہ وحکمیہ باقسامہا درست نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اشکال:-درمختار کی عبارت سے بظاہر جو سمجھ میں آرہا ہے اس وضاحت کا عکس معلوم ہورہا ہے جو جواب میں آنجناب نے تحریر فرمایا ہے اس لیے احقر نے بھی بعض اہل علم کی طرف رجوع کیا تھا نیز غایۃ الاوطار ص ٩٧، میں بھی اس کا ترجمہ دیکھا گیا اس میں قول راجح کی بناء پر ماءِ مستعمل کے ذریعہ ازالۂ نجاست حقیقیہ کا جواز مصرح ہے اس لیے آنجناب سے دوبارہ تکلیف دہی کی درخواست ہے کہ براہِ کرم دوبارہ اس پر نشاندہی فرمادیں کہ آنجناب نے

[١] درمختار مع الشامی زکریا ص:٣٥٣، ج:١، باب المياه. قبيل مسألة البئر جحط.

جولکھا ہے وہی صحیح ہے اور جو غایۃ الاوطار میں ہے اس میں تسامح ہے یا اور کوئی بات ہوتو ازراہ شفقت مصرح فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مراجعت سے معلوم ہوا کہ جواب کی اصل عبارت اس طرح ہے، عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ قول راجح معتمد پر ماء مستعمل سے ازالہ نجاست حقیقیہ باقسامہا (مرئیہ غیر مرئیہ) درست ہے اس میں لفظ حکمیہ کا اضافہ اور باقسامہا میں ضمیر ثلثہ بجائے ضمیر واحد کے اسی طرح آخری لفظ نفی بجائے اثبات کے زلت قلم ہے ازالۂ نجاست حکمیہ کا تو سوال ہی نہیں تھا، صرف حقیقیہ کا سوال تھا اس کی دوقسموں کا تذکرہ تھا امید ہے کہ آپ کا اشکال رفع ہوجائے گا، آپ نے بہت اچھا کیا کہ مکرر بھیج کر تصحیح کرالی، جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۶/ ۱۴۰۱ھ

پیشاب کے بعد استنجاء کرنا

سوال:- پیشاب کے بعد اگر کوئی شخص استنجاء پاک نہیں کرتا اور نماز پڑھنے کو کہو تو یہ عذر کرتا ہے کہ میں ناپاک ہوں کیا یہ ناپاکی ہے پیشاب کر کے استنجاء کرنا بھول گیا تو کیا ایسے شخص کو اگر نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے کہ تم اسی حالت میں نماز پڑھو درست ہے اور بغیر استنجاء کے وہ روز پیشاب کرے اور اس کو روز نماز پڑھنے کو کہا جائے اور پڑھائی جائے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا شخص نجس (جنب) نہیں، نماز کے وقت وضو سے پہلے استنجاء پاک کرلے بس کافی ہے البتہ اگر کپڑا ناپاک ہوتو نماز کیلئے دوسرا کپڑا پہن لے یا اسی کو پاک کر کے جس قدر

ناپاک ہوا سی کو پاک کر لینا کافی ہے[1] تمام کا دھونا ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ جامع العلوم کانپور

دوسرے سے استنجاء کرانا

سوال:-اگر کوئی بیمار ایسا لاغر ہو جائے کہ اپنے ہاتھ سے استنجاء وضوء وغیرہ نہیں کرسکتا تو نماز کس طرح ادا کرے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی دوسرے ذریعہ سے طہارت حاصل کرسکتا ہے تو طہارت یعنی استنجاء و وضو سے نماز پڑھے ورنہ ویسے ہی پڑھے لیکن استنجاء بیوی کے علاوہ کوئی اور کرے تو اس کو ہاتھ لگانا اور دیکھنا درست نہیں[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۳/۱۶ ۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

الجواب صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

[1] هي أي الشرط لصلاة، طهارة بدنه أي جسده من حدث بنوعيه وخبث مانع وثوبه الخ الدر المختار على الشامى زكريا ص ۷۳ ج ۲، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة طحطاوي على مراقى الفلاح ص: ۱۶۷، مطبوعه مصر، باب شروط الصلاة. البحر ص ۲۶۶ ج ۱ باب شروط الصلاة، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[2] الرجل المريض إذالم يكن له امرأة ولا أمة وله ابن اوأخ وهو لايقدر على الوضوء فإنه يؤضيه ابنه أواخوه غير الاستنجاء فإنه لايمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء كذا في المحيط عالمگيرى ص: ۴۹، ج: ۱، مطبوعه كوئٹه، كتاب الطهارة الفصل الثالث في الاستنجاء. طحطاوى علىٰ المراقى ص ۳۸ فصل فى الاستنجاء، مطبوعه مصر. المحيط البرهانى ص ۱۷۳ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء الخ، مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل.

قبلہ رُخ پیشاب اور تھوک

سوال:-کعبۃ اللہ کی سمت رُخ کر کے یا مسجد کے زیر سایہ پیشاب کرنا اور تھوکنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قبلہ رخ تھوکنا نہیں چاہیے[1] اور پیشاب کرنا تو زیادہ مکروہ ہے[2] اس سے بچ کر مسجد کے زیر سایہ اس طرح کہ بد بو مسجد میں نہ آئے گنجائش ہے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۲/۲۵ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۲/۲۵ ۹۲ھ

---

[1] عَنْ حُذَيْفَةَ اَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ الحديث أبوداؤد شريف ص:۵۳۵، ج:۲، مطبوعه رشيديه دهلى، كتاب الاطعمة باب في أكل الثوم. بخارى شريف ص۵۸ ج ۱ كتاب الصلاة باب حك البزاق باليد من المسجد وفى الفتح أن البزاق فى القبلة حرام سواء كان فى المسجد ام لا. فتح البارى ص۶۸ ج ۲ رقم الحديث ص۴۰۵، مطبوعه نزار مصطفٰى الباب مكة المكرمة.

ترجمہ:-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھوکے گا قبلہ کی جانب رخ کر کے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اسکا تھوک اسکی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

[2] كره تحريماً استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول أو غائط الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص۵۵۴ ج ۱، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ۴۱ فصل فيما يجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر. بحر ص۲۴۳ ج ۱، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[3] (قوله يكره بجنب مسجد) خشية تلوث جدار المسجد أو من يد خله (طحطاوي على الدرالمختار ص:۲۵۳، ج:۱) باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. البحر الرائق ص۲۴۳ ج ۱ فى الاستنجاء، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

استنجاء وغسل کے وقت استقبال قبلہ

سوال:- آیا مسجد میں غسل خانہ یا استنجاء پاک کرنے کی جگہ اگر اس طریقہ سے بنوالی جائے کہ اگر نہانے کے لئے جائیں یا استنجاء پاک کرنے کی غرض سے جائیں تو قبلہ کی طرف نشست ہوتی ہے اگر دوسری طرح سے کھڑے ہوں یا بیٹھیں تو منہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے یہ درست ہے اگر درست نہیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے مشرح طریقہ سے تحریر فرمائیں اگر ایسے غسل خانہ بنے ہوئے ہوں تو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

استنجاء پاک کرنے کے لئے قبلہ رو بیٹھنا یا غسل کے لئے قبلہ رہو ہونا خلاف ادب ہے اس لئے یا تو ان غسل خانوں کا رخ بدلوا دیا جائے اور اگر دشواری ہو تو پھر لوگوں کو چاہئے کہ وہ استنجاء پاک کرتے وقت اور غسل کرتے وقت غرض بحالت برہنگی قبلہ رو نہ ہوا کریں بلکہ رخ ذرا بدل کر استنجاء وغسل کریں **کره تحريما استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول او غائط فلو للاستنجاء لم يكره (در مختار على هامش الشامى ص ۲۲۸ ج ۱)**[1] **(لم يكره) اى تحريما لما فى المنية ان تركه ادب ولما مر فى الغسل ان من آدابه ان لا يستقبل القبلة لانه يكون غالبا مع كشف العورة حتى لو كانت مستورة لا بأس به**[2] **(شامى نعمانيه ص ۲۲۸ ج ۱)** فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ ہذا عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

---

[1] در مختار على هامش الشامى كراچى ص ۳۴۱ ج ۱ فصل فى الاستنجاء، ومطبوعه زكريا ص ۵۵۴ ج ۱.

[2] شامى كراچى ص ۳۴۱ ج ۱، فصل فى الاستنجاء شامى كراچى ص ۵۵۴ ج ۱، مجمع الانهر ص ۱۰۰ / ۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

بیتُ الخلاء قبلہ کے رخ پر

سوال:-ایک صاحب خیر نے اپنی مشترکہ آمدنی سے امام مسجد کیلئے بیتُ الخلاء تعمیر کرایا جس کا استعمال ہر ایک شخص کریگا وہ بھی صرف رات میں، ورنہ ہمہ وقت مقفل رہیگا، عمارت کی مناسبت سے طہارت وصفائی کے لحاظ سے جس رُخ پر قدمچے بن گئے ہیں اب خیال ہوا کہ ان پر ارتکاب استقبال قبلہ (جو بین الائمہ مختلف فیہ ہے) ہوگا کیا اس سے بچنے کیلئے قدرے انحراف صدر کافی ہوسکتا ہے، بصورت دیگر اگر قدمچے توڑ دیئے جائیں تو اضاعت مال مسلم نہ ہوگا۔

الجواب حامداًومصلیاً

صرف انحرافِ صدر تو حنفیہ کے نزدیک کافی نہیں اگر بیٹھنے کی ہیئت ایسی ہوجائے کہ شمال یا جنوب کا رُخ ہوجائے اور استقبال نہ رہے تو درست ہے، مگر اس بیت الخلاء کی یہ تخصیص وتقلید ہمیشہ تو رہے گی نہیں بلکہ ختم ہوکر دوسرے لوگ بھی کسی وقت استعمال کریں گے اور موجودہ حال میں بھی کسی اور وقتی مہمان وغیرہ کا استعمال کرنا بھی بعید نہیں اس کی موجودہ ہیئت کے غیر مشروع ہونے کا سب کو علم ہونا ضروری نہیں بلکہ بنانے والوں کے واقف مسائل ہونے کی بناء پر موجودہ بناوٹ کو مشروع تجویز کرکے بغیر انحراف کے ہی استعمال کیا جائیگا، لہٰذا اسکی بناوٹ میں ہی تغیر کردی جائے تا کہ اسکا رخ صحیح ہوجائے۔[1] غلطی کی اصلاح کیلئے خرچ کرنا اضاعت نہیں، ہاں غلط کام کیلئے خرچ کرنا اضاعت ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۳ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۳ ۸۸ھ

(گذشتہ کا بقیہ) مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۴، کتاب الطهارة، فصل وآداب الاغتسال، مطبوعه مصری، البحر الرائق ص ۲۴۳ ج ۱، باب الانجاس تحت فروع قبیل کتاب الصلوة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

(صفحہ ہٰذا) [1] کره تحریماً استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول أو غائط الیٰ ماقال (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

اگر پردہ کی جگہ نہ ہوتو استنجاء کا حکم

سوال:- اگر بڑا استنجاء کرنے کیلئے پردہ کی جگہ نہ ہوتو استنجاء کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر استنجاء کرنے کیلیے پردہ کی جگہ موجود نہیں اور بلا کشف عورت استنجاء نہیں کرسکتا تو بلا استنجاء کئے نماز پڑھ سکتا ہے۔من لایجد سترة ترکه یعنی الاستنجاء ولو علی شط نهر (کبیری[1])

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۲/ ۱۱/ ۵۴ھ

الجواب صحیح :سعید احمد غفرلہٗ

الجواب صحیح :عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۴/ ۱۱/ ۵۴ھ

پائنچے سے پیشاب پاخانہ وغیرہ کرنا

سوال :- آدمی یا عورت کلی دار پائجامہ پہنے ہوئے ہے، اس صورت میں عورت کو پیشاب، پاخانہ یا شوہر سے وطی کرنا ،یعنی آدمی کا جانگیا ڈھیلا پائجامہ پہن کر بغیر ازار بند کھولے ہوئے دایاں یا بایاں پیر اٹھا کر پیشاب یا پاخانہ یا عورت سے وطی کرنا کیسا ہے؟

(گذشتہ کا بقیہ) فان جلس مستقبلاً لها ثم ذكره انحرف عنها ای بجملته أو بقبله فی خرج عن جهتها الخ. الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۵۵۴ ج ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء. درمختار کراچی ص ۶۵۵ ج ۱ کتاب الصلاة مطلب فی احکام المسجد. بحر ۲۴۳ ج ۱ باب الانجاس قبیل کتاب الصلاة، کوئٹه.

[1] کبیری ص ۳۹، مطبوعه لاهور، کتاب الطهارة، مناهی الوضوء. شامی زکریا ص ۵۴۹ ج ۱ باب الانجاس. بحر ص ۲۴۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه ماجدیه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

پیشاب بھی ہوجائے گا پاخانہ بھی ہوجائیگا، وطی بھی ہوجائیگی، شریعت کی طرف سے اسپر پابندی نہیں[۱]، لیکن اسطرح کرنے سے کپڑا خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ فقط واﷲ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۹۰ھ

پیشاب خانہ مشرق رویہ بن گیا ہے اس کو کیا کریں!

سوال:- ایک مسجد میں پیشاب خانے مشرق رویہ بن گئے ہیں پیشاب اور استنجاء کرتے ہوئے مغرب کو پشت ہوتی ہے، انجینئر وغیرہ ایک اور مسجد کی نظیر دیتے ہیں کہ وہاں جاننے والے نہیں تھے، ایک عالم صاحب نے اس طرح بول وبراز کو حدیث وفقہ کی رو سے مکروہ تحریمی بتلایا کیا یہ صحیح ہے، اور دوسری مسجد کی نظیر کے پیش نظر کیا وہ پیشاب خانے باقی رکھے جائیں یا توڑ کر جنوباً وشمالاً بنایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث پاک میں قبلہ کی طرف رخ یا پشت کرکے بول وبراز کی ممانعت آئی ہے پھر کسی مسجد میں اگر غلط طریقہ ناواقفیت یا بے توجہی کی بنا پر اختیار کرلیا گیا تو اس کو نظیر میں پیش کرنا غلط ہے اسکو بھی حدیث پاک کے تحت کیا جائے اس غلط صورت کی وجہ سے حکم شرعی کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا اسلیے توڑ کر شمالاً وجنوباً رخ بنایا جائے۔ **لاتستقبلوا القبلة و لاتستدبروها**[۲] **(الحدیث)**

فقط واﷲ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱؎ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ الآیہ أی مقبلاتٍ ومدبراتٍ و مستقبلاتٍ یعنی بذٰلک موضع الولد، تفسیر قرطبی ص ۸۶ ج ۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت.
فیجوز أن یکون المستفاد حینئذ تعمیم الجهات من القدام والخلف والفوق (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استنجاء پاک کرنے میں بہت دیر لگے تو کیا کیا جائے؟

سوال:- دماغی ڈاکٹر نے مجھ کو کہا کہ میں دماغی مریض ہوں، پانی سے استنجاء کرنے میں دوسروں کے مقابلے میں وقت بہت زیادہ لگتا ہے تو ایسا آدمی کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک کپڑا موٹا سا رکھ لیا جائے تا کہ پیشاب کے قطرات اگر آئیں تو اس میں ہی رہیں پھر نماز کے وقت اس کو الگ کر دیا جائے[۱] خدائے پاک آپ کو شفا دے اور آپ کی حفاظت فرمائے آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۹ ۱۴؁ھ

(صفحہ گذشتہ) والتحت واليمين والشمال لاتعميم مواضع الاتيان الخ روح المعانی ص۱۸۸ ج۲ ايت نمبر ۲۲۳ سورة البقرة مطبوعه دارالفكر بيروت.

۲؎ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَفَعَهُ إِذَاأَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلاَتَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلاَغَائِطٍ، مسلم شريف ص:۱۳۰، ج:۱، مطبوعه رشيديه دهلی، كتاب الطهارة. باب الاستطابة. بخاری شريف ص:۲۶، ج:۱، مطبوعه رشيديه دهلی كتاب الوضوء باب لا تستقبلو القبلة الخ. مشكوٰة شريف ص۴۲ آداب الخلاء، مطبوعه دار الكتاب ديوبند.

ترجمہ:- حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے جب تم غائط میں آؤ قبلہ کا نہ استقبال کرو نہ استدبار کرو پیشاب میں نہ پائخانہ میں۔

(صفحہ ہذا) ۱؎ كما يستفاد يجب الاستبراء ومن كان بطئ الاستبراء فليفتل نحو ورقة مثل الشعيرة ويحتشي بها في الاحليل فانها تقشرب ما بقى من اثر الرطوبة التي يخاف خروجها الى قوله وقد جرب ذالک فوجد انفع من ربط المحل لكن الربط اولیٰ إذا كان صائماً الخ شامی زكريا ص۵۵۸، ج۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء. تاتارخانيه ص۱۰۳ ج۱ نوع منه فی بيان سنن الوضوء، مطبوعه كراچی. عالمگيری ص۱۰ ج۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، مطبوعه كوئٹه.

استنجے کے بعد ہاتھ کہاں تک دھوئے جائیں!

سوال: - استنجا کرنے کے بعد کہاں تک ہاتھ دھونا سنت ہے نیز چھوٹے بڑے استنجاء کا ایک حکم ہے یا الگ الگ؟ مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء کے بعد مٹی سے ہاتھ صاف کیا کرتے تھے کیا پیشاب کے بعد بھی یہی معمول تھا یا صرف پانی پر اکتفاء فرماتے تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

استنجا کرکے چھوٹا ہو یا بڑا گٹوں تک ہاتھ دھوئیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایسے زیور کے ساتھ بیت الخلاء جانا جس پر اللہ لکھا ہو

سوال: - عورتیں برائے تزئین شوہر گلے میں ہار پہنے ہوئے ہوں انمیں بعض جگہ ''اللہ'' یا ''محمد'' کا نام لکھا ہوتا ہے تو آیا اس ہار کو پہنے ہوئے بیت الخلاء میں جانا کیسا ہے؟ مکروہ ہوتو اسکو متعین کریں کہ مکروہ تنزیہی ہے، یا تحریمی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ نام پاک کے احترام کے خلاف ہے، مکروہ تحریمی ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۷/۱۴۰۶ھ

---

[۱] والبداءة بغسل اليدين الطاهرتين ثلاثاً قبل الاستنجاء وبعده الى الرسغين (الدر المختار على هامش الشامی نعمانیه ص: ۷۶، ج: ۱) مطلب في دلالة المفهوم، كتاب الطهارة. عالمگیری ص ۴۹ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. البحر ص ۱۷ ج ۱ اول كتاب الطهارة، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استنجاء خشک کرتے ہوئے سلام وکلام

سوال:- استنجاء خشک کرنے کے متعلق احقر کے خیالات ایسے تھے کہ اسمیں اگر چہ خاص استنجاء اور غسل کی طرح برہنگی نہیں ہوتی مگر کامل ستر پوشی بھی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے شرم آتی ہے لوگوں کے سامنے استنجاء خشک کرنے میں حیاداری چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے لوگوں کی نظروں سے بچکر استنجاء خشک کیا جائے بالخصوص عورتوں کے سامنے تو ہرگز نہ کرے وہ محرم ہوں یانا محرم، لیکن باوجود اس احتیاط کے استنجاء خشک کرنے میں بیت الخلاء کی طرح بالکل تنہائی بھی اکثر نہیں ہوتی جس میں کسی وقت کسی کی بات کا جواب دینا بھی ہوتا ہے جس کے جواز پر حضرت گنگوہیؒ کا فتوی ظاہر ہے کہ استنجاء سکھانے کی حالت پیشاب کرنے کی حالت نہیں ہے، پس اس حال میں سلام وکلام کرنا یا جواب سلام دینا مکروہ نہیں ہے کیوں کہ سلام وکلام کی ممانعت حالت بول میں ہے کیوں کہ وہی ستر کے کھلنے کا وقت ہے اور بول سے فارغ ہوکر استنجاء سکھانا جب کلام کے لئے مانع نہیں ہے تو ذکر اللہ اور سلام کے لئے کس طرح مانع ہو جائیگا۔

اب احقر عرض کرتا ہے کہ کلام کی تعریف میں گفت وشنید دونوں آتے ہیں بلکہ نوشت وخواندگی بھی گفت وشنید کے قائم مقام ہیں پھر بھی نوشت وخواند کے متعلق احقر معلوم کرنا چاہتا ہے کیونکہ استنجاء سکھانے میں کبھی اپنا تنہا مکان یا کمرہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے کی چیزیں موجود ہوتی ہیں اس کے بارے میں استفتاء ارسال کیا تھا سوال یہ تھا کہ استنجاء خشک کرنے کی حالت

(گذشتہ کابقیہ) [۲] ولا یصحبه شئ علیه اسم معظم الخ، شامی زکریا ص: ۵۵۹، ج: ۱، کتاب الطهارة. باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء. طحطاوی مع المراقی ص ۴۳ فصل فیمایجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر. البحر ص ۲۴۳ ج ۱ باب الانجاس قبیل کتاب الصلوة، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. تاتارخانیه ص ۱۰۶ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی.

میں کتاب خط یا اشتہار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں، جواب اگر قطرہ نہیں آرہا ہے تو پڑھ سکتا ہے اس پر مزید عرض ہے کہ سوال میں پڑھنے سے مراد محاورہ کے مطابق ہر طرح کا پڑھنا ہے یعنی پڑھنے کی چیز دینی ہو یا دنیوی داہنے ہاتھ میں لیکر یا بغیر ہاتھ لگائے ہی سراًیا جہراً زبان سے پڑھنا یا دل ہی میں پڑھنا اب اسکے ساتھ ہاتھ لگانے کا سوال اور پیدا ہو گیا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا حضرت والا نے جو جواب تحریر فرمایا ہے اس میں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بشرط کہ مذکورہ پڑھ سکنے کا جواز کا تعلق وقت کے کون سے حصہ سے ہے کیوں کہ قطرہ جب تک آتا رہے، اور مسلسل ہو جو کہ مرض ہے یا وقفے کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ہو جس کے عام حالات ہیں تب بھی استنجاء سکھانے کا شغل جاری رہتا ہے، اور سوال مذکورہ سب ختم ہو جاتے ہیں، اگر کہا جائے کہ جواز کا تعلق درمیانی وقفوں سے ہے جس میں قطرہ کی آمد رکی ہوئی ہو تو ان وقفوں کو کون دیکھتا ہے اور اگر دیکھتے بھی تو ان میں گنجائش کب ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکے استنجاء کی حالت میں کھانے کے بارے میں بھی آپ مہربانی فرما کر جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہاں پر دو حالتیں قابل لحاظ ہیں ایک برہنگی دوسری خروج بول استنجاء خشک کرنے کے وقت عامۃً پہلی حالت نہیں ہوتی جو امور برہنگی کی وجہ سے ممنوع ہیں وہ اس حالت میں ممنوع نہیں، یہی محمل ہے فتاوی رشیدیہ کی عبارۃ منقولہ کا، لکھنا پڑھنا کھانا پینا کلام سلام کرنا جواب دینا سب کا حکم اس سے معلوم ہو گیا، خروج بول کی حالت بھی سلام کلام وغیرہ سے مانع ہے اس میں وہ تفصیل ہے جو احقر نے پہلے تحریر کی تھی کبھی استنجاء خشک کرنا محض رفع وہم اور تحصیل اطمینان کیلئے ہوتا ہے کہ قطرہ تو نہین آتا صرف مخرج مین کچھ نمی تری سی ہے تو اس کو خشک کرنا مقصود ہے ایسی حالت مین سلام کلام وغیرہ کی ممانعت نہیں، کبھی قطرہ آتا ہے خواہ مرض کی وجہ سے

مسلسل آئے اور کچھ دیر بعد ختم ہوجائے یا وقفہ کے ساتھ آئے اس کا احساس ہوتا ہے ایسی حالت میں امور مذکورہ ممنوع ہیں۔[1]　　　فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] سلامک مکروه على من استمع الى قوله ومكشوف عورة ومن هو فى حال التغوط اشنع قوله ومكشوف عورة ولو الكشف لضرورة قوله فى حال التغوط مراده ما يعم البول (الدرالمختار مع الشامى كراچى ص:٦١٦-٦١٧، ج:١، كتاب الصلاة، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام) مَرَّرجل على النبى ﷺ وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه (الحديث) فعلم من ذلک ان فى هذه الحالة لا ينبغى ان يسلم عليه ولو سلم لايستحق الجواب الى ان قال ووجه كراهة الجواب فى مثل هذه الاحوال ما قد مر من ان الكلام عند كشف العورة مكروه فكيف بذكر اللّٰه تعالى فانه يكون اشد كراهة (بذل المجهود ص:١٢، ج:١، كتاب الطهارة، باب فى الرجل يرد السلام وهو يبول) بحر ص٢٤٣ ج ١ باب الانجاس، قبيل كتاب الصلوة، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

فرائض وضو

فصل اول : فرائض وضو

کان اور رخسار کے درمیانی حصہ کا حکم

سوال:- جو حصہ کان اور رخسار کے درمیان ہے اس کا وضو میں دھونا فرض ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فرض ہے[1] شامی ص ٦٦ ج ا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

پالش ناخن پر لگی رہ جائے تو وضو کا حکم

سوال:- جوتوں پر پالش کرنے کے بعد اگر پالش ناخن وغیرہ میں لگی رہے اچھی طرح

[1] غسل ما بين العذار والاذن فرض (درمختار ملخصاً) أي وما بينهما من البياض (شامی نعمانيه ص ٦٦ ج ا، شامی کراچی ص ٩٧ ج ا) كتاب الطهارة. الفصل الاول فی فرائض الوضو. عالمگیری ص ۴ ج ا، الفصل الاول فی فرائض الوضوء. مطبوعه کوئٹه، فتاوی تاتارخانيه ص ٨٩ ج ا. كتاب الطهارة الفصل الاول فی الوضوء. مطبوعه کراچی.

صاف نہ کیا جائے تو وضوو غیرہ میں کوئی حرج تو نہیں کہ اس میں موم کی آمیزش ہوتی ہے، موم پانی کو جذب نہیں کرتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر محض رنگ اور کسی قدر چکناہٹ باقی ہے تو اس سے وضو میں خلل نہیں آتا جیسے کہ اگر تیل لگا ہوا ہو اور اس پر پانی بہادیا جائے[1] اگر صرف رنگ اور چکناہٹ ہی نہیں بلکہ موم بھی باقی ہے جس سے پانی نہیں پہونچ سکتا تو نہ وضو درست ہے نہ غسل[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۲/ ۸۷ھ

بھویں، داڑھی، مونچھ کے نیچے کے حصہ کا دھونا

سوال: - بھویں یا داڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوئی ہے کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہے فرض ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فرض نہیں[3]۔ شامی ص ۶۶ ج ۱۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] بقاء دسومة الزيت ونحوه لايمنع أي وصول الماء (مراقى الفلاح على الطحطاوى ص ۴۹، فصل فى احكام الوضوء)، در مختار على الشامى كراچى ص ۱۵۲ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل.

[2] شرط صحته أي الوضوء زوال مايمنع وصول الماء الى الجسد كشمع وشحم. (مراقى الفلاح على الطحطاوى ص ۴۹، فصل فى احكام الوضوء، مطبوعه مصرى. عالمگيرى ص ۴ ج ۱) كتاب الطهارة، الفصل الاول فى فرائض الوضوء، مطبوعه كوئٹه.

[3] لاغسل باطن العينين. واصول شعر الحاجبين واللحية والشارب (درمختار) يحمل هذا على ما إذا كانا كثيفين اما إذا بدت البشرة فيجب (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وضو میں داڑھی کا دھونا اور خلال کرنا

سوال:- حد الوجه فی الوضوء کی تحدید میں جو فقہاء نے **من قصاص الشعر الیٰ اسفل الذ قن** لکھا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ غایت داخل مغیا ہے یا نہیں؟ یعنی اسفل ذقن کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ اور داڑھی ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ تخلیل لحیہ کے بارے میں مفتیٰ بہ قول کیا ہے؟

اگر **اسفل ذقن داخل فی الغسل** نہیں ہے تو تخلیل لحیہ کیوں مشروع ہے جب کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ سنت اکمال الفرض کو کہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وهو مشتق من المواجهة من مبدأ سطح جهته الى اسفل ذقنه أي منبت اسنانه السفلى تفسير للذقن بالتحريک أي الى اسفل العظم الذي عليه الاسنان السفلى وهو ما تحت العنفقة ١ هـ درمختار شامی[۱] اسفل ذقن کو وضو میں دھویا جائے گا، اسی وجہ سے جب اس پر لحیہ ہو اور وہ خفیفہ ہو تو اس کا غسل ساقط نہیں ہوتا البتہ اگر لحیہ کثیر ہو تو حصہ ذقن مستور کا غسل ساقط ہوجاتا ہے۔ **وغسل جميع اللحية فرض يعني عمليا أيضاً على المذهب الصحيح المفتى به المرجوع إليه وما عدا هذه الرّواية**

(گذشتہ کا بقیہ) (شامی نعمانیه ص ٦٦ ج ١، شامی کراچی ص ٩٧ ج ١)، و فی الینابیع و اِن توضأ و لم يصل الماء تحت حاجبيه اجزأه و عليه الفتوى، فتاوىٰ التاتارخانيه ص ٨٩ ج ١ كتاب الطهارة. الفصل الاول فی الوضوء مطبوعه ادارة القرآن كراچی، عالمگیری ص ۴ ج ١ الفصل الاول فی فرائض الوضو، مطبوعه كوئٹه، محيط برهانی ص ١٦٢ ج ١ كتاب الطهارات، الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل.

(صفحہ ہٰذا) [۱] شامی نعمانیه ص ٦٥-٦٦ ج ١، شامی کراچی ص ٩٦-٩٧ ج ١، كتاب الطهارة. مطلب فی معنى الاشتقاق الخ.

مرجوع عنه كما في البدائع ثم لاخلاف أن المسترسل لايجب غسله ولامسحه بل يسن وإن الخفيفة التي ترى بشرتها يجب غسل ماتحتها اهـ درمختار قوله بل يسن أي المسح اهـ[1] شامی. وتخليل اللحية هوتفريق شعرها من اسفل إلى فوق بحر وهوسنة عند أبي يوسف وأبوحنيفة ومحمد رحمهم الله يفضلانه ورجّح في المبسوط قول أبي يوسف كما في البرهان شرنبلالية وفي شرح المنية والادلة ترجحه وهو الصّحيح اهـ قال في الحلية والظاهران هذا كله في الكثة وأما الخفيفة فيجب إيصال الماء الى ما تحتها اهـ شامی[2]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۰ / محرم الحرام ۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۴ / محرم الحرام ۶۸ھ

مسح کے لئے ماء جدید ضروری نہیں

سوال:- اگر کوئی متوضی ہاتھ منہ دھونے کے بعد تر ہاتھ سے بغیر ماء جدید کے سر کا مسح کرلیویں اس وضو سے نماز وغیرہ بھی پڑھ لیویں تو اس وضو سے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا کرنے سے وضو اور نماز میں کچھ خرابی نہیں ہوتی مسح ربع الرأس واللحية، المسح اصابة اليد المبتلة العضو اما بللاً ياخذه من الاناء أوبللا باقيا في اليد بعد

---

[1] درمختار مع ردالمحتار نعمانیه ص۶۸-۶۹، شامی کراچی ص۱۰۰-۱۰۱. کتاب الطهارة، مطلب فی معنی الاشتقاق.

[2] شامی نعمانیه ص ۷۹ج ۱، شامی کراچی ص ۱۱۷ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع السواک.

غسل عضو من المغسولات ا ھ۔ شرح وقایہ[۱] ص: ۵۵ ج ۱. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰ ارمحرم الحرام ۶۸ ھ

وضو میں مسح بھول جائے تو کیا کرے؟

سوال :-اگر وضو کرتے وقت مسح بھول جائے تو پورا وضو کرنے کے بعد صرف مسح کرے یا وضو پھر سے دہرائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسح کر لینا کافی ہے پورا وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۷/ ۸۹ ھ

---

[۱] شرح وقایہ ص:۵۷،۵۸/۱، کتاب الطهارة، مجمع الانهر ص ۲۲ ج ۱، کتاب الطهارة، دارلکتب العلمية بيروت، تاتارخانه ص ۹۲ ج ۱، کتاب الطهارة، الفصل الاول فی الوضوء مطبوعه ادارة القرآن کراچی.

[۲] عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعاً قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدَرَ مَوْضَعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَأَكَ. (مشكوٰة المصابيح ص ۴۹ ج ۱، باب الغسل، الفصل الثالث) و فی المرقات و فيه انه يلزمه الغسل جديداً و قضاء الصلوٰة يعنى غسل ذالك الموضع الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱، کتاب الطهارة، باب الغسل الفصل الثالث.

ترجمہ :حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک شخص حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے غسل جنابت کیا اور فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا کہ ناخن کے برابر جگہ کو پانی نہیں پہنچا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تر ہاتھ پھیر لیتا تو کافی ہو جاتا۔

ناخن پر سرخی جم جائے تو کیا حکم ہے!

سوال:-عورتیں ناخنوں پر زینت کے لئے غلیظ سرخی لگاتی ہیں تو بغیر اس کو الگ کئے وضوء اور غسل اس پر درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناخنوں پر جو سرخی عورتیں تزین کے لئے لگاتی ہیں اور وہ ایسی جم جاتی ہے کہ وضوء اور غسل کا پانی ناخنوں تک نہیں پہو نچتا تو ایسی حالت میں نہ وضو صحیح ہوتا ہے نہ غسل صحیح ہوتا ہے جب تک اس سرخی کو علیحدہ نہ کیا جائے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل. (عالمگیری ص ۴ ج ۱) کتاب الطهارة، الفصل الاول في فرائض الوضوء. شرط صحته أي الوضوء زوال مايمنع وصول الماء الى الجسد كشمع و شحم الخ مراقى الفلاح على الطحطاوى ص ۴۹، فصل فى احكام الوضوء، مطبوعه مصر.



فصل دوم :

وضو کے سنن وآداب

کیا وضو کی سنت چھوٹنے سے نماز بھی مکروہ ہو جاتی ہے!

سوال:- جیسے وضو کرنے میں مسواک کا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور سنت کے چھوٹ جانے سے عمل وضوء ناقص ہو جاتا ہے، دوسرے یہ کہ وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے تو یہ ناقص اور مکروہ صرف اس عمل کی حد تک رہتا ہے یا اس کا ناقص اور مکروہ ہونا نماز میں شامل ہو جاتا ہے، جیسا کہ ایک صاحب نے بیان میں یوں کہا کہ جس کا وضوء مکروہ اس کی نماز مکروہ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وضوء کی سنتیں ترک ہونے سے نماز تو مکروہ نہیں البتہ ثواب میں کمی ہوتی ہے۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] السنة ما واظب عليها النبى عليه الصلوٰة والسلام مع تركها احياناً فان المواظبة اِن كانت علىٰ سبيل العبادة فسنن الهدىٰ و فى فعلها الثواب و تركها العتاب لاالعقاب الخ (بقیہ آئندہ پر)

وضو کرتے ہوئے انگلیوں میں خلال کب کرے

سوال:- وضو میں ہاتھ دھونے کے بعد مسح سے قبل خلال انگلیوں کا کرنا چاہیئے یا جیسا کہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ سر و کان کے مسح کے بعد خلال کرتے ہیں وہ کرنا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب ہاتھ دھوئے جب ہی انگلیوں کا بھی خلال کرلے[1] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

داڑھی میں خلال کا طریقہ!

سوال:- داڑھی میں خلال کس طرح کرے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

داہنے ہاتھ کو سیدھا کر کے ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی میں داخل کر دیا جائے اسی طرح داہنی اور بائیں سمت میں اندر سے داخل کر کے باہر کی طرف کو ہاتھ لایا جاوے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) مجمع الانہر ص ۲۳ ج ۱، کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. شامی کراچی ص ۱۰۴ ج ۱، مطلب فی السنة و تعریفها، طحطاوی علی المراقی ص ۵۰ فصل فی سنن الوضوء، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہٰذا) [1] ان التخليل انما يكون بعد التثليث لانه سنة التثليث شامی نعمانیه، (ص۸۰ ج ۱) وشامی زکریا ص ۲۳۸ ج ۱، کتاب الطهارة) الهندیه ص ۷ ج ۱، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی سنن الوضو، تاتارخانیه ص ۱۰۹ ج ۱، مطبوعه کراچی، نوع منه فی تعلیم الوضوء. (بقیه آئنده صفحه پر)

مسح راس کے وقت چھوٹی انگلی کا کان میں ڈالنا

سوال:- وضو میں سر کا مسح کرنے سے پیشتر چھنگلیا کا کان میں ڈالنا تعلیم الاسلام میں مستحب لکھا ہے کیا ایسا ہی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کو کان میں داخل کرنا مستحب ہے۔[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ ۱/۲ ۸۶ھ

جواب صحیح ہے سید مہدی حسن عفی عنہٗ ۱/۳ ۸۶ھ

پیروں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ!

سوال:- پیروں کی انگلیوں کے خلال کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو داہنے پیر کی چھوٹی انگلی اور اسکے برابر والی انگلی کے درمیان

(گذشتہ کا بقیہ) [2] وکیفیتہ ان یدخل اصابعہ فیھا یخلل من الجانب الاسفل الی فوق عالمگیری ص۷ ج۱، الفصل الثاني في سنن الوضوء. (مطبوعہ کوئٹہ) شامی کراچی ص۱۱۷ ج۱ سنن الوضوء کتاب الطھارۃ. تاتارخانیہ ص۱۰۹ ج۱ کتاب الطھارۃ، نوع منہ فی سنن الوضوء و آدابہ، مطبوعہ کراچی، طحطاوی مع المراقی ص۵۵-۵۶، فصل فی سنن الوضوء، مطبوعہ مصر.

(صفحہ ہٰذا) [1] و (من آدابہ) إدخال خنصرہ المبلولۃ صماخ اذنیہ عند مسحھما الخ درمختار علی الشامی زکریا ص۲۴۹ ج۱، کتاب الطھارۃ، مطلب الفرض افضل من النفل الخ. تاتارخانیہ ص۱۱۰، ج۱، (مطبوعہ کراچی، پاکستان). نوع منہ فی تعلیم الوضوء. عالمگیری ص۹ ج۱ الفصل الثالث فی المستحبات، مطبوعہ کوئٹہ.

اس طرح داخل کریں کہ صرف دو انگلیوں کے درمیانی حصہ پر ہی نہ پہونچے بلکہ انگلیوں کے نیچے کے حصہ پر بھی پہونچ جائے پھر اس کے برابر والی دو انگلیوں میں خلال کریں اس طرح پوری انگلیوں کا خلال کریں بائیں پیر کے انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی سے شروع کریں گے چھوٹی تک خلال کریں گے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پورے سر اور کانوں کا مسح سنت مؤکدہ ہے

سوال :- ایک مسجد کے حافظ صاحب صرف ¼ حصہ سر کا مسح کرتے ہیں اور کانوں کے چاروں طرف انگلی نہیں پھراتے کہتے ہیں کہ یہ تو سنت مؤکدہ ہے اس پر بہت سے لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کردی ہے جب ان سے کہا گیا تو نہیں مانے اور نماز انہوں نے نہیں دہرائی تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

امام صاحب کا طہارت ونماز کے مسائل سے سب سے زیادہ واقف ہونا ضروری ہے[2]۔ سنت مؤکدہ کے ترک ہوجانے سے نماز فرض ادا ہوجاتی ہے اس کا دہرانا واجب نہیں ہوتا لیکن مستقلاً سنت مؤکدہ کو ترک کرنا بھی کوئی ہلکی اور معمولی چیز نہیں آئندہ ہمیشہ اس کا خیال رکھیں

---

[1] وفي الرجلين ان يخلل بخنصر يده اليسرىٰ خنصر رجله اليمنىٰ ويختم بخنصر رجله اليسرى (عالمگيری ص ۷ ج ۱) الفصل الثاني في سنن الوضوء. شامی کراچی ص۱۱۷–۱۱۸ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع السواک. تاتار خانیه ص ۱۰۹ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی.

[2] والاحق بالامامة الاعلم باحکام الصلاة درمختار علی الشامی زکریا ص ۲۹۴، ج: ۲، باب الامامة تاتارخانیه ص ۶۰۰ ج ۱، (مطبوعہ کراچی) من هو احق بالامامة.

گذشتہ نمازوں کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ پورے سر کا اور کانوں کا بھی مسح کیا کریں اس کو ترک نہ کریں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۲ ۸۸ھ

وضو کرتے وقت اور بیت الخلاء میں دخول کے وقت تعوذ کا حکم

سوال:- تجوید مبتدی میں لکھا ہے کہ تعوذ قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مکروہ ومنع ہے اور علامہ تھانویؒ نے کسی سائل کو جواب دیتے ہوئے وضو کرتے وقت تعوذ اور بسم اللہ کو جمع کرکے پڑھنے کو افضل لکھا ہے تو کیا وضو کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ تعوذ کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے علامہ تھانویؒ کا جواب تجوید مبتدی کی عبارت کے خلاف پڑتا ہے!

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن پاک کے علاوہ کسی اور کتاب کو شروع کرتے وقت اعوذ نہ پڑھا جائے پڑھنے کے علاوہ دوسرے بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے شروع میں اعوذ پڑھا جاتا ہے جیسے وضو کرتے وقت اور بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وغیرہ دونوں عبارتوں میں کوئی تعارض نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] و(سنـنه) مسح كل رأسه مرةً مستوعبةً فلوتركه وداوم عليه أثم واذنيه معاً الخ درمختار على الشامي زكريا ص۲۴۳ ج۱، كتـاب الطهارة. تاتار خانيه ص ۱۰۹ ج۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء. مطبوعه كراچى. عالمگيرى كوئٹه ص۷ ج۱ الفصل الثانى فى سنن الوضوء.

[۲] وظـاهـرهٗ ان الاستعاذة لم تشرع الاعند قراءة القرآن اوفي الصلوٰة وفيه نظر ظاهر قال في النهر و اقول ليس ما في الذخيرة في المشروعية وعدمها بل في الاستنان وعدمه (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وضو میں پیر کھڑے ہوکر دھونا

سوال:- بیٹھے ہوئے وضوء کر کے کھڑے ہوکر پیر دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بیٹھ کر پاؤں دھونے میں دقت ہو یا کھڑے ہوکر ماءِ مستعمل سے حفاظت ہوتی ہو تو کھڑے ہوکر پاؤں دھونے میں مضائقہ نہیں بلکہ ماءِ مستعمل سے تحفظ کیلئے کھڑے ہوکر پاؤں دھونا بہتر ہے آداب الوضوء، الجلوس في مكان مرتفع تحرزا عن الغسالة المراد حفظ الثياب عن الماء المستعمل كما ذكره الكمال لابقيد الجلوس في مكان مرتفع[1] اهـ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید غفرلہٗ

صحیح عبد الطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

مسواک کا حکم

سوال:- مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے؟

(**گذشتہ کا بقیہ**) اى فتسن لقراءة القرآن فقط وان كانت تشرع في غيرها في جميع مايخشى فيه الوسوسة والى هذا اشار الشارح بقوله اى لايسن لكن في هذا الجواب نظر فانها تسن قبل دخول الخلاء لكن بلفظ اعوذبالله من الخبث والخبائث الخ، شامى زكريا ص ١٩١ ج٢، ونعمانيه ص ٣٢٩، ج١، باب صفة الصلوٰة، قبيل لفظة الفتوىٰ آكد الخ، النهر الفائق ص٢١٠ ج١ باب صفة الصلاة، مطبوعه المكة المكرمة.

معارف القران ص ٣٨٩ ج٥، (مطبوعه دارالكتاب ديوبند) تحت قوله تعالى واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله الآية سورة نحل آيت ٩٨.

(**صفحہ ہٰذا**) [1] الطحطاوي على المراقى ص٧٠ مطبوعه مصرى، فصل في آداب الوضوء، الدرالمختار على الشامى زكريا ص ٢٥١ ج١، وشامى نعمانيه ص٨٦ ج١، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة فى الوضوء بالغير.

الجواب حامداً ومصلیاً

مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مسواک کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے

سوال:-مسواک اگرایک بالشت سے زائد ہوتو حرج تونہیں۔ایک فقہ کی کتاب میں لکھاہے کہ ایک بالشت سے زائد ہوتوشیطان بیٹھتاہےاوراگرایک بالشت سے کم ہوتا کہ جیب میں رکھ سکے تو کیا یہ درست ہےاوراس وقت تک استعمال کرے جب تک ممکن ہوخواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوجائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مسواک ایک بالشت سے زائد نہ رکھی جائے ابتداءًایک بالشت ہوتو بہترہےکم میں بھی مضائقہ نہیں پھرجس قدرچھوٹی ہوکراستعمال کے قابل رہےاستعمال کی جائے[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] السواک سنة مؤکدة (الدرالمختار علی الشامی کراچی ص۱۱۳ ج۱، عالمگیری ص۷ ج۱) مطبوعه کوئٹه. الفصل الثانی فی سنن الوضوء طحطاوی علیٰ المراقی ص۵۳، فصل فی سنن الوضوء مطبوعه مصری.

[2] (قوله طول شبر) الظاهر انه فی ابتداء استعماله فلا یضر نقصه بعد ذلک بالقطع منه لتسویته تأمل (شامی نعمانیه ص۷۸ ج۱) قبیل مطلب فی منافع السواک وشامی زکریا ص۲۳۴، ج: ۱، النهر الفائق ص۱۴ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه مکة المکرمة. طحطاوی علیٰ المراقی ص۵۳ فصل فی سنن الوضوء، مطبوعه مصری.

مسواک کتنی موٹی ہو؟

سوال: -کیا مسواک کی موٹائی چھنگلیا کے موٹائی کے برابر ہونا بہتر ہے یا اس کی موٹائی اس سے کم نہ ہو۔زیادتی کی مقدار کا تعین کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مستحب اسی کو لکھا ہے[۱] کسی قدر اور موٹی ہو جائے تب بھی اس کو ناجائز یا مکروہ نہیں کہا جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بانس کی قمچی سے مسواک کا حکم

سوال: -بانس کی قمچی سے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بظاہر تو مضر ہے کہ زبان اور مسوڑوں کو نقصان دے گی اور زخمی کردے گی مسواک کی بڑی منفعت فوت ہو جائے گی۔[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وندب امساكه بيمناه و كونه ليناً مستوياً بلا عقد فى غلظ الخنصر وفى الفتح اى الاصبع شامى زكريا ص ۲۳۴، ج: ۱، قبيل مطلب في منافع السواک. مراقى الفلاح علىٰ الطحطاوى ص ۵۳ فصل فى سنن الوضوء. مطبوعه مصرى، تاتار خانيه ص ۱۰۷ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء، مطبوعه كراچى.

[۲] ويصح بكل عود الا الرمان والقصب لمضرتهما (الطحطاوى على المراقى ص ۵۳، مصرى، فصل فى احكام الوضو) الشامى نعمانيه ص ۷۸ ج ۱، وشامى زكريا ص ۲۳۵ ج ۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب فى منافع السواک . النهر الفائق ص ۴۱ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه المكة المكرمة

کھڑے ہوکر مسواک کرنا

سوال:- چلتے پھرتے یا کھڑے ہونے کی حالت میں حضورا کرم ﷺ سے مسواک کرنا ثابت ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اس وقت ذہن میں نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عورتوں کے لئے مسواک!

سوال:- عورتوں کے لئے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

درست ہے اگر مسوڑھے برداشت کرلیں [۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی

---

[۱] چلتے پھرتے یا کھڑے ہوکر مسواک کرنے کی کوئی صراحت نہیں ملی البتہ فقہاء نے صرف لیٹ کر مسواک کرنے کو مکروہ لکھا ہے۔ ویکره مضطجعاً لأنه یورث کبر الطحال الخ مجمع النهر ص۲۵ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت. البتہ حضورا کرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مرض الوفات میں لیٹ کر مسواک کرنا جو ثابت ہے وہ عذر پر محمول ہے۔ اس وقت آپ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، نہ پورے طور پر لیٹے ہوئے تھے اور نہ پورے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ في حديث عائشة "دَخَلَ على عَبْدالرحمٰن بن ابی بَکر و بِيَدِهِ سواک و انا مسندة رسول اللّٰه صلّى الله عليه وسلّم فرأيتُهٗ يَنْظُرُ اليْهِ و عَرَفتُ أنّه يحب السواک فقلت اٰخذه لک فاشار برأسه نعم فتناولته الٰی فأمَّره و بين يديه ركوة فيها ماء الخ" مشکوٰة ص۵۴۷ باب وفاة النبی صلّى الله عليه وسلّم الفصل الاول.

[۲] ظاهر الاخبار استواء الرجال والنساء في استنان السواک الا ان يخاف منه امر. سعايه ص۱۱۸، ج:۱، مطبوعه کراچی، بيان حکم السواک، کتاب الطهارة. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

پیر کی انگلی اورانگوٹھے سے مسواک پکڑنا

سوال: - وضو کے وقت مسواک کرنے کے بعد مسواک کو پیر کے انگوٹھے اوراس کے بعد کی انگلی کے درمیان دبالینے کومسنون کہتے ہیں اس کی سند ہے یانہیں اگر ہےتو کہاں؟

محمدعبدالقدوس رومی مدرسہ قرآنیہ حسن منزل الہ آباد

الجواب حامداًومصلیاً

میں نے اس کا مسنون ہونا کہیں نہیں دیکھا جولوگ مسنوں کہتے ہیں ان سے ہی سند دریافت کی جائے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود گنگوہی عفااللہ عنہٗ معین مفتی مظاہرعلوم سہارن پور ۵؍صفرالمظفر ۷۱ھ

الجواب صحیح: سعیداحمد غفرلہٗ ۷؍صفر ۷۱ھ

وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دعا مانگنا

سوال: - دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا کیسا ہے؟ وضو کے بعد نگاہ اٹھا کر دعا مانگیں یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے[2] البتہ وضو کے بعد شہادت وغیرہ پڑھتے وقت

(گذشتہ کابقیہ) درمختار ص ۱۱۵ ج ۱ مطبوعہ کراچی، قبیل مطلب فی منافع السواک.

(صفحہ ہذا) [1] البتہ مسواک کھڑی رکھنی چاہیئے۔ ولایضعه (ای السواک) ای لایلقیه عرضاً بل ینصبه طولاً والافخطر الجنون الخ شامی زکریا ص ۲۳۵ ج ۲، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی منافع السواک.

[2] ویکره ان یرفع بصره الی السماء کما فیه من ترک الادب (الطحطاوی علی المراقی ص ۲۵۶ مطبوعه مصر) کتاب الصلوٰة، فصل في صفة الاذکار الواردة بعد صلاة الفرض.

آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے[1] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

وضو اور غسل کیلئے کتنا پانی چاہیئے؟

سوال:- وضو اور غسل میں شرعاً کتنے سیر پانی استعمال کرنا چاہیئے؟ اور اس سے زائد خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو میں ڈیڑھ سیر غسل میں چار سیر فتاویٰ[2] رشیدیہ اس سے زائد بلا ضرورت اسراف ہے[3]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳۰/۸/ ۶۱ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۳۰/۸/ ۶۱ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف ۴/ شعبان ۶۱ھ

---

[1] وزاد فی المنية أيضاً وان يقول بعد فراغه سبحانک اللّٰهم وبحمدک اشهد ان لا اله الاانت استغفرک واتوب اليک واشهد ان محمداً عبدک ورسولک ناظراً الی السماء (الشامی نعمانيه ص۸۷ ج ۱) وشامی زکريا ص ۲۵۳ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی بيان ارتقاء الحديث الضعيف الی الحسن .

[2] فتاوی رشيديه ص۱۶ ج۲، (مطبوعه رحيميه ديوبند) کتاب الطهارة. عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوة ص:۴۸، باب الغسل)

[3] ومکروهه لطم الوجه بالماء والاسراف ومنه الزيادة علی الثلاث فيه تحريما (درمختار قوله والاسراف) اي بان يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية بما اخرج ابن ماجه وغيره: عَنْ

وضو کا بچا ہوا پانی

سوال:-وضو کرنے کے لئے ایک لوٹا پانی جو درمیان وضو کے ختم ہوگیا۔ پھر دوبارہ پانی لے کر وضو تمام کیا تو اس بچے ہوئے پانی کو کھڑا ہو کر پینا بھی مستحب ہوگا یا نہیں۔ صرف وہی پانی پینا مستحب ہے جو ابتداء وضو کے لئے لیا گیا ہو اور اسی میں سے بچ رہا ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو کا بچا ہوا پانی وہ ہے جو وضوء کے تمام ہونے کے بعد بچے لہٰذا پہلی مرتبہ لئے ہوئے پانی سے پینا جبکہ وضو نا تمام رہے اور دوسری مرتبہ پانی لینے کی نوبت آئے مستحب نہیں اور وضو کا بچا ہوا پانی پینا مطلقاً مستحب ہے خواہ کھڑا ہو کر پیئے یا بیٹھ کر۔ **وان يشرب بعده من فضل وضوءه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً او قاعداً افادانه مخير في هذين الموضعين وانه لاكراهة فيهما في الشرب قائما بخلاف غيرهما وان المندوب هنا هو الشرب من فضل الوضوء لابقيد كونه قائما اهـ** (ردالمحتار[1] ص ۱۳۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: عبداللطیف   صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم

(صفحہ گذشتہ) عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاص ﷜ اَنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرْفُ يَا سَعَدُ فَقَالَ اَفِى الْوَضُوءِ سَرْفٌ فَقَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ حلية (الشامى نعمانيه ص ۸۹، ج ۱، وشامى زكريا ص ۲۵۸ ج ۱، مطلب في الاسراف فى الوضوء (التاتارخانيه ص: ۱۵۹ ج ۱، مطبوعه كراچى، باكستان). شامى كراچى ص ۱۵۸ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، عالمگيرى ص ۱٦ ج ۱ الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، كوئٹه.

[1] الدرالمختار مع الشامى نعمانيه ص۸۷) وشامى زكريا ص ۲۵۳ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى مباحث الشرب قائماً. تاتار خانيه ص ۱۱۲ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء. مطبوعه كراچى، النهرالفائق ص ۵۰ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

وضو کے بعد لوٹا سیدھا رکھا جائے یا اوندھا؟

سوال:- وضو کرنے کے بعد لوٹا پلٹ کر رکھنے کا طریقہ انسب ہے یا سیدھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گرد وغبار گرنے یا کسی جانور کے بیٹ کرنے یا کسی کتے وغیرہ کے منہ ڈال کر ناپاک کرنے کا اندیشہ ہو تو الٹ کر رکھ دینا چاہیئے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

وضو علی الوضو کو نورٌ علیٰ نور کب کہا جائے گا؟

سوال:- باوضو اذان دی پھر وضو کرنے سے وضو پر وضو کرنے کی فضیلت حاصل ہوگی یانہیں؟ کیونکہ دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد وضو کرنے سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح بغیر نماز پڑھے اذان کے بعد دوبارہ وضو کرنے سے فضیلت وثواب حاصل ہوگا یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پہلی مرتبہ وضو کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے سے نورٌ علیٰ نور کا ثواب تو حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ ایک وضو سے ایسی عبادت ادا کر لی جائے جس کیلئے وضو شرط ہے اور بغیر وضو ادا نہیں ہوتی ہے۔ جیسے نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت کرنا، قرآن شریف ہاتھ میں لے کر پڑھنا۔ اگر ایک

---

[۱] عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُؤُا السِّقَاءَ وَاَكْفِؤُ الْاِنَاءَ اَوْخَمِّرُو الْاِنَاءَ (الحديث) ترمذي شريف ص ۳ ج ۲، (مطبوعه رشيديه دهلى) ابواب الاطعمة، باب ماجاء في تخمير الاناء.

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا، دروازہ بند کر دیا کرو مشکیزہ باندھ دیا کرو برتن کو الٹا کر دیا کرو یا برتن ڈھانپ دیا کرو۔

وضو سے ایسی عبادت ادانہیں کی گئی خواہ بالکل کوئی عبادت بھی ادانہ کی گئی ہو، اور دوبارہ وضو کرلیا جائے یا ایسی عبادت ادا کی گئی جس کیلئے وضو شرط نہیں ہے، بلکہ محض بہتر ہے، بلا وضو بھی ادا ہوسکتی ہے جیسے اذان یا حفظ قرآن پاک کی تلاوت یا تسبیح وذکر تو دوبارہ وضو کرنا نورٌ علیٰ نور کے درجہ میں نہیں آئے گا بلکہ فضول واسراف ہونے کی وجہ سے ممنوع ومکروہ قرار دیا جائے گا،

الوضوء عبادة غير مقصودة لذاتها فاذالم يؤدبه عملٌ مما هو المقصود من شرعيته كالصلوٰة وسجدة التلاوة ومس المصحف ينبغي ان لايشرع تكرارهٔ قربة لكونه غير مقصود لذاته فيكونُ اسرافاً محضاً. (ردالمحتار[1]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۴/ ۹۰ھ

وضو کے پانی کو کپڑوں سے پوچھنا

سوال: - وضو کے بعد پانی کا خشک نہ کرنا، بلکہ اسی طرح مسجد میں داخل ہونا، وضو کے پانی کا داڑھی اور ہاتھ وغیرہ سے ٹپکتے رہنا یہاں تک کہ دورانِ نماز چند رکعات میں اعضاء سے وضو کا پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ یہ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو کے بعد اعضاء کو پونچھنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے[2] نہ پونچھنا بھی ثابت ہے[3]، البتہ اس کا خیال چاہیئے کہ قطرات سے دوسروں کو اذیت نہ ہو، اگر چہ قطرات نجس نہیں کیونکہ

---

[1] الشامی نعمانیه ص ۱۸ ج ۱، مطلب فی الوضوء علی الوضوء وشامی زکریا ص ۲۴۱ ج ۱، کتاب الطهارة. حلبی کبیری ص ۲۶ کتاب الطهارة، فی سنن الوضوء سہیل اکیڈمی لاہور۔ مجمع الانهر ص ۲۷ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[2] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةً يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ. ترمذی ص ۹ ج ۱، باب المندیل بعد الوضوء (مطبوعه رشیدیه دهلی)

ہر ایک کی طبیعت یکساں نہیں ہوتی جس چیز کو قطرات لگیں گے وہ چیز بھی نجس نہیں ہوگی[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۰ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۰ ۸۸ھ

وضو کے بعد منھ پوچھنا!

سوال:- وضو کرنے کے بعد کسی رومال سے یا کپڑے سے منہ ہاتھ، پیر کا پوچھنا افضل ہے یا نہ پوچھنا چاہیئے؟

(صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول پاک ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا وضو کے بعد اس سے بدن صاف فرمایا کرتے تھے۔

والمنقول في معراج الدراية وغيرها انه لابأس بالتمسح بالمنديل للمتوضى والمغتسل الا انه ينبغي ان لا يبالغ ويستقصى فيبقى اثر الوضوء على اعضائه ولم ار من صرح باستحبابه الا صاحب منية المصلى فقال ويستحب ان يمسح بمنديل بعد الغسل البحرالرائق ص ۵۱ ج ۱، (مطبوعہ الماجدیہ پاکستان) كتاب الطهاره. شامى كراچى ص ۱۳۱ ج ۱ كتاب **الطهارة**، مطلب فى التمسح بمنديل. المحيط البرهانى ص ۱۷۹ ج ۱ الفصل الاول فى الوضوء. مجلس علمى ڈابھيل.

[۳] فِي حَدِيْثِ مَيْمُونَةَ فَنَاوَلَتْهُ ثَوْباً فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ (بخارى شريف ص: ۴۱، ج: ۱) كتاب الغسل. باب نفض اليدين من غسل الجنابة. مطبوعه رشيديه ديوبند، أبوداؤد شريف ص ۳۲ ج ۱، باب الغسل من الجنابة. (مطبوعه رشيديه دهلى)

ترجمہ:- حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے میں نے آپ کو کپڑا پیش کیا آپ نے اس کو نہیں لیا اور آپ تشریف لے گئے اس حالت میں کہ اپنے ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] اتفق اصحابنا رحمهم الله انَّ الْمَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ لَيْسَ بِطَهُوْرٍ حتّٰى لايَجُوْزُ التَّوَضُّؤ بِهٖ واخْتَلَفُوْا فِيْ طَهَارَتِهٖ قال محمد رحمه الله تعالىٰ هو طاهر و هو رواية عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ و عليه الفتوىٰ كذا فى المحيط فتاوىٰ هنديه ص ۲۲ ج ۱ الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ، مطبوعه كوئٹه، المحيط البرهانى ص ۲۷۶ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه، مطبوعه ڈابھيل، شامى كراچى ص ۲۰۰ ج ۱ مبحث الماء المستعمل.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پوچھنے کیلئے کپڑا پیش کیا گیا آپ نے انکار فرمادیا[۱] اور خود پوچھنا بھی ثابت ہے[۲] اس لئے دونوں باتوں کا اختیار ہے موسم ومزاج کے اعتبار سے دونوں باتیں درست ہیں۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تحیۃ الوضو میں تعدد نیات!

سوال:-تحیۃ الوضوء میں استغفار حاجت وغیرہ کا تعدد نیات جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز ہے[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فِي حَدِيْثِ مَيْمُونَةَ فَنَاوَلَتْهُ ثَوْباً فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ (بخاری شريف ص: ۴۱، ج: ۱) كتاب الغسل. باب نفض اليدين من غسل الجنابة. مطبوعه رشيديه ديوبند،أبو داؤد شريف ص ۳۲ ج ۱، باب الغسل من الجنابة .(مطبوعه رشيديه دهلی)

[۲] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ. ترمذی ص ۹ ج ۱، باب المنديل بعد الوضوء (مطبوعه رشيديه دهلی)(عمدة القاری ص: ۱۹۴، ج: ۱، باب الوضوء قبل الغسل.

[۳] اذا عمل عملا ذاوجهين أو وجوه من القربات ولم ينوالاوجها واحداً لم يحصل له ذلک بخلاف ما اذا نوى جميع الجهات (مرقاة شرح مشكاة ص ۳۹ ج ۱) قبيل كتاب الإيمان. مطبوعه بمبئی.

لوٹے میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو!

سوال:- لوٹے میں ہاتھ ڈالکر وضو کرنا کیسا ہے جبکہ اس میں مستعمل پانی رہتا ہے ایسے لوٹے جو نیچے اوپر سے برابر ہوتے ہیں جو آج کل مسجدوں میں پائے جاتے ہیں، وضاحت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ہاتھ ڈال کر وضو کرنا خلاف احتیاط ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پاؤں دھونے کا طریقہ!

سوال:- وضوء میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے تو اس میں پیروں کو تین مرتبہ دھونے کا کیا طریقہ ہے، اگر حوض پر ہے تو کیا ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ہاتھ سے پانی لے کر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ پانی لے کر پیر پر بہادے اگر حوض میں پیر ڈبو کر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ ڈبودے کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے سنت ادا ہوگئی[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وسنن **الطهارة** غسل اليدين قبل ادخالهما الاناء الٰى ماقال لأنه صلى الله عليه وسلم علل بتوهم النجاسة و توهمها لايوجب التنجس الموجب للغسل فكان دليلا علٰى التورع والاحتياط الخ فتح القدير مع العناية ص ۲۱ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكفر. طحطاوى على المراقى ص ۱۵ فصل فى سنن الوضوء، مطبوعه مصرى، البحرالرائق كوئٹه ص۳۸ ج ۱ سنن الوضوء.

[2] ينبغى ان يغسل الاعضاء كل مرة غسلاً يصل الماء الى جميع مايجب غسله فى الوضوء (عالمگیری ص ۷ ج ۱) الفصل الثانى فى سنن الوضء. (مطبوعه كوئٹه)

وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب!

سوال:- وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وضو کی دعاؤں میں مشغول ہو تو بہتر یہ ہے کہ نہ سلام کرے[1] نہ جواب دے[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے

سوال:- وضو سے بچا ہوا پانی اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو کھڑے ہو کر پینا چاہئے کیا یہ مستحب ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آب زمزم ہو جاتا ہے، کیا یہ خیال صحیح ہے یا باطل؟

الجواب حامداً ومصلیاً وباللہ التوفیق

وضو کا بچا ہوا پانی آب زمزم تو نہیں بنجاتا البتہ جس طرح زمزم شریف کو کھڑے ہو کر پیتے

---

[1] فیکرہ السلام علی مشتغل بذکر اللّٰہ بای وجه کان (شامی کراچی، ص ۶۱۶ ج ۱، شامی نعمانیه ص ۴۱۴ ج ۱، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب المواضع التی یکرہ فیها السلام.

[2] ردالسلام واجب الاعلی من فی الصلاۃ او ادعیه، شامی کراچی ص ۶۱۸ ج ۱، شامی نعماینه ص ۴۱۵، ج ۱، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب المواضع التی لایجب فیها ردالسلام. طحطاوی علی المراقی ص ۶۴ فصل فی المکروهات، مطبوعه مصری.

ہیں اگر اس کو بھی کھڑے ہو کر پی لیں تو مناسب ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۲/۱۳۸۹ھ

[۳] وان یشرب بعده من فضل وضوئه کماء زمزم مستقبل القبلة قائما او قاعداً قوله او قاعدا ولایستحب الشرب قائما الا فی هذین الموضعین (الدرالمختار مع الشامی نعمانیه ص:۸۷، ج:۱، کتاب الطهارة، مطلب فی مباحث الشرب قائما) شامی کراچی ص: ۱۲۹، ج: ۱. المحیط البرهانی ص۱۷۹ ج۱ کتاب الطهارة. الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه ڈابهیل، مجمع الانهر ص۳۰ ج۱ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.



فصل سوم : نواقض وضو

ناک کی ریزش سے وضو

سوال:- ناک کی ریزش میں کوئی چیز منجمد آتی ہے جو پیپ کا سا رنگ رکھتی ہے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریزش میں انجماد ہو گیا اور سڑ گئی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر محض ریزش منجمد ہو گئی تو وہ ناقص وضو نہیں[1] اگر پیپ ہے تو وہ ناقض وضو ہے کسی طبیب حاذق سے تحقیق کر لی جاوے۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور (یو پی)

الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مظاہر علوم

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۲/۳ ۶۴ھ

---

[1] الرجل اذا استنشر فخرج من أنفه علق قدر العدسة لاينقض الوضوء الخ عالمگیری ص۱۱ ج ۱ الباب الخامس فی نواقض الوضوء مبطوعه کوئٹه.

[2] نعم اذا علم انه صديد اوقيح من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او علامة تغلب علی ظن المبتلیٰ يجب الخ حاشية الطحطاوی علی المراقی مصری ص ۷۰ فصل فيما ينقض الوضوء مطبوعه مصری.

خروج ریح ناقض وضو کیوں ہے

سوال:-مسئلہ یہ ہے کہ اگر وضو بوجہ ہوا خاج ہونے کے ٹوٹ جائے، تو استنجا کے سواء وضو کرے اس کی کیا وجہ ہے؟ جہاں سے گندی ہوا خارج ہو اس کو تو دھویا نہ جائے اس کے علاوہ اور وضو کرلیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اسکی وجہ حضور ﷺ نے بیان نہیں فرمائی صرف وضو کا حکم دیا ہے کس کی جرأت ہے جو اس کی وجہ دریافت کرے یہ امر تعبدی ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبد اللطیف مفتی مدرسہ ہٰذا

سعید احمد غفرلہٗ یکم ذیقعدہ ۵۷ھ

ریح کا اخراج بہ ہیئت سجدہ

سوال:-ایک شخص کو ریاح کا مرض ہے، اکثر سجدہ میں اس کا زور ہوتا ہے، بعض اوقات کھڑے بیٹھے یا دوسری حالت میں ریح نہیں خارج ہوتی، جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے، خصوصاً نماز میں بے چینی جب سجدہ میں جاتا ہے، زور ہوتا ہے کیا ایسا شخص اس حالت میں خارج نماز سجدہ کی ہیئت بنا کر ریح خارج کرسکتا ہے؟ اور قریب میں دوسری جگہ نہ ہو کہ وہاں جا کر ایسا کرے تو مسجد میں کیا کرسکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا شکل اختیار کرے؟

---

[1] ولان غسل غير موضع الاصابة امر تعبدي (الهداية ص ۲۳ ج ۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند) فصل فى نواقض الوضوء.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس ہیئت سے ریح کا اخراج ہو کر اس کو سہولت حاصل ہوسکتی ہو، شرعاً اجازت ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۹ھ

ناقضِ وضو کا تحقق وسط وضو میں ہوجائے تو سب وضو کا اعادہ ہے

سوال: - ایک شخص وضو کے دوران مثلاً چہرہ اور ہاتھ دھو چکا تھا، اس کے بعد خروج ریح یا خروج دم پیش آگیا۔ ایسی صورت میں وہ شخص از سرِ نو وضو کرے یا بغیر اعادہ کے وضو مکمل کرے؟ ایک فریق کہتا ہے کہ وضو مکمل نہیں ہوگا تو ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا بغیر اعادہ کے وضو مکمل کر کے نماز پڑھ لے نماز درست ہوجائے گی۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ جب نواقض وضو کامل وضو کو توڑ سکتا ہے تو دو تین رکن کو بطریق اولی توڑ سکتا ہے۔ نیز اگر عمل مکمل ہونے کے بعد ہی باطل وفاسد ہونے کا حکم صادر کیا جائے تو پھر درمیان صلوٰۃ وضو میں کوئی فساد کی صورت پیش آئے تو فاسد وباطل نہ ہونا چاہئے۔ نیز تیمّم میں صرف چہرہ کا تیمّم کیا ہے اور نواقض تیمّم میں سے کوئی چیز پیش آگئی اس کا حکم کیا ہوگا؟

ہر دو فریق قیاس سے کام لے رہے ہیں، جواب با حوالہ عنایت فرمائیں تو احسان ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو مکمل کرنے سے پہلے اگر ناقض وضو پیش آجائے تو جن اجزاء وضو کو پہلے ادا کر چکا ہے

---

[1] البتہ اخراج ریح مسجد میں مکروہ ہے، اختلف فی الذی یفسو فی المسجد فلم یرہ بعضهم بأساً وبعضهم قالوا لایفسو ویخرج إذا احتاج الیه وهو الأصح (الهندية كوئٹه ص ۳۲۱ ج۵ کتاب الکراهية، الباب الخامس فی آداب المسجد، شامی کراچی ص ۶۵۶ ج ۱، مطلب فی احکام المسجد.

انکا بھی نقض ہوگیا، ازسرنو وضوکرنا ضروری ہے[1] یہ مسئلہ صریحہ جزئیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح[1]، شامی، الاشباہ والنظائر وغیرہ میں موجود ہے، قیاس کرنے کی ضرورت ہی نہیں، تتبع کی ضرورت ہے، ماشاء اللہ کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں، تلاش کرلیں، یہی حکم تیمّم کا ہے، تیمّم کی شرط سادس کے ذیل میں مراقی الفلاح[2] میں جزئیہ دیکھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۵/۱۴۰۶ھ

کھجلی کے دانوں کے پانی کا حکم

سوال:- کھجلی کے دانوں سے بعض اوقات مسلسل پانی بہتا ہے وہ نجس ہے یا پاک اور جس کپڑے پر وہ لگے وہ ناپاک قرار پائے گا یا نہ اور اس پانی کے نکلنے سے جو پتلا پتلا نکلا کرتا ہے ناقض وضو ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی اپنی جگہ سے بہہ جائے تو ناقض وضو بھی ہے اور جس کپڑے پر لگ جائے وہ بھی نجس ہوجائیں گے[3]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] یجب علیه استیناف الوضوء لان الحدث مناف للطهارة وخروج الریح ناقض للطهارة الحاصلة فان النواقض لما عرض الناقض ابطل ما سبقه من الطهارة فلذا یجب علیه الاستیناف (الدرالمختار ص: ۷۹، ج: ۱، کتاب الطهارة، مکتبه نعمانیه.

[2] حتی لو احدث بعد الضرب او اصابه التراب فمسحه یجوز علی ما قاله الاسبیجابی کمن احدث وفی کفیه ما یجوز به الطهارة وعلی ما اختاره شمس الائمة لا یجوز لجعله الضرب رکنا، کما لو احدث بعد غسل عضو، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص: ۹۶، باب التیمم، مطبوعه مصر، الاشباه و النظائر ص ٦ ج ٢ ادارة القرآن کراچی.

[3] والماء والقیح والصدید بمنزلة الدم (الی قوله) لأنه دم رقیق لم یستتم نضجه فیصیر لونه کلون الماء واذاکان دما کان نجسا ناقضاً للوضوء الخ، الفوائد المخصصة باحکام کی الحمصة من مجموعه رسائل ابن عابدین ص ۵۴، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

کان سے نکلا ہوا گندہ پانی ناقض وضو ہے

سوال:- دس سال کے عرصہ سے اب تک جبکہ عمر بیس سال کی ہوچکی ہے کان سے گندہ پانی نکلتا ہے اور کبھی کبھی سال میں درد بھی ایک دو روز کے لئے ہوجاتا ہے لیکن پانی ہمیشہ نکلتا رہتا ہے تو اس سے اسکا وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اسے معذور قرار دیا جائے گا یا نہیں۔ کیونکہ وہ پنج وقتہ امامت بھی کرتا ہے تو اسکی امامت درست ہے یا نہیں؟ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ وضو کرتے وقت کان کو اچھی طرح سے صاف کرلیتا ہے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد روئی اگر کان میں نہیں رکھتا ہے تو کان سے گندہ پانی نکل آتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو گندہ پانی کان سے نکلتا ہے اور درد بھی کان میں کبھی کبھی ہوتا ہے وہ ناقضِ وضو ہے[1]۔ اگر وہ شرعاً معذور ہے تو اسکی امامت درست نہیں۔ اگر غیر معذور ہے یعنی اس کو اتنا وقت ملتا ہے کہ باوضو نماز شروع کرے اور بغیر پانی نکلے نماز ادا کرے تو نماز امام اور مقتدیوں کی سب کی درست ہوگی۔ کبیری[2]، شامی[3]، عالمگیری[4] میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۹۳ھ

---

[1] واذا خرج من اذنه قيح او صديد ينظر ان خرج بدون الوجع لا ينتقض وضوء ه وان خرج مع الوجع ينتقض وضوءه لانه اذا خرج مع الوجع فالظاهر انه خرج من الجرح، عالمگيری كوئٹه ص:۱۰، ج:۱، الفصل الخامس فی نواقض الوضو.

[2] كبيری ص:۵۱۶، فصل فيمن لا يصح الاقتداء به، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور،

[3] ولا طاهر لمعذور هذا ان قارن الوضوء الحدث او طرأ عليه بعده وصح لو توضأ على الانقطاع وصلى كذلك الخ، الدرالمختار على الشامی زكريا ص:۳۲۳، ج:۲، مطبوعه نعمانيه ص: ۳۸۹، ج:۱، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبی وحده.

[4] عالمگيری كوئٹه ص:۸۴، ج:۱، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره.

آنکھ کا پانی ناقض وضو ہے

سوال:- زید کی آنکھ سے بعض مرتبہ کسی تکلیف کی وجہ سے پانی آجاتا ہے اور زید امام بھی ہے اور یہ پانی نماز کے دوران بھی آجاتا ہے ایسی صورت میں نماز درست ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اندرون جسم کوئی زخم ہے اس سے مواد کی صورت میں پانی آتا ہے تو یہ ناقض وضو اور مفسد صلوۃ ہے اگر یہ بات نہیں تو ناقض وضو اور مفسد صلوۃ نہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۸/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین ۱۲/۱/۸۸ھ

کیا شراب ناقض وضو ہے

سوال:- (۱) ایک شخص کا وضو ہے۔ وضو کی حالت میں اس نے شراب پی لی تو کیا شراب پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص نے اتنی شراب پی کہ نشہ نہ ہوا اور وہ بے ہوش نہ ہوا کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) محض شراب پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نشہ نہ ہو[2] البتہ منہ ناپاک ہوجاتا ہے کہ

---

[1] لا ينقض لو خرج من اذنه ونحوها كعينه وثديه قيح ونحوه كصديد وماء سرة وعين لا بوجع وان خرج به اى بوجع نقض لانه دليل الجرح الخ، درمختار على الشامى زكريا ص: ۲۷۹، ج: ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى ندب مراعاة الخلاف اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، المحيط البرهانى ص ۱۹۲ ج ۱ الفصل الثانى فى بيان مايوجب الوضوء، مطبوعه ڈابھیل.

[2] وينقضه اغماء ومنه الغشى وجنون وسكر (قوله وسكر) هو حالة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

شراب نجس ہے[۱]، اوراس کا پینا حرام ہے۔

(۲) اگرایسی حالت میں نماز پڑھے گا تو نماز ہوجائے گی۔

تنبیہ: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جوشخص شراب پئے اسکی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگرتوبہ کرلے تواسکی توبہ قبول ہوجائیگی، پھر شراب پئے تو پھر چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی، حتی کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کواہل دوزخ کی پیپ پلائیں گے[۲] نیز شراب پینے والے پرحدیث شریف[۳] میں لعنت آئی ہے اور بھی مختلف وعیدیں آئی ہیں اس لئے شراب سے حددرجہ دوررہنا لازم ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ معین مفتی مظاہرعلوم سہارن پور ۱/۳۰/ ۶۹ھ

الجواب صحیح: سعیداحمدغفرلہٗ

(گذشتہ کابقیہ) تعرض للانسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة من الخمر ونحوه (شامی نعمانیه ص ۹۷ ج ۱) شامی زکریا ص ۲۷۴ ج ۱، مطلب نوم الانبياء غير ناقض، كتاب الطهارة، مجمع الانهر ص ۳۳ ج ۱ كتاب الطهارة، دارالكتب العلميه بيروت، النهرالفائق ص ۵۷، ۵۸ ج ۱، كتاب الطهارة، مكة المكرمة، طحطاوی ص ۲۷ فصل ينقض الوضوء اثنا عشر شيئا، مطبوعه مصری.

(صفحہ ہٰذا) [۱] وحرم قليلها وكثيرها بالاجماع وهی نجسة نجاسة مغلظة كالبول (درمختار على الشامی زکریا ص ۲۸ ج ۱۰) كتاب الاشربة.

[۳] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمَرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلوٰةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ اِلٰى مَا قَالَ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلَ اللّٰهُ صَلوٰةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنَ نهر الْخَبَالِ. مشكوة شريف ص: ۳۱۷، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب بيان الخمر ووعيد شاربها.

ترجمہ: -رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص شراب پئے اللہ تعالی چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہیں کرتا پھر اگروہ توبہ کرلے تو اللہ تعالی اسکی توبہ قبول فرمالیتے ہیں (یہاںتک کہ آپ ﷺ نے فرمایا) اگروہ چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ تعالی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتے ہیں اوراگر وہ توبہ کرتا ہے تواسکی توبہ قبول نہیں اوراس کو دوزخیوں کی پیپ کی نہر سے پلائیں گے۔

[۴] عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا (الحديث) مسكوة شريف ص: ۲۴۲، باب الكسب وطلب الحلال. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گالی دینا ناقض وضو نہیں

سوال:- وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص گالیاں وغیرہ دیدے تو پھر اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یعنی اس کا سابقہ وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گالیاں دینے کا گناہ ہوگا مگر یہ ناقض وضو نہیں[1] البتہ وضو کر لینا مستحب ہے[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۸/۱۴ھ

نماز کے بعد دانتوں میں خون دیکھنا

سوال:- ایک شخص نے نماز پڑھائی نماز کے پندرہ بیس منٹ بعد دانتوں میں خون دیکھا یہ پتہ نہیں کب کا ہے تو کیا کرے؟

(گذشتہ کا بقیہ) **ترجمہ**:- لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر (۱) پھلوں کے نچوڑنے والے پر (۲) نچڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر۔

(صفحہ ہٰذا) [1] **المعانی الناقضة للوضوء کل مایخرج من السبیلین والدم والقیح والقئ ملء الفم والنوم مضطجعاً أو متکئاً والغلبة علی العقل بالاغماء والجنون والقهقهة فی صلٰوت ذات رکوع وسجود هدایه ص ۲۲/تا ۲۶، فصل فی نواقض الوضوء، مطبع یاسرندیم دیوبند.**

[2] **والقسم الثالث وضوء مندوب فی احوال کثیرة کمس الکتب الشرعیة وبعد غیبة وکذب ونمیمة وبعد کل خطیئة وانشاد شعر قبیح لان الوضوء یکفر الذنوب الصغائر الخ مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۲۷-۲۶، فصل فی أوصاف الوضوء، مطبوعه مصر، شامی زکریا ص۱۹۷ ج ا اول کتاب الطهارة، طحطاوی مع المراقی ص ۲۶ مطبوعه مصری، فصل فی اوصاف الوضوء.**

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ نماز صحیح ہوگئی[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پنڈلی سینہ وغیرہ سے خون نکلنا

سوال: - اعضاء وضو کے علاوہ بدن کے دیگر اعضا مثلاً پنڈلی، سینہ وغیرہ سے اگر خون یا پیپ نکل کر بہہ پڑے تو وضوٹوٹ جائے گا یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاء وضو کے علاوہ سینہ پنڈلی وغیرہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے تب بھی وضوٹوٹ جائے گا[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۲ ۹۳ھ

برہنہ غسل کے وضو سے نماز درست ہے؟

سوال: - ایک شخص ہے جو غسل خانہ میں برہنہ غسل کرتا ہےاور وہ غسل چاہے حدث اصغر کا ہو

---

[۱] لأن اليقين لايزول بالشک فصار کمن رای في ثوبه النجاسة ولايدری متی اصابته وفي هامشه حيث لايلزمه اعادة شئ من الصلاة هداية ص ۴۴ ج ۱،(مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب الطهارة، فصل فی البئر، شامی کراچی ص ۲۲۰ ج ۱ فصل فی البئر، مطلب مهم فی تعريف الاستحسان، البحرالرائق ص ۲۲۰، ۲۲۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه کوئٹه.

[۲] وينقضه خروج كل خارج نجس منه من المتوضئ الى مايطهر ای يلحقه حكم التطهير والمراد بالتطهير مايعم الغسل والمسح فی الغسل اوفي الوضوء الخ الدرالمختار مع الشامی زکريا ص: ۲۶۰، ج: ۱، كتاب الطهارة ،مطلب نواقض الوضوء، قدوری ص ۶ نواقض الوضوء، البحرالرائق ص ۲۹ ج ۱ كتاب الطهارة کوئٹه.

یا اکبر کا ہو تو اس غسل کیلئے جو وضو کرے گا تو اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ جو برہنگی کی حالت میں کیا ہے، آیا اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

اس وضو سے نماز درست ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۴/ ۸۹ھ

کس کس سہارے سونے سے وضو ٹوٹتا ہے؟

سوال:- دوزانو بیٹھا ہوا ہے اور کہنیوں کا سہارا زانو پر دے کر سو رہا ہے وضو کا کیا حکم ہے؟

۲- دوزانو بیٹھ کر دونوں پیر ایک طرف نکال دئے ہیں ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر سہارا لے کر سو گیا ہے کیا حکم ہے وضو کا؟

۳- چہارزانو بیٹھ کر دونوں کہنیوں کو زانو پر رکھکر انکے سہارے سے سو رہا ہے وضو رہا یا نہیں؟

۴- چہارزانو بیٹھ کر دونوں ہاتھوں کو زمیں پر رکھ کر ان سے سہارا لے کر سو گیا ہے وضو کا کیا حکم ہے؟

۵- دونوں گھٹنے کھڑے کر کے دونوں بازو سے گھٹنوں کو حلقہ میں لیکر سو گیا ہے وضو ٹوٹا یا نہیں؟

۶- سہارے سے کیا مراد ہے بدن عضو ہاتھوں یا کہنیوں کا سہارا یا کسی دوسری چیز کا سہارا؟

۷- کس سہارے سے وضو ٹوٹے گا کس سہارے سے نہیں ٹوٹے گا؟

الجواب حامداً و مصلیاً

وینقضه حکما نوم یزیل مسکته ای قوته الماسکة بحیث تزول مقعدته من الارض

---

[۱] عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يغتسل ويصلي الركعتين وصلاة الغداة ولا اراه يحدث (ای يجدد) وضوءاً بعد الغسل بل يكتفي بالوضوء الذي توضأ في الغسل وهذه المسألة مجمع عليها الخ بذل المجهود ص: ۱۵۲، ج: ۱، باب فی الوضوء بعد الغسل، مطبوعه رشيديه سهارن پور.

وهـو الـنوم على احد جنبيه او وركيه اوقفاه او وجهه والايزل مسكته لاينقض وان تعمده في الصلاة اوغيـرهـا عـلـى المختار كالنوم قاعداً ولومستنداً الى مالو ازيل لسقط على المذهب وساجداً او محتبياً ورأسه على ركبتيه اوشبه المنكب الخ (درمختار)[۱]۔

۱- یہ صورت ناقض وضو نہیں۔

۲- یہ صورت بھی ناقض وضو نہیں۔

۳- اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

۴- اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۵- اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۶- سہارا کس عبارت میں ہے جس کا مطلب دریافت کرنا ہے وہ عبارت لکھئے۔

۷- پانچ صورتوں کا حکم تو معلوم ہوگیا ان کے علاوہ جو کچھ دریافت کرنا ہو اس کی صورت تحریر کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نوم ناقض وضو ہے لیٹنا ناقض وضو نہیں

سوال:- مسائل کی کتاب میں لکھا ہے کہ چت یا کروٹ لیٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیا صرف چت یا کروٹ لیٹنے سے ٹوٹ جاتا ہے یا نیند لگنا ضروری ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

صرف لیٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ چت لیٹے یا کروٹ پر نیند لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

[۱] درمختار على هامش ردالمحتار نعمانيه ص ۱/۹۵، شامی زکریا ص: ۱/۲۷۰، مطلب نوم من به انفلات ريح غير ناقض، المحيط البرهانی ص ۲۰۶ ج ۱ فصل فی بيان مايوجب الوضوء مطبوعه ڈابهيل، تبيين الحقائق ص۱۱ ج ۱ كتاب الطهارة، نواقض الوضوء مطبوعه امداديه ملتان.

چاہے کروٹ سے لگی ہو یا چت سے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ١٩/١/ ٨٨ھ

پلوتھا مارے ہوئے نیند آ گئی تو کیا حکم ہے

سوال: -کوئی شخص باوضو پلوتھا مار کر نماز کی حالت کی طرح بیٹھا ہوا ہے، داخل نماز نہیں ہے، نیند آ گئی، اس حالت میں اس کا ایک ہاتھ زمین پر ٹک گیا مگر نیند فوراً ٹوٹ گئی، تو وضو باقی رہا، یا جاتا رہا، نیز ہاتھ ٹیکنے کے تھوڑی دیر بعد دونوں صورتوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ اسی طرح بیٹھا رہا بیٹھنے کی جگہ زمین سے نہیں اٹھی تو وضو برقرار ہے[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ١٨/٧/ ٩٦ھ

سجدہ میں کونسی ہیئت نوم ناقض وضو ہے؟

سوال: -سجدہ کی حالت میں کہنی زمین پر ہو یا گھٹنے پر ہو اور نیند آ جائے تو وضو رہیگا یا نہیں؟

---

[1] وينقضه حكما نوم يزيل مسكته اى قوته الماسكة الخ، الدرالمختار مع الشامي زكريا ص ٢٧٠، ج: ١، كتاب الطهارة، قبيل مطلب نوم من به انفلات ريح غير ناقض. شامي كراچى ص: ١٤١، ج: ١، مجمع الانهر ص ٣٤ ج ١، الدرالمنتقى ص ٣٤ ج ١ كتاب **الطهارة**، دارالكتب العلمية بيروت، طحطاوى على المراقى ص ٤٧ فصل فى نواقض الوضوء مطبوعه مصرى.

[2] وينقضه حكما نوم يزيل مسكته اى قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الارض وهو النوم على احد جنبيه او ركبيه او قفاه او وجهه وألا لا ينقض ذالک. الدرالمختار على الشامى زكريا، ج: ١، ص: ٢٧١، كتاب الطهارة (فى بيان الوضوء)، النهرالفائق ص ٥٦ ج ١، كتاب الطهارة، دارالكتب العلميه بيروت، طحطاوى على المراقى ص ٤٧ فصل ينقض الوضوء اثنا عشر شيئاً، مطبوعه مصرى.

الجواب حامداً ومصلیاً

کہنی زمین پر ٹیک کر اور پیٹ کو رانوں سے لگا کر سونے سے وضو باقی نہیں رہے گا[۱]۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۲۸/۱/ ۹۲ھ

تاش ناقض وضو نہیں

سوال: -ایک شخص خوب تاش کھیلتا ہے، اذان ہونے پر نماز میں شریک ہو جاتا ہے وضو نہیں کرتا، کہتا ہے کہ میرا وضو قائم ہے، کیا تاش کھیلتے رہنے سے وضو رہ جاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تاش کھیلنا منع ہے[۲]۔ مگر یہ ناقض وضو نہیں[۳]، جیسے کہ اور بہت سے گناہ ہیں گناہ ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا ضروری ہے، اگرچہ نماز ادا ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دار العلوم دیو بند ۱۴/۱/ ۹۰ھ

---

[۱] فانه يشترط أن يكون على الهيئة المسنونة له بأن يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه و إن سجد على غيرهذه الهيئة انتقض وضوئهٗ كذا فى البحر الرائق، فتاوى هنديه ص ۱۲ ج ۱ الفصل الخامس فى نواقض الوضوء، شامى كراچى ص ۱۴۲ ج ۱ نواقض الوضوء، المحيط البرهانى ص ۶-۲۰۵ ج ۱ الفصل الثانى فى بيان مايوجب الوضوء مطبوعه ڈابھیل.

[۲] وكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج وكره كل لهو الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص ۵۶۵ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع.

[۳] اسلئے کہ تاش کھیلنا نواقض میں سے نہیں ہے۔ المعانى الناقضة للوضوء كل مايخرج من السبيلين و الدم والقيح والقئ ملأ الفم و النوم الخ هدايه ص ۲۲ تا ۲۶ ج ۱ فصل فى نواقض الوضوء، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

قطرہ آنے کی حالت میں نماز

سوال:- مجھے قطرہ کی شکایت ہے استنجاء پاک کرنے کے بعد بھی قطرہ آجاتا ہے۔ جانگیہ بھی پہنے رہتا ہوں، اس کو بدل بھی دیتا ہوں، مجھ کو ہر وقت خیال رہتا ہے، ایسی صورت میں پاکی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ نماز کیلئے مستقل ایک لنگی تجویز کر لیجئے کہ جب وقت آئے تو استنجاء پاک کر کے لنگی باندھ کر نماز پڑھ لیا کریں یا پھر پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھ لیا کریں یعنی پیشاب سے فارغ ہو کر استنجاء پاک کر کے روئی اندر رکھ لیا کریں اس طرح کہ کچھ حصہ باہر رہے جب تک باہر والا حصہ تر نہیں ہوگا وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں[۱] ہوگا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴ /۸۹ھ

محض سوزش ناقض وضو نہیں

سوال:- احمد نامی ایک شخص کے تمام اعضاء کمزور ہیں اور مرض احتلام وجریان کا عرصہ سے شکار ہے، اکثر خیالات فاسدہ آتے رہتے ہیں اور کسی بھی چیز کے دیکھنے پر شہوانی خیالات ابھر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے عضو مخصوصہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، بغیر پیشاب کے حاجت معلوم ہوتی ہے یا عضو میں سوزش ہوتی ہے، کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

---

[۱] اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول فلاباس به ولاينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنة (الهنديه ص ۱۰ ج ۱) الفصل الخامس في نواقض الوضوء، مطبوعه كوئٹه، التاتارخانيه ص ۱۲۱ ج ۱، الفصل الثانى فيما يوجب الوضوء، مطبوعه كراچى. كبيرى ص ۱۲۴، مطبوعه رحيميه ديوبند، فصل فى نواقض الوضوء.

الجواب حامداً ومصلیاً

محض سوزش یا پیشاب کی حاجت محسوس ہونے سے وضو ساقط نہیں ہوگا جب تک کسی چیز کا خروج نہ ہو[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کی فرج سے رطوبت نکلے اور وہاں کپڑا رکھ لیا جائے

سوال:- عورت کی پیشاب گاہ سے وقتاً فوقتاً ناپاک رطوبت نکلتی رہتی ہے، بعض اوقات اتنی بھی مہلت نہیں ملتی کہ پوری نماز ادا کی جائے، ایسی صورت میں کپڑا اندر رکھ لیا جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کپڑا اندر رکھنے سے اگر نجاست وہیں رُک گئی باہر نہیں نکلی تو وضو باقی ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے، اگر اندرونی حصہ (فرج داخل) میں وضو کی حالت میں کپڑا رکھ کر بالکل غائب کر دیا تو وضو ٹوٹ جائیگا اور کچھ اندر رہا اور کچھ باہر رہا بالکل غائب نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، جبکہ رطوبت باہر کے حصہ تک نہ پہونچی ہو[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولو نزل البول الی قصبة الذکر لاینقض لأنه من الباطن الخ تاتار خانیه ص۲۲۳ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه کراچی، النهر الفائق ص۱۵ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، عالمگیری ص۹ ج۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه، الیقین لایرتفع بالشک الخ الاشباه والنظائر ص۱۰۲، (مطبوعه دار العلوم دیوبند) تحت القاعدة الثالثة .

[2] وان غابت القطنة ثم اخرجها أو خرجت هی بنفسها حال کونها رطبة انتقض وضوءه لخروج النجاسة بخلاف الدبر فان خروجه ینقض بان لم تکن علیه رطوبة الخ (کبیری ص۱۲۴) فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعه رحیمیه دیوبند، البحر الرائق ص۲۰ ج۱ نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص۱۴۹ ج۱ کتاب الطهارة، مطلب فی ندب مراعاة إذا لم یرتکب مکروه مذهبه.

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقض وضو نہیں!

سوال:- ایک عورت وضو کر کے نماز کے لیے کھڑی ہونے والی تھی کہ اس کے بچہ نے پاخانہ کر دیا اس کو صاف کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ نماز پڑھ لوں مگر ایک مولوی جی نے کہا کہ تمہارا وضو ختم ہو گیا، تو کیا ایسی صورت میں وضو ختم ہو گیا یا باقی رہا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقض وضو نہیں[۱] اسی وضو سے بلا تکلف نماز درست ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جو پانی ناپاک نکلے وہ ناقض وضو ہے!

سوال:- ہندہ کے آگے کی راہ سے رینٹ کی طرح پانی آتا ہے تو آیا وہ پانی پاک ہے یا ناپاک اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی ناپاک ہے ناقض وضو ہے[۲]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] لانہ لیس من نواقض الوضوء، (ملاحظہ ھو ھدایہ ص:۸/۱، فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

[۲] منھا ای من نواقض الوضوء مایخرج من السبیلین الخ (عالمگیری ص ۹ ج ۱) الباب الخامس فی نواقض الوضوء. مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، در مختار علی الشامی کراچی ص ۱۳۴ ج ۱ مطلب فی نواقض الوضوء، فتح القدیر ص۳۷ ج ۱ فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعہ دارالفکر.

انجکشن سے خون لینا کیا ناقض وضو ہے؟

سوال:- ناچیز نماز عصر کے بعد باوضو تھا اسی دوران ہسپتال میں ایک جاں بلب بیمار کو خون کی ضرورت پڑی ناچیز نے اسے اپنا خون دیا ہسپتال سے سیدھا واپس آ کر نماز مغرب تیار تھی باوضو کے خیال میں نماز میں امامت کی، بعد میں ایک مولوی صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی جبکہ دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ خون ایک رگ سے بذریعہ سوئی اور نالی بوتل میں بھرا اور اسی صورت میں دوسرے بیمار کی رگ کے ذریعہ اس کے جسم میں منتقل کیا گیا ہے ایک قطرہ بھی گرا نہیں اس لئے خون بہنے کا مسئلہ نہیں رہا لہٰذا نماز ہوگئی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

خون اگرچہ زمین پر نہیں گرا لیکن اگر نالی اور بوتل نہ ہوتی جسمیں خون لیا گیا ہے بلکہ بذریعہ سوئی ایسے ہی نکالا جاتا تو ضرور بہہ کر زمین پر گر جاتا جیسے جونک لگا دی جائے اور وہ خون چوس لے جو اسکے پیٹ میں چلا جائے، زمین پر ایک قطرہ بھی نہ گرے تو وہ فقہاء کے نزدیک ناقض وضو ہے اسی طرح صورت مسؤلہ میں بھی ناقض وضو ہے اس نماز کا اعادہ لازم ہے مراقی الفلاح ص۵۲ میں ہے[۱]۔ **وينقض الوضوء نجاسة سائلة من غير هما اى السبيلين لقوله عليه الصلاة والسلام الوضوء من كل دم سائل**، علامہ طحطاوی نے لکھا ہے **والمراد ان تتجاوز ولو بالعصر وماشانه ان يتجاوز لولا المانع كما لو مصت علقة فامتلأت بحيث لو شقت لسال منها الدم كذافي حلبي.** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۲۹) مطبع مصر. فصل فيما ينقض الوضوء، شامی کراچی ص ۱۳۹ ج ۱ نواقض الوضوء، عالمگیری ص ۱۱ ج ۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء.

پکی گھموری کا کھجلانا

سوال:- نماز پڑھتے وقت اگر پکی گھموری کھجلا دی (اندھوری) تو اس سے پانی نکل آئے گا، کیا اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی بہہ جائے تو نماز بھی فاسد ہو جائیگی اور وضو کی بھی دوبارہ ضرورت[۱] ہوگی ورنہ نہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شوہر کے یا بیوی کے برہنہ بدن کو دیکھنے سے ناپاکی نہیں ہوتی!

سوال:- بیوی کے سامنے برہنہ غسل کرے اس طرح پر کہ بیوی پہننے کے لیے کپڑے دے اور شوہر کی شرمگاہ کو بھی دیکھ لے اور کوئی شہوت وغیرہ بالکل نہ ہو صرف کپڑے دیتے ہوئے بیوی کی نگاہ اس طرف چلی گئی یا بیوی اس طرح غسل کرے اور نگاہ اس طرح پڑ گئی اس غسل سے نماز ادا کرے کیا یہ جائز اور صحیح ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو یا غسل کے بعد اگر بیوی نے شوہر کی شرمگاہ کو دیکھ لیا یا شوہر نے بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو اسکی وجہ سے اس وضو و غسل میں خلل نہیں آتا اس سے نماز درست ہے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والماء والقیح والصدید بمنزلة الدم (الی قوله) لأنه دم رقیق لم یستتم نضجه فیصیر لونه کلون الماء واذاکان دما کان نجسا ناقضاً للوضوء الخ، الفوائد المخصصة باحکام کی الحمصة من مجموعه رسائل ابن عابدین ص ۵۴، ج: ۱، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

[۲] ستر کھلنا ناقض وضو نہیں راجع نواقض الوضوء هدایه ص ۸ ج ۱ مطبوعه مجتبائی دهلی، (فتاویٰ دارالعلوم ص ۱۳۵ ج ۱) نواقض وضو۔

باب چہارم: غسل کے احکام

فصل اول:

غسل کے موجبات اور اسکے فرائض وسنن

اگر خود بخود بلا ارادہ انزال ہوجائے

سوال:- اگر کسی شخص کو بغیر کسی ارادہ کے چلتے پھرتے یا بیٹھے ہوئے خود بخود انزال ہوجائے تو غسل کرنا واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہوت سے انزال ہوگا تو غسل واجب ہوجائے گا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

عورت کی منی

سوال:- کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اخراج منی ہوتی ہے؟ نیز اگر عورت مرد سے

[1] وفرض الغسل (عند) خروج منی منفصل عن مقره بشهوة وان لم يخرج بها (درمختارمع الشامی نعمانيه ص:۱۰۷-۱۰۸، ج:۱، وشامی زكريا ص:۲۹۵، ج:۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل (البحر الرائق ص:۵۳، ج:۱، مكتبه الماجدية كوئٹه) كتاب **الطهارة**، في بحث الغسل، عالمگیری کوئٹه ص ۱۴۰ ج ۱ الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل.

لپٹی چمٹی ہے پھر جوش چڑھتا ہے، بغیر دخولِ ذکر کئے طبیعت بھر جاتی ہے اور خواہش جاتی رہتی ہے، لیکن منی نہیں نکلتی نظر آتی، تو ایسی حالت میں غسل فرض ہوگا یا نہیں؟ اور عورت کی منی کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت کو احتلام بھی ہوتا ہے، منی بھی خارج ہوتی ہے، اس کی منی کا رنگ زرد مائل ہوتا ہے[۱] اگر لپٹنے کے بعد اس کی خواہش ختم ہوجائے نہ اس کی منی نکلے نہ دخول والتقاء ختانین کی نوبت آئے تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا[۲] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

ران پر رگڑنے سے غسل واجب نہیں ہوتا

سوال: - اگر کوئی شخص اپنے زانوؤں سے ذکر کو رگڑ کر شہوت زائل کرتا ہے لیکن اس کی

---

[۱] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ! اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ (مشکوٰۃ شریف ص:۴۸، باب الغسل) ومنی المرأة رقيق اصفر الخ (الهندية ص ۱۰ ج ۱) الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، شامی کراچی ص ۱۵۹ ج ۱ فرائض الغسل، حلبی کبیری ص ۴۵ سہیل اکیڈمی لاہور.

ترجمہ :- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا ام سلیم نے اے اللہ کے رسول بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا تو کیا عورت پر غسل واجب ہے جب احتلام ہو کہا ہاں جب دیکھے پانی تو ام سلمہؓ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہا یا رسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو! مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور پیلی ہوتی ہے۔

[۲] ان الموجب للغسل هو انزال المنى لكن المنى تارة يوجد حقيقة وتارة يوجد حكما عند كمال سببه وهو غيبوبة الحشفة في محل يشتهى عادة مع خفاء خروجه ولو فى الدبر الخ (البحر الرائق ص ۵۹ ج ۱، مطبوعه الماجديه كوئٹه) كتاب الطهارة، بحث الغسل)

صورت یہ ہے کہ منی کا خروج نہیں کرتا، اس قدر زور سے دباتا ہے، تو کیا اس پر احناف کے نزدیک غسل واجب ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بلاانزال کے اس صورت میں غسل واجب نہ ہوگا۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۲/۹۱ھ

الجوب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

عضو پر تری کا وجود موجب غسل ہے یا نہیں؟

سوال:- زید نیند سے بیدار ہوا ذکر پر تری دیکھی نہ معلوم منی ہے یا مذی یا ودی نہ خواب یاد ہے تو کیا غسل واجب ہے؟ اگر واجب ہے درصورت عدم انتشار قبل النوم کی حالت میں جیسا کہ عالمگیری نے ص۱۰ ج۱، میں نقل کیا ہے تو زید کا اسپر یہ اشکال ہیکہ ایک تو یہ معلوم نہیں کہ منی ہے یا نہیں، دوسرے اگر فرض کرلیا جائے کہ منی ہی ہے تو بھی دفق بالکل نہیں کیونکہ اگر دفق ہوتا تو دوسرے محل پر کچھ نہ کچھ ضرور لگتی اور پھر یہ کہ بعض اوقات محض انتشار سے حالت یقظہ میں بلا دفق کے تری ذکر پر آجاتی ہے کسی شخص کے، تو کیا غالب ظن سے یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ یہ بھی موجب غسل نہیں ویسے بھی زید کہتا ہیکہ دفق کی شرط ظاہر الروایت کی ہے اور یہ مسئلہ نوادر کا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ومنها وجود ماء رقيق بعد النوم ولم يتذكر احتلاما اهـ (مراقی الفلاح) حاصل مسئلة النوم اثناعشر وجهاً كما في البحر لانّه اما ان يتيقن انه منی

---

[۱] وفرض الغسل عند خروج المنی من العضو والافلا يفرض اتفاقاً الخ الدرالمختار على الشامی زکریا ص ۲۲۶ ج ۱، کتاب الطهارة في بحث الغسل، المعانی الموجبة للغسل فتح القدير ص ۶۴ ج ۱ فصل فی الغسل، مطبوعه دارالفكر بيروت، تاتارخانيه ص ۱۵۴ ج ۱ بيان اسباب الغسل، اِدارة القرآن كراچی.

اومذی اوودی اویشک في الاول مع الثانی اوفي الاوّل مع الثالث أو في الثاني مع الثالث فهذه ستة وفي كل منها اما ان يتذكر احتلاماً اولا فتمت الاثنا عشر فيجب الغسل اتفاقاً فيما اذا تيقن انّه منى تذكر احتلاما اولا وكذا فيما اذا تيقن انه مذى وتذكر الاحتلام اوشک انه منى اومذى اوشک انه منى او ودى اوشک انه مذى او ودى وتذكر الاحتلام في الكل ولايجب الغسل اتفاقا فيما اذا تيقن انه ودى مطلقا تذكر الاحتلام اولا اوشک انه مذى اوودى ولم يتذكراو تيقن انّه مذى ولم يتذكر ويجب الغسل عند هما لاعند ابى يوسف فيما اذا شک انه منى اومذى اوشک انه منى اوودى ولم يتذكر احتلاماً فيهما والمراد بالتيقن هنا غلبة الظن لان حقيقة التيقن متعذرة مع النّوم اهـ (طحطاوى ص ٥٤)[1]

صورت مسؤلہ میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے طرفین کی دلیل۔

ولهما ماروى انه ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَمْ يَذْكُرْ اِحْتِلَاماً قَالَ يَغْتَسِلُ ولان النوم راحة تهيج الشهوة وقد يرق المنى لعارض والاحتياط لازم في باب العبادات وهذا اذا لم يكن ذكره منتشراً قبل النّوم لان الانتشار سبب للمذى فيحال عليه اهـ مراقى الفلاح قوله قد يرق بطول المدة فتصير صورته كصورة المذى اهـ(طحطاوى)[2]

منی فرض کرنے کی صورت میں یہ اشکال کہ دفق نہیں ہے بے محل ہے، اسلئے کہ حالت نوم میں دفق کی حقیقۃً اطلاع نہیں ہوتی، خاص کر جب کہ احتلام یاد نہ ہو اور جب منی قلیل ہو اور دفق خفیف ہو تو اسکا کسی دوسری جگہ لگنا ضروری نہیں اگر حالت بیداری میں بغیر دفق کے کسی مرض کی وجہ سے جیسے بوجھ اٹھانے سے خروج منی ہو جائے تو وہ موجب غسل نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/۳/ ۶۴ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۴/۳/ ۶۴ھ

---

[1] الطحطاوى مع المراقى ص ۷۹(مطبوعه مصر)فصل مايوجب الاغتسال.

[2] الطحطاوى مع المراقى ص ۷۹ (مطبوعه مصر) فصل مايوجب الاغتسال.

سوکر اٹھنے پرلیس دار مادہ دیکھے تو کیا غسل واجب ہے؟

سوال: - ایک اردو کی کتاب میں ہے کہ سوکر اٹھنے پر اگر پیشاب کے مقام پر لیس دار معلوم ہو تو غسل واجب ہے اور دوسری کتاب میں ہے کہ شہوت کے خیال سے پیشاب کے شروع یا آخر میں لیس دار نکلنے سے غسل واجب ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سوکر اٹھنے پر جب ایسا لیس دار مادہ دیکھے تو غسل کرے[۱]، محض شہوت کے خیال سے بلا جوش اور دفق کے اگر کوئی مادہ پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلے تو غسل واجب نہیں[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا شراب موجب غسل ہے

سوال: -شراب پیکر وضو کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے، یا نہیں؟ جب کہ نشہ نہ ہو، رات کو شراب پی تھی، صبح بغیر غسل کئے صرف وضو کر کے نماز پڑھی گئی تو آیا غسل ضروری ہے یا نہیں؟

الجوب حامداً ومصلیاً

شراب پینا حرام ہے[۳] اس کے پینے والے پر حدیث شریف[۴] میں لعنت آئی ہے، اور

---

[۱] واما اذا لم یتذکر الاحتلام وتیقن انه منی اوشک هل هو منی او مذی فکذلک یجب علیه الغسل فی هاتین الحالتین ایضا اجماعاً للاحتیاط الخ حلبی کبیر ص ۴۲ مطبوعه لاهور، فتاوی هندیه ص ۱۵ ج ۱ الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل.

[۲] اذا وجد الشهوة یدل علیه تعلیله في التجنیس بان في حالة الا نتشار وجد الخروج والانفصال جمیعا علی وجه الدفق والشهوة وهذا یفید اطلاق ماقدمنا من ان المنی الخارج بعد البول لایوجب الغسل اجماعا (البحر الرائق ص ۵۵ ج ۱) (مکتبه الماجدیه کوئٹه) کتاب الطهارة، بحث الغسل. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

قرآنی حکومت ہوتو حد بھی جاری کرنے کا حکم ہے، تاہم اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، بلا غسل بھی وضو کر کے نماز درست ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۳/۱۴۰۱ھ

آبدست سے غسل واجب نہیں

سوال:- حاجت ضروریہ سے فراغت کے بعد اسی مقام پر آب دست کرنے سے کیا غسل واجب ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حاجت ضروریہ سے فراغت کے بعد آبدست لینے سے غسل واجب نہیں ہوتا[۲]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] واما ما هو حرام بالاجماع فهو الخمر والسكر من كل شراب (عالمگيرى ص: ۴۱۰، ج:۵، كتاب الاشربة)

[۴] عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْخَمَرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِر (الحديث) المعجم الكبير ص: ۱۳۲، ج: ۱۱، رقم الحديث ۱۱۳۷۲، مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت.

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شراب تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا، مشكوة شريف ص ۲۴۲ باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه دار الكتاب ديوبند.

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے (۱) اس کے نچوڑنے والے پر (۲) نچڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر۔

(صفحہ ہذا) [۱] الموجبة للغسل وهى ثلاثة منها الجنابة، والايلاج فى احد السبيلين اذا تواترت الحشفة ومنها الحيض والنفاس (عالمگيرى ص: ۱۴، ج: ۱، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

جلق مفسد صوم اور موجب غسل ہے یا نہیں؟

سوال:- جلق لگا یا گیا اور منی کپڑے وغیرہ میں نہیں لگی تو اس صورت میں صرف اعضائے تناسل دھولینا کافی ہے یا غسل واجب ہے؟ اور مفسد صوم ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جلق سے اگر منی نہیں نکلی تو روزہ فاسد نہیں ہوا، اگر مذی نکلی ہے تو عضو کا دھولینا اور وضو کر لینا کافی ہے، غسل واجب نہیں[1] نہ روزہ فاسد ہوا، اگر منی نکلی ہے تو روزہ بھی فاسد ہو گیا اور غسل بھی واجب[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ ۹/۱۷/ ۸۵ھ

بغیر شہوت کے خروج منی سے غسل

سوال:- بیماری کی وجہ سے اگر کسی شخص کو پیشاب کے بعد یا پہلے منی کا قطرہ آتا ہو اور عضو مخصوص میں اِستادگی ہوتی ہو لیکن لذت اور مزہ محسوس نہ ہو تو ایسی صورت میں اس شخص پر

(گذشتہ کا بقیہ) الفصل الثالث فی الغسل)، طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۷٦ فصل مایوجب الغسل، مطبوعہ مصری، شامی زکریا ص ۲۹۵ ج ۱ مطلب فی تحریر الصاع الخ۔

[2] واما الطهارة الكبرىٰ فهى الاغتسال وسببه خروج المنى بالاجماع بشهوه الخ حلبى كبير ص ٤٠ (مطلب في طهارة الكبرى). مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، شامى زكريا ص ۲۹۵ ج ۱ كتاب الطهارة.

(صفحہ ہٰذا) [1] لا اى لايفرض الغسل عند مذى او ودى بل الوضوء منه الخ شامى نعمانيه ص:۱۱۱ ج ۱، وزكريا ص: ۳۰۴ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

[2] او استمنىٰ بكفه فانزل حتى لولم ينزل لم يفطر درمختار على الشامى زكريا ص: ۳۷۹، ج۳، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالا يفسد.

غسل فرض ہوگا یا نہیں؟ ایک مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل فرض ہوگا، کیونکہ اِستادگی اور لذت ایک ہی چیز ہے عالمگیری میں ایسا ہی لکھا ہے، دوسرے مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل بغیر لذت اور دفق کے فرض نہیں ہوگا، ہدایہ اور شامی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیزش اور ریزش موجب غسل نہیں جبکہ اس کے ساتھ لذت اور دفق نہ ہو[1]، محض استادگی کولذت وشہوت کہنا صحیح نہیں اسلئے کہ وہ تو اتنے چھوٹے بچوں کو بھی ہوتی ہے جو کہ بالکل شہوت کے قابل نہیں ایسے چھوٹے بچے اگر جماع کرلیں تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، لو جامع ابن اربع سنین زوجة ابیه لاتثبت الحرمة الخ[2] اگر لذت اور اِستادگی ایک ہی چیز ہوتی تو ایسے چھوٹے بچے کے جماع سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۴/ ۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۴/ ۸۵ھ

غسل جنابت کے بعد فرجِ عورت سے منی نکلے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا؟

سوال:- اگر مرد نے عورت سے خلوت کی پھر عورت نے غسل کیا اور غسل کرنے کے بعد عورت کی فرج سے مرد کی منی نکلی، تو عورت کا غسل ہوا۔

[1] وفرض الغسل عند خروج منی من العضو منفصل عن مقره بشهوة اي لذة الخ درمختار علىٰ الشامي زكريا ص: ۲۹۶، ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، عالمگيرى كوئٹه ص ۱۴ ج ۱ المعانى الموجبة للغسل، تاتارخانيه كراچى ص ۱۰۰ ج ۱ باب الغسل.

[2] شامی زکریا ص:۱۱۱ ج ٤، كتاب النكاح، فصل في المحرمات.

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت نے شوہر سے ہمبستری کے بعد جب غسل کرلیا، پھر مرد کی منی اس کی فرج سے نکلی تو اس سے دوبارہ غسل واجب نہیں ہوگا۔ اغتسلت ثم خرج منها منی الزوج لایلزمها اعادة الغسل. (کبیری ص: ۴۴)[1]

غسل میں فرجِ خارج کا دھونا ضروری ہے۔ ویجب غسل فرج خارج لا داخل (درمختار مختصراً ص:۱۴۱ ج ۱)[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل میں عورتوں کی چوٹی کھولنا

سوال: -بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ غسل پاکیزگی کے لئے عورتوں کی چوٹی اگر گندھی ہوئی ہو تو اس کا کھولنا ضروری نہیں البتہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے پانی کا جڑوں میں پہنچنا چوٹی کھلے بغیر ممکن نہیں صحیح صورت حال یعنی مسئلہ کی توضیح کے سلسلے میں جناب کی توجہ چاہتا ہوں جوڑا بالوں کا بندھا ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

چوٹی گندھی ہوئی ہونے کی حالت میں بغیر کھولے بھی بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جانا ممکن بلکہ واقع ہے جیسا کہ بہت سی مستوارت کا مشاہدہ اور تجربہ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ

---

[1] کبیری ص ۴۶، مطبوعه لاهور پاکستان، الطهارة الکبری، قبیل فرائض الغسل، شامی کراچی ص ۱۶۰ ج ۱ ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص ۱۵۶ ج ۱ اسباب الغسل.

[2] الشامی نعمانیه ص ۱۰۵ ج ۱، درمختار زکریا ص ۲۸۵ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۱ فرائض الغسل، مطبوعه مصری، هندیه ص ۱۴ ج ۱ الفصل الاول فی فرائض الغسل، مطبوعه کوئٹه.

وسلم کا ارشاد بھی ہے[۱] تاہم اگر کسی کی ایسی کیفیت ہو جیسی کہ آپ نے لکھی ہے تو اس کو کھولنا ضروری ہے کذافی مراقی الفلاح[۲] جوڑا بالوں کا بندھا ہو تو نماز میں کراہت ہوگی۔[۳]

عورت کو غسل میں سر پر پانی ڈالنا نقصان دے تو مسح کا حکم

سوال:- اگر کسی عورت کو غسل کرتے وقت سر پر پانی ڈالنے سے سر میں شدید درد ہو جاتا ہو تو ایسی حالت میں وہ مسح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ علاج کے لیے پیسہ نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل میں سر کا دھونا فرض ہے، اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے تو گرم پانی سر پر ڈال لیں، تمام بالوں کا دھونا ضروری نہیں، بلکہ بالوں کی جڑوں کو تر کر لینا کافی ہے، اگر مسلم ماہر طبیب

---

[۱] عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی اِمْرَأَةٌ اَشُدُّ ضُفَرَ رَأْسِی اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَحْثِی عَلٰی رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَشَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رواه مسلم (مشکوۃ شریف ص ۴۸) باب الغسل (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند).

ترجمہ:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ سر کی منڈھیاں بہت سخت باندھتی ہوں غسل جنابت کے لیے کیا انکو کھولوں فرمایا نہیں بس اتنا کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی ڈالے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہائے۔

[۲] اما ان كان شعرها ملبداً او غزيراً فلابد من نقضه (قوله واما ان كان شعرها الخ) بحيث يمنع ايصال الماء الى الاصول (طحطاوى على المراقى ص ۸۲ مطبوعه مصر) قبيل فصل في سنن الغسل، شامى كراچى ص ۱۵۳ ج ۱ ابحاث الغسل، عالمگيرى ص ۱۳ ج ۱ الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول، مطبوعه كوئٹه.

[۳] وعقص شعره للنهى عن كفه ولو بجمعه او ادخال اطرافه في اصوله الخ قال الشامى تحته والمرادبه أن يجعله على هامته ويشده بصمغ او أن يلف ذوائبه حول رأسه الى قوله وجميع ذالك مكروه، شامى زكريا ص ۴۰۸ ج ۲، شامى كراچى ص ۶۴۲ ج ۱ كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها.

نے سر پر پانی ڈالنے کو منع کیا ہو یا بار بار کا تجربہ ہو کہ سر پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوگا اور دردِ سر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں سر پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے، اسکی بھی گنجائش ہے کہ مسح کرلے، ولو ضرها غسل رأسها تركته وقيل تمسحه اھ (درمختار[1])

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل میں غرارہ کا حکم

سوال:- اگر کسی شخص کو نہانے کی حاجت ہو جائے اور وہ وضو اور غسل کر کے نماز پڑھے لیکن غرارہ نہ کرے تو کیا اس کی نماز اور غسل صحیح ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

غرارہ کرنا غسل میں معتمد قول پر واجب نہیں لہٰذا صورت مسؤلہ میں فرض غسل ادا ہوگیا اگرچہ سنت ادا نہیں ہوئی اور نماز اس غسل سے صحیح ہے۔

قوله غسل الفم والانف ای بدون مبالغة فيهما فانها سنة فيه (ای في الغسل) على المعتمد (طحطاوی[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۲/۱۱/ ۵۴ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہٗ،

صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم ۲۴/ ذی قعدہ ۵۴ھ

---

[1] الدر المختار على الشامی نعمانیه ص: ۱۰۴ ج ۱، مطبوعه زكريا ص: ۲۸۷، ج: ۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، طحطاوی علی المراقی ص ۸۲ فرائض الغسل، مطبوعه مصری، عالمگیری ص ۵ ج ۱ فرائض الوضوء، کوئٹه.

[2] طحطاوی علی المراقی ص: ۸۱، (مطبوعه مصری) فصل بیان فرائض الغسل، كتاب الطهارة.

غسل میں کلی بھول جائے تو کیا کرے

سوال: - غسل کرتے وقت اگر کلی کرنا بھول جائے جب یاد آجائے کر لینا مسائل کی کتاب میں لکھا ہے تو کیا جسم کے سوکھ جانے کپڑے وغیرہ پہننے کے بعد بھی کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر واجب ادا کرتے ہوئے کلی کرنا یاد نہ رہا تو بدن خشک ہونے سے پہلے یا بعد میں جب بھی یاد آئے کلی کرلے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/ ۸۸ھ

ڈاڑھ میں چاندی بھرنا

سوال: - بعض مرتبہ ڈاڑھ میں کیڑا لگ جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے کھوکھلا ہونے کی وجہ سے چاندی بھر دیتے ہیں تو غسل میں کوئی کمی تو نہیں واقع ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کمی واقع نہیں ہوگی غسل صحیح ہو جائے گا۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۱/ ۸۹ھ

---

[۱] ولو تركها اى ترك المضمضة او الاستنشاق او لمعة من اى موضع كان من البدن ناسيا فصلى ثم تذكر ذالك يتمضمض او يستنشق او يغسل اللمعة الخ كبيرى ص: ۴۸، (مطبوعه رحيميه ديوبند) كتاب الطهارة واما فرائض الغسل فالمضمضه.

[۲] ركن الغسل هو اسالة الماء على جميع مايمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج الخ، شامى زكريا ص ۲۸۴ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

ڈاڑھ میں مسالہ بھرا ہو تو غسل کا حکم

سوال:-ایک شخص ہے اس کی ڈاڑھ کھوکھلی ہے، ڈاکٹر مسالہ بھرنے کو کہتا ہے جس کے نیچے ظاہر ہے غسل کے وقت پانی نہیں پہونچ سکتا، جب کہ کلی فرض ہے ڈاڑھ کا کھوکھلا پن بڑھتا جارہا ہے، تب کیا کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مسالہ بھرنا ضروری ہے اور پھر اسکے نیچے پانی نہیں پہونچ سکتا تو بھی کلی کافی ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دانت پر خول!

سوال:-منھ میں سامنے کے دانتوں میں سے ایک کسی وجہ سے ڈاکٹر نے نکال دیا اور اس کے بدلے میں نقلی دانت لگوانے کا ارادہ ہے، یہ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں، ان میں ایک ایسا ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت نکالا اور لگایا جاسکتا ہے مثال کے طور پر غسل کرتے وقت نکال کر غرارہ کرلیا جائے اور دوسری قسم ایسی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ساتھ والے دانت پر سونے یا دوسری دھات کا خول چڑھا دیا جاتا ہے اور اسی خول کے سہارے دوسرا نقلی دانت سیٹ کردیا جاتا ہے اس کے ساتھ چھوٹے مصالحہ کا پلاسٹک وغیرہ کا تانت چسپاں رہتا ہے بوقت ضرورت یہ نقلی دانت اور سونے وغیرہ کا خول جو حقیقی دانت پر چڑھا ہوتا ہے باہر نکالا نہیں جاسکتا ہے ایسی

---

[1] ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام اودرن رطب في انفه تم غسله على الاصح (عالمگیری ص ۱۳ ج ۱) الباب الثاني في الغسل. مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص ۱۵۴ ج ۱ ابحاث الغسل.

حالت میں اگر غسل کیا جائے تو کیا غسل ہو جائے گا جب کہ ڈاکٹر مؤخر الذکر دانت کی قسم لگوانے کو بہتر بتاتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ اس کو نکالا نہیں جا سکتا تو اس مجبوری کی حالت میں غسل درست ہو جائے گا[1] اگر خول سونے کا نہ ہو تو بہتر ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

احتلام کے بعد بغیر پیشاب کے غسل کرنا

سوال:- احتلام وانزال کے بعد اگر کوئی شخص پیشاب نہ کرے اور صرف غسل کرے پھر بعد غسل پیشاب کرے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا جب کہ پیشاب میں منی معلوم نہ ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۳/۳۰ ۸۸ھ

---

[1] يستفاد من قوله والصرام والصباغ مافي ظفر هما يمنع تمام الاغتسال قيل كل ذالك يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع (عالمگیری ص:۱۳، ج:۱) الباب الثاني في الغسل، تاتارخانيه ص ۱۵۲ ج ۱ مطبوعه کراچی، شامی زکریا ص ۲۸۴ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل.

[2] ولاتشد الاسنان بالذهب وتشد بالفضة هدايه ص۴۵۷ ج۴، باب الكراهية. مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[3] وفرض الغسل عند خروج منى منفصل عن مقره بشهوة الخ. درمختار على الشامي ص ۲۹۶ ج ۱، (مطبوعه زكريا ديوبند) كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

سفر میں غسل جنابت!

سوال:- بکر ریل میں سفر کر رہا ہے اور اسے منزل مقصود پر پہونچنے کیلیے دو یا تین دن لگتے ہیں اگر اسکو دوران سفر غسل کی حاجت ہو جائے تو وہ کس طرح پاکی حاصل کر کے نماز پڑھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ریل میں پانی بھی ہوتا ہے اور غسل کی بھی جگہ ہوتی ہے وہاں غسل کرلے غسل خانہ نہ ہوتو پہلے بیت الخلاء میں پانی بہادے پھر غسل کرلے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

منی نکلنے کے بعد کسی نے چاٹ لیا تو غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال:- کوئی شخص خدانخواستہ منی گراتا ہو تو جب گرنے لگے تو اس کو چاٹ لے تو کیا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ اور اگر غسل واجب ہونے کے بعد وہ آدمی غسل کر کے فارغ ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد بغیر شہوت کے منی گرگئی ہے تو کیا پھر غسل واجب ہوگا؟ یا یہ کہ کسی نے کسی عورت کے ساتھ جماع کیا پھر جب منی گرنے کا وقت آیا تو نکال کر خوب زور سے چاٹ لیا، تو کیا اس طرح کرنے کے بعد بھی غسل واجب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس پر بھی غسل واجب ہوگا اگرچہ شہوت کے ختم ہونے کے بعد منی خارج ہوئی ہو، عورت

---

[1] ومن آدابه ... والجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل لوقوع الخلاف فی نجاسته ولانه مستقذر الخ شامی کراچی ص۱۲۷ ج۱ آداب الوضوء.

والتوضؤ فی موضع طاهر لان ماء الوضوء حرمة الخ عالمگیری ص۹ ج۱ الفصل الثالث فی المستحبات للوضوء و سننه کسنن الوضوء سوی الترتیب و آدابه کآدابه، شامی کراچی ص۱۰۶ ج۱ مطلب سنن الغسل.

سے جب جماع کیا تو محض دخول سے غسل واجب ہوگیا، منی اندر یا باہر خارج ہوئی ہو یا خارج نہ ہوئی ہو خروج منی کے بعد غسل کرلیا پھر بعد میں منی خارج ہو تو دوبارہ غسل واجب ہوگا، [۱] منی کا چاٹنا کسی حال میں بھی درست نہیں [۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہنہ غسل کرنے والے کا اسی غسل سے نماز پڑھنا!

سوال: - ایک شخص برہنہ یا نیکر پہن کر چورا ہے پر غسل کرتا ہے اور پھر اسی غسل والے وضوء سے نماز ادا کرتا ہے تو کیا اس شخص کا وضوء غسل ونماز درست ہوجائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح سب کے سامنے نیکر پہن کر یا برہنہ ہوکر غسل کرنا گناہ ہے [۳]، مگر فریضہ غسل ادا ہوجائے گا اور اس وضوء غسل سے نماز درست ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فرض الغسل عند خروج المنى من العضو بشهوة فلو اغتسلت فخرج منها منى ان منيها اعادت الغسل و عند ايلاج حشفة آدمي، وان لم ينزل منياً بالاجماع (الدرالمختار على الشامى ملخصاً ص ۱۵۹ ج ۱، مطبوعه كراچى، مطلب في تحرير الصاع. كتاب الطهارة. لوجامع و اغتسل قبل ان يبول و صلى ثم سال بقية المنى فانه يعيد الغسل الخ تاتارخانيه ص ۱۵۶ ج ۱ باب الغسل، مطبوعه كراچى، عالمگيرى ص ۱۴ ج ۱ الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، مطبوعه كوئٹه.

[۲] ان منى كل حيوان نجس شامى كراچى ص ۳۱۳ ج ۱، باب الانجاس.

[۳] عورته ما بين سرته حتى تجاوز ركبته، اذاراٰه مكشوف الفخذ انكرعليه بعنف ولايضربه ان لج (عالمگيرى ص ۳۲۷ ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثانى فيما يحل للرجل النظر اليه الخ. قال ابن حجر وحاصل حكم من اغتسل عاريا أنه اِن كان بمحل خال لايراه احد ممن يحرم عليه نظرعورته حل له ذالک لكن الافضل التستر حياءً من الله تعالىٰ و اِن كان بحيث يراه احد يحرم عليه نظر عورته وجب عليه الستستر منه اجماعاً الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱ باب الغسل، الفصل الثانى، مطبوعه اصح المطابع بمبئى)

دھات اور منی نکلنے سے غسل کا حکم

سوال: -ایک شخص ہے جب کبھی وہ بیوی کے پاس جاتا ہےتو منی نکل جاتی ہے، رات میں ساتھ لیٹنے سے یا دن میں، ساتھ میں بولنے چالنے سے یا ہاتھ لگانے سے منی نکل جاتی ہے کیا اسکے بولنے سے نہانا واجب ہوجاتا ہے، ایک عورت ہے اسکو بھی دھات کا مرض ہے بغیر کسی مطلب اس کی منی نکل جاتی ہے کبھی زیادہ کبھی کم نکلتی ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنی شہوت سے کود کر منی نکلتی ہےتو غسل واجب ہوگا، دھات کے آنے سے غسل واجب نہیں ہوگا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بدن دبوانے سے خروج مادہ اور وجوب غسل!

سوال: -زید اپنی زوجہ سے بدن دبواتا ہے اس حالت میں اعضائے تناسل منتشر ہو جاتا ہے اور پھر سفید گاڑھا پانی نکل آتا ہے، یا پیشاب کو چلا جائے تو اس وقت پیشاب سے پہلے نکلتا ہےتو کیا اس سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہوت وانتشار ہوکر منی نکل آتی ہے جس کی علامت یہ ہیکہ اس میں دفق ہوتا ہے اور

[۱] فرض الغسل عند خروج منی من العضو بشهوة (الدرالمختار علی هامش الشامی ص: ۱۵۹، ج: ۱، مطبوعه کراچی، شامی نعمانیه ص:۱۰۷، ج: ۱) کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، اِلا اِذا علم أنه مذی أو شک أنه مذی أو ودی الی ماقال فلاغسل علیه اتفاقاً کالودی الخ الدرالمختار علی الشامی کراچی ص۱۶۲ ج۱ کتاب الطهارة، ابحاث الغسل. عالمگیری ص۱۵ ج۱ الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث.

اس کی بعد عضو منکسر اور شہوت ختم ہو جاتی ہے اور وہ بد بودار ہوتی ہے[۱] تو اس کے خروج سے غسل لازم ہوتا ہے[۲] اگر منی نہیں نکلتی تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

غسل کے وقت دعا پڑھنا

سوال:- ہمبستری کے بعد غسل کرتے وقت ناپاکی دور کرنے کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے۔ کلمہ دین پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کلمہ وغیرہ کچھ نہ پڑھا جائے چپ چاپ غسل کیا جائے، **ویستحب ان لایتکلم بکلام معه ولو دعاء لانه في مصب الاقذار اھ (مراقی الفلاح)** [۳]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف ۲۱/۲/۵۷ھ

---

[۱] المنی حاثر ابیض ینکسر منه الذکر هدایه ص ۳۳ ج ۱. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. المحیط البرهانی ص ۲۲۹ ج ۱ الفصل الثالث فی الغسل، مطبوعه ڈابهیل.

[۲] والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة (هدایه ص: ۳۱، ج: ۱). فصل فی الغسل. شامی کراچی ص ۱۵۹ ج ۱ باب الغسل، زیلعی ص ۶۵ ج ۱ دارالکتب العلمیه بیروت.

[۳] مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی ص ۸۴. (مطبوعه مصری) کتاب الطهارة، فصل في آداب الاغتسال. حلبی کبیری ص ۵۱ سنة الغسل، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری ص ۱۴ ج ۱ مطبوعه کوئٹه، الفصل الثانی فی سنن الغسل.

زنا کے بعد غسل کتنی مرتبہ واجب ہے؟

سوال:- زید نے ہندہ سے زنا کیا ہے، کیا جنابت ظاہری ایک مرتبہ غسل کرنے سے دور ہوجائے گی یا نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس مرتبہ غسل کرنا ہوگا، صحیح مسئلہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک مرتبہ غسل کرنے سے ہر قسم کی جنابت ختم ہوکر شرعی طہارت حاصل ہوجاتی ہے خواہ احتلام سے جنابت ہوئی ہو خواہ وطئ حلال سے خواہ وطئ حرام سے یا کسی اور طرح سے، یہ غلط ہے کہ زنا کے بعد چالیس مرتبہ غسل کرنے سے قبل طہارت حاصل نہیں ہوتی اور جنابت زائل نہیں ہوتی اگرچہ زنا کا گناہ گناہِ کبیرہ ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک صدق دل سے توبہ کرکے گناہ معاف نہ کرالے اس کو طہارت ہی حاصل نہ ہو لیکن ظاہراً شریعت نے اس کی پابندی نہیں کی بلکہ ایک دفعہ غسل کرنے سے طہارت کا حکم دیدیا کما هو في كتب الفقه[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۳/ ۸۹ھ

کیا چند بار جماع کرکے ایک غسل کافی ہے؟

سوال:- غسل جنابت ایک بار جماع کرنے سے ایک بار ہی کرنا چاہئے یا چند بار جماع کرکے ایک ہی غسل کافی ہے۔

---

[1] وفرض الغسل عند ايلاج حشفة آدمي أو ايلاج قدرها من مقطوعها في احد سبيلي آدمي حتى يجامع مثله عليهما اي الفاعل والمفعول الخ درمختار على الشامي زكريا ص ۲۹۸ ج ۱، **كتاب الطهارة**، مطلب في ابحاث الغسل. المحيط البرهانى ص۲۲۷ ج ۱ الفصل الثالث فى الغسل، مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل، مجمع الانهر ص ۳۹ ج ۱ كتاب الطهارة، دارالكتب العلمية بيروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

بہتر یہ ہے کہ ہر جماع کے بعد مستقلاً غسل کیا جائے[1] اگر چہ چند مرتبہ جماع کے بعد ایک ہی غسل پر کفایت کرے تب بھی درست ہے[2] لیکن اپنے عضو کو پاک کرلے ناپاک عضو سے جماع نہ کرے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا

سوال:- غسل خانہ میں یا ایسی پوشیدہ جگہ پر جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے ننگے بدن نہانا

---

[1] عَنْ أَبِي رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰی نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَلاَ تَجْعَلَهٗ غُسْلاً وَاحِداً قَالَ هٰذَا اَزْكیٰ وَاَطْيَبُ قَالَ النَّوَوِی والحديث يدل على استحباب الغسل قبل المعاودة ولاخلاف فيه (بذل المجهود ص۱۸۳-۱۸۴ ج۲، مطبوعه مصری، باب الوضوء لمن اراد ان يعود.

ترجمہ:- حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک ہی شب میں تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے ملاقات فرمائی اور ہر ایک کے لیے غسل فرماتے تھے میں نے عرض کیا ایک ہی غسل کیوں نہیں فرما لیتے ارشاد فرمایا یہ زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

[2] عن انس ان رسول اللّٰه ﷺ طاف ذات يوم على نسائه في غسل واحد (ابوداؤد شريف ص ۲۹، ج۱) (مطبوعہ مطبوعہ رشیدیہ دہلی) كتاط الطهارة، باب فى الجنب يعود.

[3] واقله غسل الفرج للمعاودة مع انه انشط كماورد (اوجزالمسالک ص۳۰۹ج۱) (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) جامع غسل الجنابة.

قلت ظاهر كلام الشامى انه يجب غسل الذكر عند المعاودة اذ قال ان الوطى بالذكر النجس لايجوز وانت خبيربانه يتنجس في الوطى الاول (هامش بذل المجهود ص:۱۸۳، ج۲). مطبوعه سهارنپور ص؛۱۳۴، ج:۱، باب الوضوء لمن اراد ان يعود، عالمگيرى ص۱۶ ج۱ الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، مطبوعه كوئٹه، حلبى كبيرى ص۵۶، سنن الغسل سهيل اكيڈمى لاهور.

کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ یہاں پر ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ غسل خانہ میں بھی ننگے ہوکر نہانا مکروہ تحریمی ہے، ان کا یہ کہنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ براہ کرم بوضاحت بحوالہ کتب معتبرہ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی پردہ کی جگہ جہاں کسی کی نظر نہ پڑے برہنہ ہوکر بھی غسل کرنا درست ہے مکروہ تحریمی نہیں۔ **اٰدابُ الاغتسال هی اٰدابُ الوضوء الاانه لایستقبل القبلة حال اغتساله لانه تکون غالباً مع کشف العورة ویستحب ان یغتسل بمکان لایراہ فیه احد لایحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورهافي حال الغسل او لبس الثیاب** اھ (مراقی الفلاح ص: ۵۷)[۱]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہنہ غسل پھر وہیں وضو

سوال:- (الف) زید غسل خانہ میں برہنہ غسل کیا کرتا ہے اور برہنہ حالت کی وجہ سے غسل کرکے کپڑا بدل کر غسل کا وضو کرتا ہے، درست ہے کہ نہیں؟

(ب) جب کپڑے کے ساتھ غسل کرتا ہے تو کپڑے کی ناپاکی صاف کرکے غسل کا وضو کیا کرتا ہے غسل درست ہوگا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا درست ہے[۲] اور اسی وقت وضو بھی کرلیا جائے، پھر

---

[۱] مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی ص ۸۴ (مطبوعه مصر) فصل في آداب الاغتسال. شامی کراچی ص ۴۰۴ ج ۱ کتاب الصلوٰة، مطلب فی ستر العورة. حلبی کبیری ص ۵۱ سنة الغسل، سهیل اکیڈمی لاهور.

[۲] وقیل یجوز ان یتجرد للغسل الخ حلبی کبیر ص ۵۱ (مطبوعہ سہیل لاہور) سنن الغسل،

کپڑے بدل کر وضو کی ضرورت نہیں[۱]۔

(ب) کپڑے پہ ناپاکی لگی ہو تو اوّل اس کو پاک کرلے، پھر چاہے تو اس کو باندھ کر وضو اور غسل کرلے، شبہ کی ضرورت نہیں اور چاہے تو کپڑے کو علیحدہ کر کے پاک کرلے اور پردہ کی جگہ برہنہ وضو وغسل کر کے پھر کپڑے پہن لے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/ ۸۹ھ

کیا غسل میں ناک میں پانی دینا فرض ہے؟

سوال:- کسی کو غسل جنابت کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پہلے پیشاب کیا، پھر اسکے بعد نجاست پاک کی، پھراس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی پھر تمام بدن پر پانی بہائے، اس کے بعد اس نے نماز صبح وظہر وعصر ومغرب وعشاء پڑھی، تو کیا یہ نماز اس کی ہوگئی؟ نیز کیا غیر غسل جنابت کے ہر غسل میں کلی کرنا، ناک میں پانی دینا فرض یا واجب ہے یا سنت؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناک میں پانی دینا غسلِ جنابت میں فرض ہے[۲]، بغیر اسکے غسل نہیں ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہیں ہوگی، غسل جنابت کے علاوہ اور کسی غسل میں پانی دینا فرض نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۲/ ۹۵ھ

(صفحہ گذشتہ) طحطاوي على المراقى ص ۸۴، مطبوعه مصرى، كتاب الطهارة، فصل فى آداب الاغتسال. شامى كراچى ص ۴۰۴ ج ۱ كتاب الصلوٰة، مطلب فى ستره العورة.

[۱] لوتوضأ اولاً لايأتى به ثانياً لانه لايستحب و ضو ان للغسل اتفاقاً الخ، شامى كراچى ص ۱۵۸ ج ۱ سنن الغسل.

[۲] فرض الغسل غسل فمه وانفه وبدنه، البحر الرائق ص: ۴۵، ج: ۱، (مكتبه الماجديه كوئٹه) كتاب الطهارة، بحث الغسل. المحيط البرهانى ص ۲۲۵ ج ۱ الفصل الثالث فى الغسل. شامى كراچى ص ۱۵۱ ج ۱ مطلب فى ابحاث الغسل.

ڈلی دانت میں رہتے ہوئے غسل کا حکم

سوال:- ڈلی کا ٹکڑا اگر دانتوں میں اٹک جائے تو غسل جنابت ہوگا یا نہیں؟ اور وضو اس صورت میں مکروہ تو نہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس ریزہ کے باوجود پانی پہونچ جاتا ہے تو غسل جنابت درست ہوجاتا ہے[1]، اور وضو میں بھی کراہت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسلِ جنابت میں مصنوعی دانتوں کا حکم

سوال:- زید نے اپنے جبڑے کے دانت بنوائے، ان مصنوعی دانتوں کے چڑھنے سے غسل وغیرہ کے کرنے میں کوئی شرعی قباحت تو نہیں؟ یعنی غسل کرنے سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق مفصل جواب سے مستفید فرمائیں، بینوا وتوجروا.

الجواب حامداً ومصلیاً

مصنوعی دانتوں کو اتار کر غسلِ جنابت کے لیے کلی وغیرہ کی جائے، ہاں اگر اس طرح چڑھے ہوئے ہوں کہ ان کا اتارنا دشوار ہو تو بغیر اتارے بھی کافی ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه تم غسله على الاصح (الهندية ص:۱۳، ج:۱) كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول (مطبوعه كوئٹه)، درمختار على الشامي كراچی ص ۱۵۴ ج ۱ ابحاث الغسل، حلبی كبيری ص ۴۹ فرائض الغسل، سهيل اكيڈمی لاهور.

غسل اور استنجے کے لئے پانی کی مقدار

سوال:۔غسل فرض کیلئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ نیز استنجے کیلئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ اگر صرف تین ڈھیلوں سے استنجاء کرلیا تو بغیر پانی سے دھوئے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب آدمی چھوٹا بڑا موٹا دُبلا ہوگا اس کے اندازہ سے پانی کی ضرورت ہوگی، سب کیلئے ایک مقدار کی لازمی تحدید نہیں[1] اگر نجاست محل مخرج کے آس پاس ایک درہم کی مقدار نہ لگی ہو اور صرف ڈھیلے پر کفایت کی ہو تب بھی نماز درست ہوجائے گی[2]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۲/ ۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۲/ ۹۱ھ

(صفحہ گذشتہ) [2] يستفاد من قوله والصرام والصباغ مافي ظفرهما يمنع الاغتسال قيل كل ذلک يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستشناة عن قواعد الشرع (الهندية ص:۱۳، ج:۱) الباب الثاني في الغسل. ركن الغسل وهواسالة الماء علىٰ جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج الخ شامی زكريا ص:۲۸۴، ج:۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

[1] نقل غير واحد اجماع المسلمين على ان مايجزى في الوضوء والغسل غير مقدر بمقدار الخ شامی زكريا ص:۲۹۴، ج:۱، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل.

[2] لايجب الغسل بالماء الا اذا تجاوز ما على نفس المخرج وماحوله من موضع الشرج وكان المجاوز اكثر من قدر الدرهم شامی زكريا ص:۵۵۰، ج:۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء . البحر ص۵۲ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه الماجديه كوئٹه. عالمگيری ص۱۶ ج ۱ قبيل الباب الثالث فی المياه، مطبوعه كوئٹه.

تنگیٔ وقت کی وجہ سے بلاغسل نماز پڑھنا

سوال:-(۱) اگر کسی کو احتلام ہو جائے اگر وہ غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہو جاتی ہے، کیا وہ استنجاء پاک کر کے نماز ادا کر لے اور بعد میں غسل کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

۲-اگر رات کو ہمبستری سے فارغ ہو کر اپنے جسم کی نجاست شدہ حصہ کو پانی سے دھولے اور صبح کو استنجاء کر کے نماز قضا ہو جانے کی وجہ سے نماز ادا کر لے اور پھر غسل کر لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

۳-اور احتلام کی صورت میں صبح کو غسل کا خیال نہ رہا، نمازِ صبح ادا کر لی، پھر خیال آیا کہ غسل کرنا تھا پھر غسل کیا تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلياً

(۱) غسل ضروری ہے[۱] وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر کے استنجاء پر کفایت کرنا جائز نہیں[۲] اس سے نماز نہیں ہوگی۔

۲-اس کا جواب ۱ر میں آ گیا۔

۳-اس کی نماز نہیں ہوئی اس کا اعادہ ضروری ہے۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

---

[۱] وفرض الغسل عند خروج منی من العضو الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۲۹۶، ج:۱، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

[۲] لايتيمم لفوت جمعة ووقت ولو وتراً لفواتها الی بدل الخ، درمختار علی الشامی زکریا ص۴۱۳، ج۱، کتاب الطهارة، باب التيمم.

[۳] وجد فی ثوبه منيا او بولاً او دماً أعاد من آخر احتلام الخ درمختار علی الشامی کراچی ص۲۱۹ ج۱ فصل فی البئر، البحرالرائق ص ۱۲۵ ج۱ فروع قبيل قوله و العرق کالسؤر، کتاب الطهارة، مطبوعه الماجديه کوئٹه.

غسل میں آنکھ بند کرنا!

سوال:- کیا غسل کے اندر آنکھ کے اندرونی حصہ میں بھی پانی کا آنکھیں کھول کر پہونچانا ضروری ہے یا آنکھ بند کر کے بھی چہرہ دھویا جائے تو کافی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی پہونچانا ضروری نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل خانہ میں پیشاب

سوال:- ایک بڑی مسجد ہے اس میں بیت الخلاء اور پیشاب خانہ بنا ہوا نہیں ہے غسل خانہ پختہ ہے نالیوں سے نالی ملی ہوئی ہے، کبھی کبھی تبلیغی جماعت کا آنا ہوتا ہے مسافر بھی آتے ہیں اس لئے اگر وہ ان میں پیشاب کریں اور پانی بہادیں تو کیا یہ صورت جائز ہے، کیا اس غسل خانہ میں پیشاب کرنا شرعاً ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ویکره في محل التوضوء لانه یورث الوسوسة (مراقی الفلاح) لقوله علیه السلام لایَبُولَنَّ اَحَدَکُمُ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ اَوْ یَتَوَضَّأَ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسَوَاسِ مِنْهُ

قال ابن ملک لان ذالک الموضع یصیر نجسا فیقع في قلبه وسوسة بانه هل اصابه منه رشاس ام لا حتی لوکان بحیث لایعودمنه رشاس کان فیه منفذ

[1] فیجب غسل المیاقی لاغسل باطن العینین الدر المختار علی ردالمحتار ص:۲۶، ج:۱، (مطبوعه نعمانیه) کتاب الطهارة، مطلب فی معنی الاشتقاق وتقسیمه الیٰ ثلاثة اقسام. عالمگیری ص۱۳ ج۱ الفصل الاول فی فرائض الغسل، مطبوعه کوئٹه.

بحيث لايثبت فيه شيء من البول لم يكره البول فيه. (طحطاوی ص: ۳۰)[۱]

وضو اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن اگر غسل خانہ میں پانی نکلنے کی نالی ہے اور پیشاب کے بعد فوراً پانی بہادیا جائے اور پیشاب کا اثر باقی نہ رہے تو مکروہ نہیں تاہم وہاں پیشاب کرنے سے احتیاط بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لنگی کے ساتھ غسل کرنا احوط ہے!

سوال: - آج کل جب کہ غسل خانوں میں پردہ کا انتظام رہا کرتا ہے لنگی پہن کر غسل کرنا اولیٰ ہے یا لنگی نکال کر اور وہ غسل خانہ جس میں چھت نہ ہو اس میں ننگے ہو کر غسل کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل خانہ پر چھت ہو یا نہ ہو جب کسی آدمی کی نظر اندر نہیں پہونچتی تو وہاں بغیر لنگی کے بھی غسل کرنا درست ہے حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔[۲] لنگی پہنے ہوئے غسل کرنا احوط ہے[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] طحطاوی مع المراقی ص: ۴۲، فصل فيما يجوز به الاستنجاء. شامی کراچی ص ۳۴۴ ج ۱ فصل فی الاستنجاء. مجمع الانهر ص ۱۰۱ ج ۱ قبیل کتاب الصلوٰة، دارالکتب العلمیه بیروت.

[۲] قال السندی في هامش البخاري من حديث ام هانی اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ لَهَا فِي حَالِ اِغْتِسَالِهٖ مَرْحَباً بِأُمِّ هَانِئ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَكَانَ كَاشِفاً لِعَوْرَتِهٖ بدليل انها وجدت فاطمة تستره فتنبه (تقريرات رافعی علی الشامی ص: ۲۱، ج: ۱) قبيل باب المياه، مطبوعه کراچی.

[۳] قال ابن حجر و حاصل حكم من اغتسل عاريا أنه إن كان بمحل خال لايراه احد ممن يحرم عليه نظر عرته حل له ذالک لكن الأفضل التستر الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱ باب الغسل، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی.

کیا غسل جنابت سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے

سوال:- غسل جنابت کی حالت میں غسل کرتے وقت وضو سے پہلے بھی غسل کیا جا سکتا ہے اور پھر غسل سے فراغت پانے کے بعد وضو کیا جاتا ہے یا کہ ہر حالت میں غسل کرنے سے پہلے ہی وضو کر لینا لازم ہے، اگر زید نے وضو کرنے کے بعد غسل کرنا شروع کیا اور غسل سے فراغت سے پہلے ہی بوجہ اخراج ریح اس کا وضو ٹوٹ گیا اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے دوبارہ وضو کرے اور اس کے بعد از سر نو غسل کرے یا وہ پہلے پورا غسل کرے اور اس کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔

۲- زید علی الصباح غسل کرنے کی نیت سے اپنے مکان کے ساتھ ملحق غسل خانہ میں داخل ہوا غسل سے فارغ ہونے کے بعد وہ بحالت عریانی اپنے کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہاں پر کپڑے پہن کر نماز ادا کی کیا اس سے اس کا وضو نہیں ٹوٹا جب کہ مکان کے کسی افراد کی نظر اس پر نہ پڑی ہو کیونکہ وہ سب اس وقت اپنے اپنے کمروں میں نیند کی حالت میں تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضو کرے پھر غسل کرے[۱]، وضو کے بعد اگر خروج ریح ہو جائے پھر غسل میں اعضاء وضو پر پانی بہا دیا جائے تب بھی کافی ہے جداگانہ وضو کی ضرورت نہیں۔

۲- اس کا وضو نہیں ٹوٹا اتفاقاً اگر کسی کی نظر پڑ بھی جاتی تب بھی وضو نہ ٹوٹتا۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

۱ یتوضأ وضوئه للصلاة ثم یفیض علی راسه وسائر جسده ثلاثاً (عالمگیری ص۱۴ ج۱) الفصل الثاني في سنن الغسل. مطبوعه کوئٹه. البحر الرائق ص ۴۹-۵۰ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. النهر الفائق ص ۶۲ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

۲ ستر کھلنا نواقض وضو نہیں راجع نواقض الوضوء، فتاوی دارالعلوم ص۱۳۵ ج۱، نواقض وضو۔

غسل خانہ میں برہنہ دعائیں پڑھے یا نہیں!

سوال:-غسل خانہ میں وضو کرتے وقت دعاؤں کا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

برہنگی کی حالت میں نہ پڑھے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

غسل جمعہ وعید شب میں

سوال:-اگر کوئی شخص غسل جمعہ اور غسل عید شب میں کرلے تو کافی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شب جمعہ اور شب عیدین میں غسل کرلیا جائے تب بھی کافی ہے، کہ اصل مقصود قطع رائحہ حاصل ہے،(کذا فی مراقی الفلاح[2]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] ویستحب أن لایتکلم بکلام معه ولو دعاء الخ، طحطاوي علی مراقي ص:۸۴، (مصر) فصل فی آداب الاغتسال. شامی کراچی ص۱۵۶ ج۱، مطلب فی ابحاث الغسل، سنن الغسل.

[2] لو اغتسل یوم الخمیس او لیلة الجمعة استن بالسنة لحصول المقصود وهو قطع الرائحة (مراقی الفلاح، ص:۱۷، فصل یستحب الاغتسال لاربعة اشیاء)، شامی زکریا ص۳۰۹ ج۱ کتاب **الطهارة** قبیل مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة. عالمگیری ص۱۶ ج۱ قبیل الباب الثالث فی المیاه.

دھوبن کی لڑکی سے صحبت کر کے کیا کبھی پاک نہیں ہوسکتا؟

سوال:-میں نے ایک مسلم دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرلی، اب شرمندہ ہوں، سنا ہے کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے والا کبھی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز روزہ کے قابل رہتا ہے، کیا لوگوں کی بات درست ہے، آدمی پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور پاکی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دھوبن کی لڑکی ہو یا کسی اور کی جب تک شریعت کے موافق اس سے نکاح نہ ہوجائے اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور زنا کاری ہے، کبیرہ گناہ ہے[1] سچے دل سے نادم ہوکر توبہ کرنا ضروری ہے[2] غسل کرنے سے آدمی پاک ہوجاتا ہے خواہ کہیں بھی اس نے برا کام کیا ہو یہ کہنا کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے کی وجہ سے آدمی زندگی بھر پاک نہیں ہوتا اور نماز روزہ کے قابل نہیں رہتا بالکل غلط ہے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] الزِنَا ذَنْبٌ كَبِيرٌ الخ مرقاة شرح مشكوة ص۱۰۳، ج ۱، باب الكبائر، شرح العقيدة الطحاوية لابى العز الدمشقى ص۵۲۶ ج۲ اختلاف العلماء فى تحديد الكبيرة، دار الفكر بيروت.

[2] وفيما بين وبين اللّٰه يرتفع بمجرد التوبة الخ طحطاوى على المراقى ص۵۴۷ باب مايفسد الصوم وتجب الكفارة، مطبوعه مصرى.

[3] وخصوه بغسل البدن من جنابة ونفاس، والجنابة صفة تحصل بخروج المنى بشهوة يقال أجنب الرجل اذا قضى شهوته بالمرأة الخ طحطاوى على المراقى ص۷۶ فصل مايوجب الاغتسال، مطبوعه مصرى.



فصل دوم : جنبی کے احکام

حالت جنابت کا پسینہ

سوال: -حالت جنابت کا پسینہ اگر کپڑوں کو لگ جائے تو ان سے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست حقیقیہ کے ساتھ مخلوط نہ ہو تو درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جنبی پر وضو لازم نہیں

سوال: -ایک آدمی جنبی ہے اور غسل کیلئے پانی کافی نہیں اور وضو کے لئے پانی کافی ہے، تو وضو کر کے تیمّم کرے یا وضو کی ضرورت نہیں؟

---

[1] فسؤر آدمی ولو جنباً او کافرا طاهر وقال بعد اوراق وحکم عرق کسؤر الخ الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۳۸۱تا۳۸۹ ج ۱ ، کتاب الطهارة، فصل في البئر، مطلب في السؤر. عالمگیری ص۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فیمالایجوز التوضؤ و مما یتصل بذالک مسائل مجمع الانهر ص۵۵ ج ۱ کتاب الطهارة فصل تنزح البئر. دارالکتب العلمیه بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

اس حالت میں اسکے ذمہ وضوواجب نہیں تیمّم کافی ہے۔ (کذا فی[1] درمختار ص:۳۹، ج:۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۱۱/۱۹ ۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲/ ذی الحجہ ۵۷ھ

دوبارہ جماع کرنا بلاغسل عضو

سوال:- هل يجوز الوطی مرة بعد اخریٰ بلاغسل ذكر احدهما او كليهما وانما قال الشامی وعندنا كذالک، يشعرمنه انه حرام عندنا كمذهب الشافعی رحمه الله ويحرم من غيره يكره ما الفتوى في هذا، وما قال مشائخنا في هذا بينوا بياناً شافياً وتوجروا اجراً جميلا.

الجواب حامداً ومصلياً

لم يظهر ما اراد السائل بهذا السوال ان اراد ان المرأ اذا جامع امرأته فهل يجوز له الجماع بعده من غير غسله ذكره وغسلها فرجها ام لا يجوز فاين قال الشامی انه حرام عند الشافعی رحمه الله و عندنا كذالک واين قال غيره انه مكروه، فليحرر عبارات الشامی وغيرها بتسمية الكتاب وبتعيين الباب والصفحة والمطبع بالفاظها.

ان كان المراد بقول الشامی[2] عبارته التی ذكرها في ردالمحتار في كتاب

---

[1] وفي القهستانی اذا كان للجنب ماء يكفی لبعض اعضائه او للوضوء تيمم ولم يجب عليه صرفه اليه (الدرالمختار مع الشامی نعمانيه ص:۱۵۵، ج:۱، مطبوعه زكريا ص:۳۹۵، ج:۱) كتاب الطهارة، باب التيمم. عالمگيری ص ۳۰ ج ۱ الفصل الثالث فی المتفرقات، كتاب الطهارة. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الطهار ة تحت (مطلب في حكم وطى المستحاضة ومن بذكره نجاسة) بعنوان "تنبيه" افتى بعض الشافعية بحرمة جماع من تنجس ذكره قبل غسله الا اذا كان به سلس فيحل كوطئ المستحاضة مع الجريان ويظهر انه عندنا كذالک فالظاهر ان المراد بتنجيس الذكر تنجسه بغير المنى والمنى عند الشافعية طاهر، وان كان مراد الشامى رحمه اللّٰه تنجسه بالمنى على سبيل التنزل ولوكان بعيداً جداً فهو رأيه واجتهاده وهو ليس بمحرم بل المحرم النص القطعى ومافي معناه.

وان كان المراد بقول الشامى رحمه اللّٰه عبارة اخرىٰ فليحرر. وقالت الفقهاء ان اراد الجنب معاود ة اهله فالمستحب ان يتوضأ والا فلا بأس به فالظاهر ان غسل الذكر ايضاً مستحب قال في الهندية[1] في آخر الباب الثاني من الطهارة ولابأس للجنب ان ينام ويعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ فحسن كذا في القنية ص ۵۴،(وكذا في الخلاصة[2] ص:۴۷) وقال في الاوجز[3] قلت لكن مقتضى عباراتهم ان الوضوء للنائم آكد من الوضوء للأكل بل كلام بعضهم كالباجى والطحاوي وغيرهم يشير الى عدم الاستحباب في الاكل فالظاهران تأكده في النوم اشد منه في الاكل، بوب الشيخ ابن تيمية رحمه اللّٰه في منتقى الاخبار استحباب الوضوء لمن أراد النوم ثم ذكر بعده باب تأكيد ذلک للجنب واستحباب الوضوء لـه لاجل الأكل والشرب والمعاودة وهذا نص في ان

(گذشتہ کا بقیہ) [2] الشامى نعمانيه ص۱۹۸ ج ۱، شامى زكريا ص۲۹۵ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فيحكم وطى المستحاضة الخ.

(صفحہ ہٰذا) [1] هنديه ص۱۶، ج ۱، (مطبوعه كوئٹه) كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث.

[2] ولاباس للجنب ان ينام او يعاود الى اهله (خلاصة الفتاوى ص۴۷ ج ۱) الفصل الثانى فى الغسل.

[3] اوجزالمسالک ص ۲۹۱ ج ۱، (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) كتاب الطهارة، باب وضوء الجنب اذا أراد ان ينام اويطعم قبل ان يغتسل.

الوضوء للنوم اٰكد منه لهؤلآء الثلث، وقال في البدائع[1] ولا بأس للجنب ان ينام ويعاود اهله لماروى عِنْ عُمَرؓ اَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ وَلَهُ اَن يَّنَامَ قَبْلَ اَن يَّتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ لِمَا رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مَنْ غَيْرِ اَن يَّمُسَّ مَاءَ الخ فعلم من لفظ من غير ان يمس ماء انه صلى الله عليه وسلم نام بغير مس الماء لامسه للوضوء ولالغيره، في أوجزالمسالك[2] ص: ۱۲۳، قال يحيىٰ سئل مالک عن رجل له نسوة زوجات وجوار جمع جارية اي اماء هل يطأهن جميعاً قبل ان يغتسل فقال لابأس اي: يجوز بالاتفاق بان يصيب الرجل جاريته او جواريه قبل ان يغتسل الا انه يستحب الوضوء واقله غسل الفرج للمعاودة مع انه انشط كما ورد انتهىٰ. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ

ترجمہ سوال وجواب

سوال :- کیا ایک یا دونوں کی شرمگاہ دھوئے بغیر دوبارہ وطی کرنا جائز ہے اور بس شامی نے کہا ہے وعندنا کذا لک ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک بھی حرام ہے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مثل جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک مکروہ ہے اس میں فتوی کیا ہے؟ اور ہمارے مشائخ نے اس میں کیا فرمایا ہے۔

جواب :- اس سوال سے سائل کی کیا مراد ہے ظاہر نہیں ہوئی، اگر یہ مراد ہے کہ مرد جب اپنی عورت سے جماع کرلے تو کیا اس کے لئے اس کے بعد مرد کے ذکر کو دھوئے بغیر اور عورت کے اپنی شرمگاہ کو دھوئے بغیر دوبارہ جماع کرنا جائز ہے یا جائز نہیں؟ پس شامی نے کہاں کہا ہے کہ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہے اور ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے اور ان کے غیر نے کہاں کہا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ شامی وغیرہ کی عبارات، کتاب کے نام، باب، صفحہ مطبع کی تعیین کے ساتھ بالفاظہا تحریر کی جائیں۔

---

[1] بدائع ص ۳۸ ج ۱، (مطبوعہ کراچی) کتاب الطهارة، فصل في الغسل، قبيل فصل في تفسير الحيض والنفاس الخ.

[2] اوجز المسالک ص ۱۰۹ ج ۱، (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) كتاب الطهارة، جامع غسل الجنابة.

اگر شامی کے قول سے مراد ان کی وہ عبارت ہے جس کو انہوں نے ردالمحتار میں کتاب الطہارۃ میں ''مطلب في حكم وطى المستحاضة ومن بذكره نجاسة'' کے تحت تنبیہ کے عنوان سے ذکر کیا ہے بعض شافعیہ رحمہ اللہ نے اس شخص کے جماع کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے جس کا ذکر نجس ہو اس کے دھونے سے قبل مگر جب کہ اس کو سلسل بول ہو مثل وطی مستحاضہ کے جریان (دم استحاضہ) کے ساتھ اور ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کے نجس ہونے سے مراد غیر منی کے ساتھ نجس ہونا مراد ہے اس لئے کہ منی شافعیہ کے نزدیک طاہر ہے اور اگر شامی کی مراد علیٰ سبیل التنز ل منی سے نجس ہونا ہوا گرچہ یہ بہت بعید ہے تو یہ ان کی رائے اور ان کا اجتہاد ہے، جو محرّم نہیں، محرّم تو نص قطعی ہوتی ہے یا وہ جو اسکے ہم معنی ہو۔

اور اگر شامی کے قول سے مراد کوئی دوسری عبارت ہے تو اس کو تحریر کیا جائے اور فقہاء نے فرمایا ہے۔ اگر جنبی اپنی بیوی سے دوبارہ ملاقات کا ارادہ کرے تو مستحب یہ ہے کہ وضو کرلے ورنہ کوئی حرج نہیں، پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کا دھونا بھی مستحب ہے، ہندیہ میں طہارت کے باب ثانی کے آخر میں فرمایا ہے اور جنبی کے لئے وضو کرنے سے قبل سونے اور دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر وضو کرلے تو حسن ہے قنیہ ص ۵۴ / میں اسی طرح ہے اور خلاصہ ص ۷۴ / میں بھی اسی طرح ہے اور اوجز میں فرمایا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کی (فقہاء کی) عبارت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ نائم کے لئے وضو آکل کی وضو سے زیادہ مؤکد ہے بلکہ ان میں سے بعض مثل باجی وطحاوي وغیرہم کا کلام اکل میں عدم استحباب کی طرف اشارہ کرتا ہے پس ظاہر یہ ہے کہ اکل کے بالمقابل نوم میں زیادہ مؤکد ہے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے منتقیٰ الاخبار میں استحباب الوضو لمن اراد النوم باب قائم کیا ہے پھر اس کے بعد باب تاکید ذالک للجنب واستحباب الوضو لاجل الوضو والشرب والمعاودة قائم کیا ہے اور یہ اس میں نص ہے کہ نوم کیلئے وضو ان تینوں کے مقابلہ میں زیادہ مؤکد ہے اور بدائع ص: ۳۸، ج: ۱، میں فرمایا ہے جنبی کے لئے سونے اور بیوی سے دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی بناء پر کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہونے کی حالت میں سوسکتا ہے ارشاد فرمایا، ہاں اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلے اور اس کو وضو سے قبل بھی سونا جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جنبی ہونے کی حالت میں پانی چھوئے بغیر سوجاتے تھے الخ پانی کو چھوئے بغیر کے لفظ سے معلوم ہوگیا کہ نبی اکرم ﷺ سوگئے پانی چھوئے بغیر نہ وضو کے لئے چھوا نہ اس کے غیر کے لئے، اوجز المسالک ص: ۱۲۳، ج: ۱، میں ہے یحییٰ رحمہ اللہ نے بیان کیا امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں جس کے لئے کئی بیویاں اور باندیاں ہیں آیا وہ سب سے وطی کرسکتا ہے غسل کرنے سے قبل، فرمایا، کچھ حرج نہیں۔ یعنی بالاتفاق جائز ہے کہ کوئی شخص اپنی باندی یا باندیوں سے ملاقات کرے غسل کرنے سے قبل مگر وضو کرلینا مستحب ہے اور اس کا اقل درجہ شرمگاہ کا دھولینا ہے دوبارہ ملاقات کرنے کے لئے باوجودیکہ یہ زیادتی نشاط کا بھی باعث ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے۔

ایک دفعہ جماع کے بعد بغیر عضو پاک کئے دوبارہ جماع کرنا

سوال:- ایک دفعہ جماع کرنے کے بعد دوبارہ جماع کرنا بغیر استنجاء کئے ہوئے جائز ہے یا نہیں حضرت شیخ مولانا زکریا صاحبؒ نے حرام لکھا ہے، لیکن مولانا اشرف علی صاحبؒ کثرت ازدواج لصاحب المعراج میں استحباب کا درجہ دیا ہے، اور دلیل میں حدیث پیش کی ہے، آپ مفتیٰ بہ قول بیان فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک دفعہ جماع کے بعد دوسری دفعہ جماع کرنا بغیر عضو کو پاک کئے ہوئے مکروہ ہے بذل المجہود[1]، اوجز المسالک[2] وغیرہ میں تشریح ہے، شامی[3] میں ممانعت مذکور ہے اکابر نے جو کچھ لکھا ہے بندہ حقیر اس کے متعلق کیا کہے "رسالہ کثرت ازدواج لصاحب المعراج" یہاں موجود نہیں ورنہ اس کی تفصیل دیکھ کر ممکن ہے کہ کوئی بات واضح ہوجاتی اور اختلاف ہی ختم ہوجاتا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: العبد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زیارت قبور بحالت جنابت

سوال:- کیا کسی شخص کا حالت ناپاکی میں قبرستان میں یا قبر کے پاس جانا کیسا ہے یعنی حالت جنابت میں۔ بینوا توجروا۔

---

[1] بذل المجهود، ص: ۱۳۴، ج: ۱، باب الجنب يعود، كتاب الطهارة، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

[2] اوجز المسالک ص: ۱۰۹، ج: ۱، كتاب الطهارة وضوء الجنب اذ اراد ان ينام او يطعم قبل ان يغتسل.

[3] شامی كراچی ص: ۱۸۶، ج: ۱، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء.

الجواب حامداً ومصلیاً

قبر کی زیارت کے لئے پاکی کی حالت میں جانا چاہیئے کیونکہ وہاں جا کر قرآن شریف پڑھنا بھی مسنون ہے[1] اور قرآن شریف ناپاکی کی حالت میں پڑھنا ناجائز ہے[2] اگر قرآن شریف نہ پڑھے تو بحالت جنابت جانا بھی گناہ نہیں البتہ خلاف افضل ضرور ہے۔ والافضل ان یکون ذالک یوم الخمیس متطهراً. (شامی[3] بحث زیارة القبور ص: ۹۴۲، ج: ۱)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۴/۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

بحالت جنابت مسجد میں داخل ہونا

سوال: - حضور ﷺ کے واسطے حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہونا جائز تھا یا نہیں؟ اگر جائز تھا تو کیا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی یا سب کے واسطے برابر حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

آنحضرت ؐ کے مکان کا دروازہ مسجد میں تھا لہٰذا بحالت جنابت آنحضرت ﷺ

---

[1] ویستحب للزائر الاکثار من قرأة القرآن والذکر الخ (الاذکار ص ۱۵۲) مطبوعه بیروت، باب مایقوله زائر القبور.

[2] عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَاتَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَاالْجُنَبُ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ بدائع الصنائع ص: ۳۸، ج: ۱، (مطبوعه کراچی) کتاب الطهارة، فصل في الغسل قبيل فصل في تفسير الحيض الخ.

[3] الشامی نعمانیه ص: ۶۰۴، ج: ۱، وشامی زکریاص: ۱۵۰، ج: ۳، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور.

کومرور کی اجازت تھی ہر ایک کو ہر مسجد میں بحالت جنابت داخل ہونا اس وقت بھی جائز نہ تھا اوراب بھی کسی کے لئے جائز نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہٗ گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف ۲۶/رجب ۵۶ھ

غسلِ جنابت میں تاخیر کرنا اور کھانا پینا

سوال:- ہمارے یہاں کے امام صاحب نے فجر کے وقت غسلِ جنابت نہیں کیا اور فجر کی نماز قضا کی اور ظہر میں غسل کر کے نماز پڑھی، اس درمیان میں حقہ اور روٹی وغیرہ کھاتے پیتے رہے تو صحیح ہے یا غلط؟ جب کہ ان کو اس حرکت پر ٹوکا گیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نمازِ فجر کا قضا کر دینا اور ظہر تک بلا عذر شرعی کے مؤخر کر دینا کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن بلا غسل کے جو کچھ کھایا پیا وہ حرام نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّ یَاعَلِیُّ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ یَجْنُبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنِ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صَرَدٍ مَامَعْنَی هٰذَا الْحَدِیْثِ قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک رواه الترمذي قال الطیبی والاشارة في هذا المسجد مشعرة بان له اختصاصا بهذا الحکم لیس لغیره من المساجد ولیس ذلک الا لان باب رسول اللّٰه ﷺ یفتح الی المسجد وکذا باب علیؓ مرقاة ص ۳۴۷ ج ۱۱، (مطبوعه رشیدیه سهارنپور) باب مناقب علیؓ، الفصل الثانی. شامی کراچی ص ۱۷۱ ج ۱ باب الغسل. بذل المجهود ص ۱۴۱ ج ۱ باب فی الجنب یصلی بالقوم وهو ناس الخ مطبوعه امدادیه ملتان.

[2] الجنب اذا اراد ان یاکل اویشرب فالمستحب به ان یغسل یدیه وفاه وان ترک فلاباس (خانیه علی هامش الهندیة ص: ۴۲، ج: ۱) مطبوعه کوئٹه. فصل فی ما یوجب الغسل. شامی کراچی ص ۱۲۹ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل. حلبی کبیری ص ۵۶ مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

جنبی کا جھوٹا کھانا پینا

سوال:- جنبی کا جھوٹا حقہ پینے والوں پر غسل واجب ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جن لوگوں نے ان کے کیساتھ یا ان کا بچا ہوا کھایا پیا ان پر غسل واجب نہیں ہوا[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

بحالت جنابت ناخن اور بال ترشوانا

سوال: غسل واجب ہو تو غسل سے پہلے ناخن اور بال تراشنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بحالت جنابت ناخن اور بال ترشوانا مکروہ ہے[2] پاکی کے بعد ترشوائے۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

---

[1] فسؤر آدمی مطلقاً ولو جنباً أو كافراً أو امرأة طاهر الخ، الدرالمختار على الشامی زكريا ص: ۲۸۱، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر. حلبی كبيری ص ۱۲۶ فصل فی الأسار، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور. عالمگيری ص ۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فيمالايجوز التوضؤ و مما يتصل بذالک مسائل، مطبوعه كوئٹه.

[2] حلق الشعر حالة الجنابة مكروه وكذا قص الاظافير (عالمگيری ص: ۳۵۸، ج، ۵، مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پنجم

تیمّم کے احکام

تیمّم کا طریقہ

سوال:- تیمّم میں پاؤں ہاتھ کی تین انگلیوں یا چار انگلیوں کو داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے نیچے رکھ کر پھیرنا چاہئے ایک صاحب تین انگلیوں سے بتاتے ہیں اور تعلیم الاسلام میں چار انگلیوں سے لکھا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

تعلیم الاسلام میں صحیح لکھا ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا تیمّم میں استیعاب فرض ہے؟

سوال:- تیمّم میں استیعاب فرض ہے یا نہیں۔ اگر شقِ اول ہے تو اکمال فرض محال ہے؟

---

[۱] یمسح باربع اصابع یده الیسریٰ ظاهر یده الیمنیٰ من رؤس الاصابع الی المرفقین الخ، عالمگیری ص۳۰ ج۱، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات. مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص ۲۳۰ ج ۱ باب التیمم خلاصة الفتاوی ص۳۵ ج ۱ باب التیمم.

کیوں کہ اوّل تو دوضرب رکھا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ ظاہر کف اور انگلیوں کے درمیان میں مسح نہیں ہوا۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے سے ہر ہر گوشہ تک ہاتھ پہونچانا ناقص خیال میں محال ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

استیعاب ضروری ہے۔ **الرابع من الشروط استیعاب المحل وهو الوجه واليدان الى المرفقين بالمسح فى ظاهر الرواية وهو الصحيح المفتى به فينزع الخاتم ويخلل الاصابع ويمسح جميع بشرة الوجه والشعر على الصحيح وما بين العِذار والأذن الحاقاله باصله (مراقى الفلاح)**[1] محال کا ضروری قرار دینا خلاف نص ہے **لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا الأية**[2] اورضروری کومحال سمجھنا خیالِ ناقص ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زیادتیِ مرض کی وجہ سے مسجد کی دیوار سے تیمّم

سوال:- ایک آدمی جس کی عمر ۶۵ ر سال ہے عرصہ ۷ ر سال سے مرض درد (گٹھیا) ہے ٹھنڈے پانی سے وضوکرنے پر مرض میں اضافہ ہوجاتا ہے اکثر اسی وجہ سے تیمّم کرتا ہے، لیکن بعض احباب معترض ہیں کہ ہمیشہ تیمّم نہ کیا جائے، کاروباری آدمی ہے گرم پانی کا ہروقت انتظام نہیں کرسکتا، ہمارے یہاں کی مساجد میں گرم پانی کا نظم نہیں رہتا ہے اور تیمّم کے لئے مٹی بارش

---

[1] مراقى الفلاح على حاشية الطحطاوى ص ۹۵ – ۹۶، (مصرى) كتاب الطهارة باب التيمم. حلبى كبيرى ص ۶۳ فصل فى التيمم مطبوعه لاهور. النهر الفائق ص ۱۰۱ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[2] سورۂ بقرہ آیت: ۲۸۶،

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلّف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو۔

کی وجہ سے نرم رہتی ہے اس لئے مسجد کے اندر تیمّم کر لیتا ہے، اس پر بھی بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسجد کے اندر تیمّم نہیں کرنا چاہئے، براہ کرم حکم شرعی سے مطلع فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ وضو کرنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے تو تیمّم آپ کیلئے درست ہے[۱] تیمّم کیلئے ایک بڑا ڈھیلا یا اینٹ مستقل علیٰحدہ محفوظ رکھ لیں کہ بارش کا اثر نہ پہونچے، پختہ دیوار اور پتھر سے بھی تیمّم درست ہے[۲] مسجد کی دیوار سے تیمّم نہ کیا کریں[۳]۔ فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مسجد کی دیوار سے تیمّم

سوال:- مسجد کی دیوار پر تیمّم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسجد کی دیوار کو تیمّم کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔[۴] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ولوكان يجد الماء الا إنه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم، عالمگيرى ص۲۸ ج ۱، الباب الرابع فى التيمم. مطبوعه كوئٹه. شامى كراچى ص ۲۳۳ ج ۱ باب التيمم، المحيط البرهانى ص ۳۱۲ ج ۱ كتاب الطهارات، الفصل الخامس فى التيمم، مطبوعه ڈابهيل.

[۲] يجوز التيمم بالتراب وبالآجر المشوى (عالمگيرى ص ۲۷ ج ۱) ملخصاً، الباب الرابع فى التيمم، المحيط البرهانى ص ۳۰۷ ج ۱ كتاب الطهارات الفصل الخامس فى التيمم، مطبوعه ڈابهيل.

[۳] ومنها منع اخذ شئى من اجزائه قالوا فى ترابه ان كان مجتمعا جاز الاخذ منه ومسح الرجل عليه و اِلا لا، الاشباه النظائر ص ۲۰۲ القول فى احكام المسجد، الفن الثالث من الاشباه و النظائر وهو فن الجمع و الفرق مطبوعه اشاعة الاسلام دهلى. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پانی کتنی دُور ہو تب تیمّم درست ہوگا؟

سوال:- ایک شخص راجستھان میں وہاں کے باشندوں سے کہتا ہے کہ ایک سودس قدم دور پانی ہو تو وہاں تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور حال وہاں کا یہ ہے کہ وہ جنگل میں گھر بنا کر رہتے ہیں اور ساتھ میں کافی مویشی رکھتے ہیں اور ان مویشیوں کو پانی دور دور سے لا کر پلاتے ہیں اور خود اس پانی سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں اور بعض لوگوں کے گھر ٹنکی بنی ہوئی ہے جس میں تیس سے چالیس مٹکے پانی آتا ہے اور گھروں میں بھی کسی کسی کے گھر تیس تیس مٹکے پانی موجود ہوتا ہے اور مسجد میں پانچ دس مٹکے پانی رہتا ہے، پھر بھی تیمّم کرتے ہیں، جانوروں کے پلانے کے لئے پانی لاتے اور پلاتے ہیں، اور نہانے دھونے کے لئے پانی استعمال کرتے ہیں اور نماز تیمّم سے پڑھتے ہیں اور بعض لوگ تو اپنی بستی سے ایک سودس قدم دور چلے جاتے ہیں (جنگل میں) اور وہاں پانی کا یہی حال ہوتا ہے پھر بھی وہ تیمّم سے نماز ادا کرتے ہیں۔ تو کیا اس طرح تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان حالات میں تیمّم کی اجازت نہیں۔ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيداً

(گذشتہ کا بقیہ) ؎ ومنها منع اخذ شئ من اجزائه قالوا فی ترابه ان کان مجتمعا جاز الاخذ منه ومسح الرجل علیه والا لا، الاشباه والنظائر ص ۲۰۲، القول فی احکام المسجد، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی، ویکره مسح الرجل من طین والردغة باسطوانة المسجد او بحائطه ...... وان مسح بتراب فی المسجد ان کان ذالک التراب مجموعا فی ناحیة غیر منبسط لا بأس به وان کان مفروشاً یکره لانه بمنزلة ارض المسجد، خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۶۵/۱، باب التیمم، فصل فی المسجد.

طَیِّباً (الآیۃ)[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم ۲/۲۴/ ۹۵ھ

ڈھیلے کا اثر ہاتھ پر نہ آئے تب بھی تیمّم درست ہے؟

سوال:- آیا تیمّم کا ڈھیلا ایسا ہونا چاہئے جس کے ریزے جھڑکر چہرے اور ہاتھ کو مٹی سے آلودہ کردیں، اگر مٹی کا اثر چہرہ اور ہاتھ میں نہ پہونچے تو وضو کا بدل تیمّم ہو جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کے ڈھیلے کا ہاتھ پر کوئی ریزہ نہ آئے تب بھی تیمّم درست ہو جائے گا۔[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے کیا تیمّم درست ہے؟

سوال:- اگر غسل کی حاجت ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو کیا تیمّم کر کے نماز ادا کی جائیگی۔

---

[1] سورة النساء آیت:۴۳ ومن عجز عن استعمال الماء لبعده ... ولو مقيما في المصر ميلاً اربعةً آلاف ذراع، وهو اربع و عشرون اصبعاً شامی کراچی ص ۲۳۲ ج ۱ باب التيمم، النهر الفائق ص۹۷ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، مجمع الانهر ص۵۸ ج ۱ باب التيمم كتاب الطهارة، دار الكتب العلمية بيروت.

ترجمہ:- پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کرو (بیان القرآن ص:۱۱۹، ج:۱)

[2] يجوز التيمم بالحجر عليه غبار اولم يكن الخ (عالمگیری ص۲۷ ج۱، ملخصاً) الباب الرابع في التيمم. مطبوعه كوئٹه. شامی کراچی ص ۲۳۶ ج ۱ باب التيمم، فتاوىٰ قاضی خان ص ۶۱ ج ۱ فصل فيما يجوز به التيمم، مطبوعه كوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں بلکہ غسل کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- اسٹیشن پر تاخیر کی صورت میں نماز تیمّم سے ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی موجود نہ ہو اور اسٹیشن پر پہونچنے تک وقت ختم ہوجانے کا مظنّہ ہو تو تیمّم سے نماز پڑھ لی جائے[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۲۰/ ۸۹ھ

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- (۱) زید صحت مند ہے مگر وقت تنگ ہے کہ بعد غسل نماز کا وقت نہیں رہتا تو ایسی حالت میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

---

[1] (لا) يتيمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وترا لفواتها الى بدل (الشامي نعمانيه ص: ۱٦٤، ج: ۱) شامي زكريا ص: ۴۱۳، ج: ۱، (باب التيمم) كبيرى ص: ۸۳ (مطبوعه لاهور) باب التيمم. البحر الرائق ص: ۱۵۹، ج: ۱، (مطبوعه كويٹه) باب التيمم.

[2] وندب تاخير التيمم) وعن ابى حنيفة أنه حتم (لمن يرجو) ادراك (الماء) بغلبة الظن (قبل خروج الوقت) واما اذا لم يكن على طمع من وجود الماء في الوقت لايستحب أن يؤخر ويتيمم ويصلى فى الوقت المستحب كما فى الخانية وغيرها (طحطاوى على مراقى الفلاح ص۹۷ – ۹۸ مصرى (باب التيمم) وشامى زكريا ص ۴۱۷ ج ۱، باب التيمم. حلبى كبيرى ص٦٧ فصل فى التيمم، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) تنگیٔ وقت کی بناء پر جو نماز تیمّم کر کے پڑھی گئی بعد غسل احتیاطاً اعادہ ضروری ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) تنگیٔ وقت کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز نہیں[۱]۔

(۲) وہ نماز صحیح نہیں ہوئی اس کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- میرا ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور مین ایک چھوٹے سے بچے کی ماں ہوں رات میں اپنے شوہر سے ہمبستری کرتی ہوں اور مجھے صبح میں فجر سے پہلے نہانے کا موقع نہیں ملتا ہے کیا جسم مین جہاں نجاست لگی ہوا سے دھوکر تیمّم کر کے فجر کی نماز ادا کرسکتی ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک عذر شرعی نہ ہو تیمّم کافی نہیں، دیر میں اٹھنا وقت تنگ ہو جانا عذر نہیں اس لئے تیمّم کی اجازت نہیں ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۸۸ھ

---

[۱] (لا) یتیمم (لفوت جمعة ووقت) ولووتراً لفواتها الی بدل (الشامی ص:۱٦۴، ج۱، نعمانیه، وشامی زکریا ص۴۱۳، ج۱، باب التیمم، کبیری ص ۸۳، باب التیمم، مطبوعه لاهور، البحرالرائق ص ۱۵۹ ج۱ باب التیمم، مطبوعه کوئٹه)

[۲] والاحوط أن یتیمم ویصلی ثم یعیده (الشامی نعمانیه ص۱٦۴ ج۱، شامی زکریا ص۴۱۳ ج۱، باب التیمم.

[۳] لا یتیمم لفوت جمعة ووقت ولو وتر الفواتها الی بدل الخ درمختار علی الشامی زکریا ص:۴۱۳، ج:۱، کتاب الطهارة. باب التیمم، قبیل مطلب فی تقدیر الغلوة شامی کراچی ص:۲۴٦، ج:۱، البحرالرائق ص ۱۵۹ ج۱ باب التیمم، مطبوعه کوئٹه،

تنگیٔ وقت کی وجہ سے غسل کا تیمّم!

سوال:- اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جائے کہ ہم پر غسل فرض ہو گیا اور صبح کو ایسے وقت آنکھ کھلی کہ سورج نکلنے میں دس یا پانچ منٹ باقی ہیں اور گھر میں پانی موجود نہیں ہے باہر سے پانی لاکر غسل کرنے میں نماز قضا ہو جائے گی ایسی حالت میں غسل کا تیمّم کر کے ادا نماز پڑھنی چاہئے یا غسل کر کے قضا نماز پڑھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی حالت میں تیمّم کی اجازت نہیں[1] غسل کر کے نماز پڑھیں، وقت باقی نہ رہے تو قضا پڑھیں لیکن جب سویرے اٹھنے کا اہتمام کرینگے تو قضا نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۹/۳۰ھ

مرض کی وجہ سے تیمّم

سوال:- ایک طبیب مسلمان بعض مخصوص مرض کے متعلق اپنے آپ کو حاذق کہتا ہے اور بعض رجال بھی کہتے ہیں کہ فلاں اور فلاں مرض کی دوا اس کے پاس بہ نسبت دوسروں کے اچھی ہیں وہ دوا کے استعمال کے بعد اغتسال کے بجائے تیمّم کا حکم لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر غسل فرض ہو تب بھی تیمّم کرو۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر حاذق دیندار طبیب یہ کہتا ہے کہ غسل کرنے سے مرض میں ترقی ہو جائیگی یا دیر میں اچھا

---

[1] ولایتیمم لفوت جمعة ووقت (الدرالمختار علی هامش، ردالمحتار ص:۲۴۶، ج:۱ قبیل مطلب في تقدير الغلوة مطبوعه کراچی. عالمگیری ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع فی التیمم الفصل الثالث فی المتفرقات مطبوعه کوئٹه، البحرالرائق ص ۱۵۹ ج ۱ باب التیمم مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

ہوگا تو تیمّم درست ہے تیمم لبعده ميلا عن ماء او لمرض كنز قال الزيلعي واما المرض فمنصوص عليه سواء خاف ازدياد المرض اوطوله باستعمال الماء الخ[1] وفی الدرالمختار اولمرض يشتد او يمتد بغلبة ظن اوقول حاذق مسلم قال الشامی ای اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عد الته شرط (ردالمحتار[2]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

بیماری کے وہم کی بناء پر تیمّم

سوال:- اگرچہ غسل کرنے میں بار بار کا تجربہ نہیں ہے مگر جب بھی غسل کرتا ہے کچھ نہ کچھ ہوتا ضرور ہے تب کیا کیا جائے؟ بعض دفعہ ضعف قلب اور ضعف طبیعت کی بناء پر وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ غسل و وضو سے شاید طبیعت خراب ہوجائے اس بناء پر تیمّم کرلیا جائے یا طبیعت سست ہوئی اور تیمّم کرلیا کہ کہیں خراب نہ ہوجائے۔ یا نزلہ وزکام ہوجانے کے اندیشہ سے تیمّم کیا جائے یا ٹھنڈے پانی سے وضو وغسل کرنے سے ڈر معلوم ہوا طبیعت کے نہ برداشت کرنے کی وجہ سے یا طبیعت کے کسل یا ضعف طبیعت کی بناء پر، جیسا کہ مشہور ہے کہ گرم پانی سے وضو وغسل کرنے سے ٹھنڈ زیادہ محسوس ہوتی ہے اس وجہ سے نہ ٹھنڈے سے کیا نہ گرم سے کہ گرم سے زیادہ ٹھنڈ محسوس ہوگی یا گرم پانی سے اسلئے وضو وغسل نہیں کیا کہ ٹھنڈے پانی کا عادی ہے اور ٹھنڈ زیادہ پڑ رہی ہے گرم پانی سے کرے گا تو جلد پھٹ جائے گی یا خشکی جلد پر پیدا ہوجائے گی جس کی وجہ سے ظاہر ہے کہ پریشانی ہوگی اور ٹھنڈے پانی کی برداشت نہیں اس لئے تیمّم کرلیا تب کیا حکم ہے؟ اور ٹھنڈے سے کرنے کی ہمت نہیں گو بعض اوقات طبیعت بھی خراب ہوجاتی ہے مگر وجوہات وہی ہیں جو اوپر گذریں اور جن اوقات میں وضو اور غسل کرنے سے

---

[1] تبيين الحقائق للزيلعي ص۳۷ ج۱ باب التيمم، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] الدرالمختار على الشامی نعمانيه ص ۱۵۶، وشامی زكريا ص ۳۹۷ ج۱، كتاب الطهارة باب التيمم. عالمگيری ص۲۸ ج۱ الباب الرابع فی التيمم، مطبوعه كوئٹه.

طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے یا کسل وکم ہمتی اور پانی زیادہ ٹھنڈا رہتا ہے تو ان اوقات کے علاوہ جن میں یہ وجوہات رفع ہوجائیں اور ان میں بھی وضو، غسل نہ کیا جائے اور پھر وہی اوقات آجائیں جن میں یہ باتیں پیدا ہوجائیں جو اوپر مذکور ہوئیں اور پھر بیچ میں کوئی نماز نہیں آئی یا آئی لیکن کوئی عذر پیدا ہوگیا مثلاً کھانا کھالیا اور اب دو گھنٹہ کے بعد نہانا چاہیئے اور نماز پڑھ لی یا پڑھادی اور دو گھنٹہ کے بعد پھر وہی اوقات آگئے جن میں مذکورہ بالا وجوہات پیدا ہوگئیں تو ان صورتوں میں نماز ہوگی یا نہیں؟ اور دو معذوریوں کے درمیان میں جو وضو غسل نہیں کیا ہے جس میں کوئی عذر نہیں تھا اس کا کیا ہوگا؟ نیز ان سب صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض کم ہمتی سستی، وہم کوئی چیز نہیں ہے ہاں اگر بار بار کا تجربہ ہو کہ غسل یا وضو کرنے سے بیماری ہوجاتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہوجاتا ہے تو تیمّم کی اجازت ہے[1] پھر جب یہ عذر باقی نہیں رہا تو غسل کر لینا لازم ہے تا کہ دوسری نماز باغسل ادا ہو لیکن اگر عذر ایسے وقت ختم ہوا کہ کسی نماز کا وقت نہیں مگر غسل نہیں کیا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا تو وہی عذر غسل سے مانع پھر پیش آگیا تو اب پھر تیمّم کر کے نماز ادا کرنا درست ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰؍۷؍۹۴ھ

معذور کا غسل اور اس کی امامت

سوال: - ایک شخص پر غسل جنابت واجب ہے، نماز فجر کے پہلے غسل کرنے میں جب کہ سردی بھی شدید ہے بیمار ہونے کا یقین ہے کیا وہ غسل کا تیمّم کرنے کے بعد وضو کر کے مکان

---

[1] أوبرد يهلک الجنب أويمرضه الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص۳۹۸، ج: ۱، باب التيمم. حلبى كبيرى ص۶۵ ج۱ فصل فى التيمم سهيل اكيڈمى لاهور. المحيط البرهانى ص۳۱۲ ج۱ الفصل الخامس فى التيمم، مطبوعه ڈابهيل.

میں نماز فجر ادا کرے یا مسجد میں جا کر نماز فجر ادا کرسکتا ہے جب کہ وہ اس مسجد کا امام بھی ہے اور اس سے زیادہ لائق شخص موجود بھی نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی گرم کرنے کا انتظام ہے تو پانی گرم کرلیا جائے ورنہ تیمّم کر کے نماز پڑھیں قضا نہ کریں غسل کے لئے جو تیمّم کیا جائے وہ وضو کے لئے کافی ہوگا اگر وضو مضر نہ ہو تو تیمّم سے پہلے وضو کرلیں تیمّم سے جو نماز ادا کی جائے اس کے لئے ضروری نہیں کہ مکان پر ہی پڑھیں بلکہ مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھیں جماعت ترک نہ کریں باجازت شرع جو شخص تیمّم کرے وہ امامت بھی کرسکتا ہے۔او برد یهلک الجنب أویمرضه ولوفی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا مایدفئه (درمختار) قال فی البحر فصار الاصل انه متی قدر علی الاغتسال بوجه من الوجوه لایباح له التیمم اجماعاً الخ (ردالحتار[1] ص ۱۵۶) ترجح المذهب لفعل عمرو بن العاص حین صلیٰ بقومه بالتیمم لخوف البرد من غسل الجنابة وهم متوضؤن ولم یأمرهم علیه الصلوٰة والسلام بالاعادة حین علم الخ (بحر الرائق[2] ص ۳۶۳ ج ۱) عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت کا جس نے بحکم شرع تیمّم کیا ہو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررهٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل پر قدرت نہ ہو تو تیمّم کرلے!

سوال:- زید اس قدر بیمار ہے کہ وہ وضو کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن غسل کرنے

[1] درمختار مع الشامی زکریا ص:۳۹۸، ج:۱، باب التیمم. تاتار خانیه ص۲۴۵ ج ۱ نوع آخر فی بیان من یجوز به التیمم مطبوعه کراچی.

[2] البحرالرائق ص:۳۶۳، ج:۱، (مطبوع کوئٹه) باب الامامة.

پر قادر نہیں ہے ایسی حالت میں اسے غسل کرنے کی حاجت ہوگئی تو اسے کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی حالت میں وہ تیمّم کرلے[۱] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تیمّم ایسی حالت میں کہ پانی ٹھنڈا یا گرم نقصان دے!

سوال:- جو شخص ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا عادی ہو اور اس کو یہ اندازہ اور تجربہ ہو کہ فلاں فلاں وقت ماء بارد سے غسل کرنے میں طبیعت خراب ہوجاتی ہے یا طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور ہو بھی جاتی ہے اور گرم پانی سے جلد طبیعت خراب ہوگی کیوں کہ وہ ماء بارد کا عادی ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بار بار کا تجربہ ہے کہ غسل کرنے سے تکلیف ہوجاتی ہے تو ایسے وقت میں تیمّم مشروع ہے ماء بارد سے اگر تکلیف ہو تو گرم پانی سے کرے، گرم سے تکلیف ہو تو بارد سے غسل کرے دونوں قسم کے پانی سے تکلیف ہو تو تیمّم کرے[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] من عجز عن استعمال الماء المطلق تيمم (درمختار) وفي الشامي كان لايخاف الاشتداد ولاالامتداد لكنه لا يقدر بنفسه ولم يجد من يؤضيه (شامی نعمانیه ص ۱٦٤ - ۱٦٥، ج ۱) باب التيمم. هدايه ص ۴۹ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه تهانوی دیوبند، المحيط البرهاني ص ۲۱۲ ج ۱ الفصل الخامس في التيمم، مطبوعه المجلس العلمي ڈابھیل.

[۲] ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم (عالمگیری ص ۲۸ ج ۱) الباب الرابع في التيمم (مطبوعه کوئٹه)، درمختار علی الشامی کراچی ص ۲۳۳ ج ۱ باب التيمم، المحيط البرهاني ص ۲۱۲ ج ۱ الفصل الخامس في التيمم، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل گجرات.

سخت سردی میں غسل کا حکم!

سوال:- جہاں پر میں ہوں وہاں پر برف پڑتا ہے پانی کئی کئی فٹ برف کے نیچے ملتا ہے، شدید سردی پڑتی ہے اگر رمضان کے مہینہ میں کسی کو احتلام ہوجائے اور سردی کی شدت کی وجہ سے وہ غسل نہ کرسکے تو اس کا کیا مسئلہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی گرم کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے بیمار ہوجانے کا قوی اندیشہ ہو تو اس وقت تیمّم کرلے اور نماز پڑھ لے[1] پھر پانی گرم کرکے غسل کرے گا اس سے روزہ میں بھی خلل نہیں آئے گا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

جواب صحیح ہے اور اگر گرم پانی بھی نقصان کرتا ہو یا نقصان کرنے کا تجربہ یا قوی اندیشہ ہو تو گرم پانی سے بھی جب تک نقصان نہ کرنیکا گمان ہوجائے غسل کرنا ضروری نہیں ہوگا، تیمّم کافی رہے گا۔ بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

غسل مضر ہو وضو مضر نہ ہو تو تیمّم کا حکم

سوال:- آیا اس صورت میں غسل کے بجائے تیمّم کرے یا نہیں نیز وضو کے متعلق کہتا ہے کہ کرلیا کرو تو غسل کا ہی تیمّم کافی ہے یا وضو کرنی چاہیئے، آپ فرمائیں کہ صورت مذکورہ

---

[1] ویجوز التیمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان یقتله البرد اویمرضه اذالم یقدر علی تسخین الماء (عالمگیری ص:۲۸، ج۱ الباب الرابع فی التیمم مطبوعه کوئٹه، هدایه ص ۴۹ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه تهانوی دیوبند. المحیط البرهانی ص ۳۱۲ ج ۱ الفصل الخامس فی التیمم، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل.

میں قول طبیب معتبر ہے یا نہیں اور احتیاطاً ان نمازوں کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر رفع جنابت کے لئے تیمّم کیا ہے تو یہ کافی ہے اسکے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہاں اگر بعد میں کوئی شئ ناقض وضو پیش آئے تو اس کیلئے وضو کرنا چاہیئے۔ **اذا تیمم عن جنابة ثم بال مثلاً فهٰذا ناقض للوضؤ لاینتقض به تیمم الغسل بل ینتقض طهارة الوضوء شامی**[1]۔

ایسی حالت میں جتنی نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ فرض نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی معین المفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۷/۱۲/ ۵۴ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۸ ذی الحجہ ۵۴ھ

تہجد کے وقت گرم پانی سے وضو کر کے نماز فرض ادا کرنا!

سوال:-ضعف اور ٹھنڈک کی وجہ سے اگر تہجد کے وقت تیمّم سے نماز پڑھی جائے اور صرف فجر کی فرض نماز کے لئے گرم پانی سے وضو کیا جائے تو نماز درست ہوگی یا نہیں ایسی شکل میں تہجد چھوڑ دینا اولیٰ ہے یا تیمّم سے نماز تہجد پڑھنا اولیٰ ہے ایک ہی تیمّم سے نماز تہجد اور فجر دونوں پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی گرم کرنے کا انتظام ہے اور فجر کے وقت گرم کر کے اس سے وضو کر کے نماز فجر ادا کی

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۶۹ ج ۱، وشامی زکریا ص ۴۲۵ ج ۱، کتاب الطهارة باب التیمم تحت قول صاحب الدرالمختار وناقضه ناقض الاصل الخ. عالمگیری ص ۲۹ ج ۱ الفصل الثانی فیما ینقض التیمم، مطبوعه کوئٹه. النهرالفائق ص ۱۰۷ ج ۱ باب التیمم مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

جاتی ہے اور اتنی وقت میں گنجائش بھی ہے کہ تہجد کے وقت پانی گرم کر کے اس سے فجر پڑھ سکتے ہیں تو تہجد ہی کے وقت پانی گرم کر لیا جائے اسی سے وضو کر کے تہجد بھی پڑھیں اور اسی سے نماز فجر بھی ادا کریں جس طرح فرض نماز کیلئے وضو کا حکم ہے اسی طرح نماز نفل کیلئے بھی حکم ہے جس حالت میں فرض کیلئے تیمّم جائز نہیں نفل کیلئے بھی جائز نہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پانی مضر ہونے کی صورت میں جماع کی اجازت

سوال:-اذا كان احد الزوجين مريضاً بحيث يضره الماء بارداً كان اوحاراً هل يجوز ان يجامع ام لا؟ فقط.

الجواب حامداً ومصلياً

نعم يجوز لهٗ الجماع بزوجة وان كان يضره الماء واذالم يقدر على الغسل لمرض فعليه ان يتيمم كذا فى شرح المنية.[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ ۸/۱۵ ۸۷ھ

ترجمہ سوال:- زوجین میں سے اگر کوئی بیمار ہو اس طرح کہ ٹھنڈا یا گرم پانی اس کو نقصان دیتا ہو تو اس کو جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ترجمہ جواب:- ہاں اس کو اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز ہے اور اگر پانی اس کو نقصان دیتا ہو یا وہ مرض کی وجہ سے غسل پر قادر نہ ہو تو اس کو تیمّم کرنا لازم ہے۔

[1] أو برد يهلك الجنب أو يمرضه و لو فى المصر اِذا لم تكن له أجرة حمام ولامايدفئه اى من ثوب يلبسه أومكان يأويه قال فى البحر فصار الأصل أنه متى قدر علىٰ الاغتسال بوجه من الوجوه لايباح له التيمم اِجماعاً الخ شامي زكريا ص ۳۹۸ ج ۱ باب التيمم

ثم اعلم ان جوازه للجنب عن ابى حنيفة مشروط بأن لايقدر علىٰ تسخين الماء الخ البحر ص ۱۴۱ ج ۱، مطبوعه ماجديه كوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سردی کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمّم کرنا

سوال:- زید کہتا ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں بہت کمزور ہوں اور میں اپنی بیوی کے پاس گیا سردی کا موسم ہے، نہانے سے بیمار ہوجانے کا ڈر ہے اور فجر کی نماز کا وقت تنگ ہے، اگر پانی گرم کرکے نہاتا ہوں تو فجر کی نماز قضا ہوجائے گی ایسی حالت میں تیمّم کرکے نماز ادا کرسکتا ہوں یا قضا پڑھوں؟

الجواب حامداًومصلیاً

پانی گرم کرنے کا جب انتظام موجود ہے تو سویرے سے پانی گرم کرلیا جائے ایسی حالت میں تیمّم نہ کرے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۱۱ ۹۰ھ

کیا تیمّم کیلئے بھی کپڑے سے نجاست دور کرنا ضروری ہے؟

سوال:- زید کے پاس ایک ہی کپڑا پاک تھا وہ بھی ناپاک سے مل کرناپاک ہوگیا تو کیا تیمّم کے باوجود اس ناپاک کپڑے کو جس قدر نجاست لگی ہے دھوکر پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کابقیہ) [۲] المسافر یطأ جاریته او زوجته یعني یجوز له ان یطأ وان علم ای وان علم بعدم الماء یجوز له التیمم لانه طهور المسلم عند عدم الماء فکما یجوز له ان یباشر بسبب الحدث من النوم وغیره فکذا سبب الجنابة اذهما سواء في منع جواز الصلوٰة وارتفاعهما بالتیمم عند عدم الماء (کبیری شرح المنیة ص ۸۴ مطبوعه لاهور فصل فی التیمم). عالمگیری ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع فی التیمم الفصل الثالث فی المتفرقات، مطبوعه کوئٹه.

[۱] أو برد یهلک الجنب أویمرضه ولوفی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا ماید فئه وقال الشامی فصار الاصل أنه متی قدر علی الاغتسال بوجه من الوجوه لایباح له التیمم اجماعاً الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۳۹۸ ج ۱، باب التیمم. البحرالرائق ص ۱۴۱ ج ۱، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. طحطاوی علی المراقی ص ۹۲ باب التیمم، مطبوعه مصری.

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کو جس جگہ نجاست لگی ہو اس کا دھونا ضروری ہے چاہے غسل سے نماز پڑھی جائے یا تیمّم سے، تیمّم کی وجہ سے اس کے حکم میں فرق نہیں آتا۔[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تیمّم سے بدن پر لگی ہوئی نجاست پاک نہیں ہوتی

سوال:- اگر غسل کرنے سے معذوری ہو تو کیا وقت کی تنگی یا بغیر تنگی کے بدن پر جہاں نجاست لگی ہو دھونا ضروری ہے یا تیمّم سے یہ جگہ بھی پاک ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر عذر شرعی کی بناء پر تیمّم کیا ہے تو اس سے جو نجاست بدن پر لگی ہوئی ہے وہ پاک نہیں ہوئی اس کو مستقلاً پاک کرنا ضروری ہے۔[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۶ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۶ ۸۷ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید ۱۸/۶ ۸۷ھ

---

[۱] ولو كان معه ثوب نجس يغسل الثوب ويتيمم لما عليه من الحدث لان التيمم خلف الطهارة بالماء (الى قوله) ولو ازال بذلك الماء الحدث وبقى الثوب نجسا لكان قد ترك الطهارة الحقيقة مع قدرته عليها بغير عذر فيكون آثماً كبيرى ص ٨٦، فصل فى التيمم (مطبوعه لاهور).

[۲] فلو وجد ماء يكفى لإزالة الحدث أوغسل النجاسة المانعة غسلها وتيمم عند عامة العلماء شامى زكريا ص ٣٩٥ ج ١، باب التيمم.

مسجد سے نکلنے کیلئے تیمّم

سوال:- زید مسجد میں سو رہا تھا اس کو احتلام ہوگیا نکلتے وقت اس کو تیمّم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسجد سے نکلنے کے لئے تیمّم ضروری نہیں البتہ اگر کسی عارض کی وجہ سے اس وقت نکلنا دشوار ہو تو تیمّم ضروری ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی ۱۹/۱۱/ ۵۳ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف ۲۲/ ذی القعدہ ۵۳ھ

---

[1] ولو احتلم فيه ان خرج مسرعا تيمم ندباً وان مكث لخوف فوجوباً الخ الدر المختار على الشامی زکریا ص: ۳۱۳، ج: ۱، کتاب الطهارة ابحاث الغسل قبيل باب التيمم وكبيرى ص ۶۱ فصل فی التيمم، مطبوعه لاهور. عالمگیری ص ۲۶ ج ۱ الباب الرابع فی التيمم، الفصل الاول مالابدمنها للتيمم، مطبوعه كوئٹه.



باب ششم

موزوں پر مسح کے احکام

مسح علی الخفین

سوال:-ایک شخص نے وضو کر کے چمڑے کے موزے پہن لئے (خفین) اسکا وضو خفین پہننے کے بعد مثلاً قبل عشاء ٹوٹ گیا اسکو یہ یادنہیں رہا کہ آٹھ بجے وضو ٹوٹا تھا یا ۷ ½ بجے اب اس کی مدت دوسرے دن اسی وقت جا کر ختم ہوتی ہے، دوسرے دن اس نے عشاء کا وضو کیا تو خفین پر مسح کر لیا اور عشاء کی نماز سے قبل وضو ٹوٹ گیا تھا یہ مسح ۲۴ر گھنٹے گذرنے کے بعد نہ کیا ہو صحیح یادنہیں آیا کہ کس وقت وضو ٹوٹا تھا، غالب گمان ہے کہ ۷ ½ بجے وضو ٹوٹا ہوگا دوسرے دن ساڑھے سات بجے کے بعد وضو کیا اور مسح کیا تو اس طرح ۲۴ر گھنٹے سے کچھ دیر زیادہ گذرنے پر یہ مسح صحیح ہوگا یانہیں؟ اور اس طرح مسح کر کے جو نماز پڑھی وہ ادا ہوگی یا اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

۲۴ر گھنٹہ پورے ہونے پر مدت مسح ختم ہوگئی ضروری ہے کہ خفین اتار کر پیر دھوئے اگر

اس وقت وضو نہ ہوتو وضوکر کے خفین پہن کراز سرنو مدت کا اعتبار ہوگا[۱]۔ لہٰذا اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۱ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۲ ۸۸ھ

اونی، سوتی منعل جرابوں پر مسح

سوال:- اونی، سوتی، جرابوں کو اگر منعلین کرلیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز ہے كذا في[۲] ردمحتار مگر شرح منیہ[۳] میں سوتی جرابوں پر باوجود منعل ہونے کے منع لکھا ہے اس لئے خلاف سے بچنا احوط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۲۶ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف غفرلہٗ

---

[۱] بعد التمام نزع وتوضأ إن كان محدثاً والاغسل رجليه فقط. شامی زکریا ص ۴۶۸ ج ۱، وشامی کراچی ص۲۷۸ج۱،باب المسح على الخفين قبيل مطلب الفرق بين الفرض العملي والقطعي والواجب. مجمع الانهر ص ۷۲ ج ۱ باب المسح على الخفين، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. طحطاوی مع المراقی ص۱۰۷ باب المسح على الخفين، مطبوعه مصری.

[۲] أوجوربيه ولو من غزل أو شعر دخل فيه الجوخ كما حققه في شرح المنية وقال وخرج عنه ما كان من كرباس ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما واقول الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز الخ شامی زکریا ص:۴۵۱،ج:۱،وشامی کراچی ص:۲۶۹، ج:۱،باب المسح على الخفين.

[۳] الجوارب خمسة انواع من المرغزى والغزل والشعر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نائلون کے موزے پر مسح

سوال :- ہمارے یہاں کشمیر میں بہت زیادہ سردی ہوتی ہے رات میں درجۂ حرارت زیرو ڈگری ہوجاتا ہے، کیا ایسی حالت میں نائلون کے موزے پر مسح جائز ہے؟ تعلیم الاسلام میں صرف موٹے اونی، سوتی موزے کا ذکر ہے جن کو پہن کر تین میل چلا جاسکتا ہو، نائلون کا موزہ اس شرط کو پورا کرتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو موزہ چمڑے[۱] کا نہ ہو لیکن ایسا دبیز ہو کہ اس میں پانی نہ چھنتا ہو اور اس کو پہن کر میل بھر پیدل چلنا بھی دشوار نہ ہو تو ایسے موزہ پر بھی مقیم کو ایک دن ایک رات اور مسافر کو تین دن تین رات مسح کرنے کی شرعاً اجازت ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۲۵ ۹۴ھ

(گذشتہ کا بقیہ) والجلد الرقيق على الخفين والكرباس وذكر التفاصيل في الاربعة وأما الخامس فلايجوز المسح عليه إلى قوله وقال في الخلاصة الجورب من مرغزى وصوف لايجوز المسح عليه الخ، شرح منية ص ۱۲۱-۱۲۲، (مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور) باب المسح على الخفين.

(صفحہ ہٰذا) [۱] فالصحيح إن كان صلبا مستمسكا يمشي معه فرسخاً أوفراسخ يجوز (شرح نقايه ص ۲۹، ج ۱) درمختار مع الشامي زكريا ص: ۴۴۰، ج: ۱، باب المسح على الخفين.

[۲] أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليها. (الهنديه ص ۳۳) و في ردالمختار الظاهر أنه إذا وُجدت فيه الشروط يجوز و أنهم اخرجوه لعدم تأتي الشروط فيه غالباً الخ، الدر المختار مع الشامي نعمانيه ص ۱۸۰ ج ۱، شامی زكريا ص ۴۵۲ ج ۱، باب المسح على الخفين، حلبى كبيرى ص ۱۲۱ باب المسح على الخفين مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور،

تنبیہ:- نائلون کے موزے کی ایسی حالت نہیں ہوتی اسلئے اس پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔

نائلون کے موزوں پر مسح!

سوال:-موجودہ دور میں نائلون کے موزے ہر فرد پہنتا ہے، کیا یہ خفین کا درجہ رکھتے ہیں ایک ان میں اعلیٰ قسم کا ہے جن میں قطرۂ ماء تو جذب ہوجاتا ہے مگر تری اندر نہیں جاتی بہرحال اس پر مسح کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ان میں کوئی پیر کی کھال نظر نہیں آتی اور پانی نہیں چھنتا اوران کو پہن کر بغیر جوتے وغیرہ پہنے کم ازکم ایک فرسخ چلنا ہوسکتا ہے تو ان پر مسح درست ہے ورنہ نہیں، أوجوربيه ولومن غزل أوشعر الثخينين بحيث يمشى فرسخا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولايشف (درمختار) قوله ولومن غزل أوشعر خرج عنه ماكان من كرباس بالكسر وهو الثوب من القطن الابيض ويلحق بالكرباس كل ماكان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما وتوقف ح في وجه عدم جواز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الاربعة التي ذكرها الشارح واقول الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وانهم اخرجوه لعدم تأتى الشروط فيه غالباً يدل عليه ما في كافي للنسفى حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنه لايمكن تتابع المشى عليه فانه يفيد أنه لوامكن جاز ويدل عليه أيضاً ما في ط عن الخانيه ان كل ما كان فى معنى الخف في ادمان المشى عليه وقطع السفر به ولومن لبد رومى يجوز المسح عليه اهـ[1] (شامى ص: ۱۷۹، ج: ۱) فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] درمختار مع الشامى نعمانيه ص ۱۷۹ ج ۱، شامى زكريا ص ۴۵۱ ج ۱، باب المسح على الخفين.

کس طرح کے موزے پر مسح درست ہے!

سوال:- جو موزے اونی دبیز موٹے مضبوط اتنے کہ چار میل بغیر جوتہ پہنے چلنے میں نہ پھٹیں ان پر دائمی بیمار جن کو سردی میں پانی سے وضو کرنا سخت دشوار ہوتا ہے اس کیلئے مسح کرنا درست ہے؟ کیا چمڑے کے موزے کا حاصل کرنا ضروری ہی ہے؟ مسائل صحیح سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو موزے اتنے مضبوط اور دبیز ہوں کہ ان میں پانی نہ چھنتا ہو اور ان کو پہن کر بغیر جوتہ پہنے آپ کی تحریر کے مطابق چار میل چلنے میں نہ پھٹیں ان پر مسح کی اجازت ہے[۱] مقیم کے لئے ایک دن ایک رات، مسافر کے لئے تین دن تین رات[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] أوجوربيه الثخينين بحيث يمشى فرسخاً ويثبت على الساق بنفسه ولا يرى ماتحته ولا يشف. (الدر المختار على الشامى ص ٢٦٩ ج ١) مطبوعه كراچى. باب المسح على الخفين. حلبى كبيرى ص ١٢١ المسح على الخفين، مطبوعه لاهور. تاتارخانيه ص٢٦٧ ج ١ المسح على الخفين، مطبوعه كراچى.

[۲] ويمسح المقيم يوماً وليلة ويمسح المسافر ثلاثة ايام بلياليها. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ١٠٤، مطبوعه مصر. باب المسح على الخفين. الدرالمختار على الشامى ص: ٢٧١، ج: ١، مطبوعه كراچى باب المسح على الخفين، عالمگيرى ص٣٣ ج ١ الباب الخامس فى المسح على الخفين، مطبوعه كوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہفتم

حیض ونفاس وغیرہ کے احکام

فصل اول :

حیض ونفاس واستحاضہ کے احکام

حائضہ نفساء کا حکم

سوال:-رکوع کی حالت بنا کر عورتوں کو پائخانہ پیشاب کرنا اور حائضہ عورت کا ناپاکی کی حالت میں بستر سے علیحدہ رہنا بے غسل کھانا نہ پکانا چھوت کے خیال سے جو چھوے اسپر بھی غسل ضروری ہونا ناپاکی کی حالت میں کپڑے برتن وغیرہ دھونا ضروری کہنا بے دھوئے بڑا گناہ کہنا کیسا ہے اسی طرح نفساء کو بھی بلکہ اسکے ہاتھ کا پکایا ہوا حرام ناپاک ہونے تک سمجھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

رکوع کی حالت بنا کر پیشاب پائخانہ کرنا تو انسان کے علاوہ دوسرے جانوروں کا طریقہ ہے انسان کا طریقہ نہیں، حائضہ اور نفساء سے اتنا پرہیز کرنا اور اس کے پکائے ہوئے کھانے اور چھوے ہوئے کپڑے برتن وغیرہ سے احتراز کرنا اور اس کا بستر علیحدہ رکھنا یہ یہود کا طریقہ

ہے اسلام نے اس سے منع کیا ہے البتہ صحبت وغیرہ جوامور ناجائز ہیں ان سے بچنا ضروری ہے،
ویمنع الحیض قربان زوجها ماتحت ازارها یعنی ما بین سرة ورکبة فیجوز الاستمتاع بالسرة ومافوقها والرکبة وما تحتها ولو بلاحائل وکذا وبما بینهما بحائل بغیر الوطئ ولوتلطخ دما ولایکره طبخها ولااستعمال ما مسته من عجین اوماء او نحوهما الا اذا توضأت بقصد القربة کما هو المستحب فانه یصیر مستعملا وفي الولوالجیة ولاینبغی ان یعزل عن فراشها لان ذالک یشبه فعل الیهود اهـ. (درمختار ص: ۳۰۱، ج: ۱)[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبد اللطیف ۹/صفر ۱۳۵۹ھ

حیض کی اقل مدت

سوال: -حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے، اس سے کم حیض نہیں آتا ہے، لیکن اگر کسی عورت کو مہینہ میں صرف ایک دن اور نصف ڈیڑھ یا دو دن آتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ حیض نہیں استحاضہ ہے، ایسی عورت ممتدۃ الطہر ہے، **اقل الحیض ثلاثة ایام ولیالیها ومانقص من ذلک فهو استحاضة اهـ (هدایه)**[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/ ۹۳ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳/۵/ ۹۳ھ

---

[1] الشامی نعمانیه ص ۱۹۴ ج ۱ ،وشامی زکریا ص: ۴۸۶، ج: ۱ ، کتاب الطهارة، باب الحیض البحر الرائق ص ۱۹۷ ج ۱ ، مطبوعه ماجدیه کوئٹه، باب الحیض، الهندیة ص ۳۹ ج ۱ ، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

اسقاط کے بعد خون حیض ہے یا نہیں؟

سوال:- ایک عورت کو اسقاط ہوا حکیموں اور دایہ کی یہ رائے ہے کہ کچھ اسقاط ہوا اور کچھ باقی ہے اور اب تک حکیم اس کو حاملہ بتلاتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر عورت کو خون آئے تو یہ خون حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس کو حمل ہے تو جو خون حالت حمل میں آئے وہ حیض نہیں، اگر اسقاط ہوگیا اور اب حمل نہیں اور سقط کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی اور سقط کے ساتھ کم از کم تین یوم خون آیا اور اس سے قبل طہر تام تھا تو اس خون کو حیض کہا جائے گا ورنہ استحاضہ، **فان لم يظهر له شئ فليس بشئ والمرئى حيض ان دام ثلاثاً وتقدم طهر تام والا استحاضة اھ درمختار قوله والمرئى اى الدم المرئى مع السقط الذي لم يظهر من خلقه شئ اھ** (شامی ص: ۲۷۹، ج: ۱)[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۵؍رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۵؍رجب ۶۶ھ

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) [۲] هداية ص ۶۲ ج ۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب الحيض والاستحاضة الشامى نعمانيه ص ۱۸۹ ج ۱، وشامى زكريا ص ۴۷۶ ج ۱، باب الحيض. البحر الرائق ص ۱۹۱ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

(صفحہ ہذا) [۱] الشامى نعمانيه ص ۲۰۱ ج ۱، وشامى زكريا ص ۵۰۱ ج ۱، كتاب الطهارة، باب الحيض. عالمگيرى ص ۳۷ ج ۱ كتاب الطهارة الباب السادس الفصل الثانى فى النفاس. النهر الفائق ص ۱۴۱ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت.

عورت کے حق میں ایک دن چوبیس گھنٹہ کا ہے

سوال:-کسی عورت کو کبھی دودن کبھی تین دن لگا تار حیض آتا ہے اور پھر بالکل ختم ہوجاتا ہے۔ایک دودن کے بعد پھر آتا ہے، کبھی دوتین دفعہ ہوکر کبھی گھنٹہ دوگھنٹہ رہ کر رک جاتا ہے، پھر ایک دودن کے بعد ایک آدھ مرتبہ آکر بند ہوجاتا ہے، یہ مجموعہ سات دن کا ہوا، اسی طرح ہمیشہ ہوتا ہے اور کم سے کم چاردن اور زیادہ سے زیادہ سات دن رہتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے اللہ اور رسول کا حکم کیا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چھ دن پورا کرکے غسل کرکے نماز پڑھتی ہے۔ پھر خون آجاتا ہے، اس کیفیت سے سات دن پورے ہوتے ہیں، نیز ایک مکمل دن سے کتنا مراد ہے کیا ۲۴ر گھنٹے مراد ہیں، مثلاً کسی عورت کو جمعہ کے دن ۱۲ر بجے سے حیض شروع ہوا تو دوشنبہ کو جب ۱۲ر بجے تک آئیگا تب پورے تین دن ہوں گے، اگر ۱۱ر بجے تک آئے تو پورے تین دن سمجھے جائیں گے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ عورت سات روز تک حائضہ شمار ہوگی، اسکے بعد غسل کرکے نماز پڑھے گی[1] ۲۴ر گھنٹہ کا ایک دن ایک رات ہے، ۱۲ر بجے سے آئندہ دن کے ۱۲ر بجے تک دن رات کو مکمل کہا جائیگا۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۱ھ

---

[1] والطهر المتخلل اي بين الدمين في مدته اي في مدة الحيض ومارأت من لون فيها اي في المدة سوى البياض حيض الخ شرح الوقايه ص ۱۲۲ ج ۱، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند باب الحيض.

[2] اقله ثلثة ايام بلياليها الثلاث فالاِضافة لبيان العدد اى المقدر بالساعات الفلكية اى ان اضافة الليالى اِلٰى ضمير الايام الثلاث لبيان أن المراد مجرد كونها ثلاثا لا كونها ليالى تلك الايام فلو رأته فى اول النهار يكمل كل يوم بالليلة المستقبلة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

طہر متخلل

سوال: -صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت کے پہلی بار پیدائش ہوئی اور ۲۰/روز تک نفاس کا خون آتا رہا، بعدازاں ۱۹/روز تک پاک رہی، پھر بیسویں روز خون آیا وہ خون کیسا ہے؟ اور حیض کی عادت تک آتا رہا، حیض یا نفاس نیز درمیان میں جو ۱۹/روز پاکی رہی، اس مدت میں نماز، روزہ، جماع وغیرہ کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نماز نہیں پڑھ سکتی ہے تو اس کے اوپر قضا واجب ہوگی یا نہیں؟ اور اگر پڑھ لی تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟ نیز اس مدت میں جماع کرے تو کیا حکم ہے؟ اگر یہ صورت رمضان شریف میں پیش آجائے تو اس طہر والی مدت میں روزہ رکھا تو روزہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

۲۰/روز کے بعد جو ۱۹/روز تک طہر رہا تو یہ طہر متخلل ہے جو کہ کالدم المتوالی ہے،[۱] اس میں نماز، روزہ، جماع درست نہیں، اگر اس مدت میں رمضان شریف کا روزہ رکھا ہے تو دوبارہ رکھے، اگر نماز نہیں پڑھی تو اس کی قضا لازم نہیں، اگر جماع کرلیا ہے تو استغفار کیا جائے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/ ۹۱ھ

(گذشتہ کا بقیہ) ولذا صرح الشارح بلفظ الثلاث درمختار مع الشامی کراچی ص ۲۸۴ ج ۱ باب الحیض، تاتارخانیہ ص ۳۲۴ ج ۱ مطبوعہ کراچی. النهر الفائق ص ۱۲۹ ج ۱ باب الحیض مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت.

(صفحہ ہذا) [۱] الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس لايفصل عند ابي حنيفة سواء كان خمسة عشر أو اقل أو اكثر ويجعل احاطة الدمين بطرفيه كالدم المتوالى وعليه الفتوى شامی زکریا ص: ۴۸۴، ج: ۱، وشامی کراچی ص: ۲۹۰، ج: ۱، باب الحیض، مطلب لوافتی مفت بشئ الخ . شامی زکریا ص ۴۹۴ ج ۱ باب الحیض. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

حائضہ سے انتفاع کی صورت

سوال:- اگر مرد اپنی حائضہ بیوی کے **مابین السرۃ الیٰ رکبتیہ** کو جبکہ اس پر کپڑا ہو اپنے عضو سے کپڑا لپیٹ کر مس کرے فرج داخل چھوڑ کر اور اس کو انزال ہو جائے تو یہ فعل عندالشرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کپڑا درمیان میں حائل ہے تو یہ صورت ممنوع نہیں۔ **فیجوز الاستمتاع بالسرۃ وما فوقها والرکبة وما تحتها ولو بلاحائل وکذا بما بینهما بحائل بغیر الوطی ولوتلطخ دماً.** (شامی[1] ص: ۱۹۴، ج: ۱) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حائضہ کے ساتھ مضاجعت

سوال:- حیض ونفاس کی حالت میں مرد اپنی عورت کے پاس سو سکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سو سکتا ہے۔ **یجوز مباشرۃ الحائض فوق الازار وان لزم منه التلطخ بالدم اھ**

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] فان جامعها فلیس علیه الا التوبة والاستغفار عالمگیری مختصراً ص ۳۹ ج ۱، الباب السادس فی الدماء، الفصل الرابع في احكام الحيض الخ مطبوعه كوئٹه. عالمگیری ص ۳۷ ج ۱ الفصل الثانی فی النفاس، تاتارخانیه ص ۳۹۰ ج ۱ باب النفاس، مطبوعه کراچی.

(صفحہ ہٰذا) [۱] الشامی نعمانیه ص ۱۹۴ ج ۱، شامی زکریا ص ۴۸٦ ج ۱، کتاب الطهارة باب الحیض. البحر الرائق ص ۱۹۸ ج ۱، مطبوعه ماجدیه کوئٹه، باب الحیض. الهندیة ص ۳۹ ج ۱، الفصل الرابع فی احکام الحیض الخ مطبوعه کوئٹه.

(شامي[1] ص۷ ۰ ۱ ج ۱)　　　　فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ مظاہر علوم سہارن پور ۲/۸/ ۶۱ھ

بوقت ضرورت مباشرت حائضہ اور غلبۂ شہوت میں استمناء

سوال:- جماع کی سخت ضرورت ہو اور منکوحہ حیض میں ہو تو سرین یا مقامِ دبر کے اوپر رگڑ کر منی اخراج کرنا جائز ہے یا نا جائز؟ جبکہ اپنے اوپر مکمل اعتماد ہو کہ مقامِ خاص میں داخل نہ کریں گے، یا کوئی صورت ہو۔

۲- اگر بیوی پاس میں نہ ہو، زید کہیں باہر رہتا ہے، یا نکاح نہیں ہوا ہے اور شہوت سے عورتوں پر نظریں پڑتی ہیں، ذہن دماغ پریشان رہتا ہے، نماز وغیرہ میں بھی خیال منتشر ہوتا ہے، اس عمل (استمناء) کو معمول نہ بنائے بلکہ گاہے گاہے زیادہ پریشان ہو تو سکون حاصل کرنے کیلئے ایسا کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ صورت نا جائز ہے، البتہ پنڈلی یا پیٹ یا ہاتھ پر رکھ کر اگر انزال کرنے سے تسکین ہو جائے، معصیت سے بچ جائے تو درست ہے[1]۔

---

[1] شامي زكريا ص:۴۹۵، ج: ۱، شامي كراچی ص:۲۹۸، ج: ۱، شامي نعمانيه ص:۱۹۸، ج: ۱، بـاب الحيض، مطلب في حكم وطئ المستحاضة. النهر الفائق ص ۱۳۲ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت. البحر الرائق ص۱۹۸ ج ۱ باب الحيض مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[1] اعلم ان مباشرة الحائض على ثلاثة انواع احدها المباشرة في الفرج بالوطئ وهو حرام بالنص والاجماع والثاني المباشرة بما فوق السرة ودون الركبة باليد اوالذكر وغيره وهو مباح بالاجماع والثالث الاستمتاع بما بينهما خلا الفرج والدبر فمختلف فيما بين الائمة وقال أبوحنيفة ومالك والشافعي رحمهم الله واكثر العلماء لايجوز أوجز المسالک ص:۳۲۶، ج: ۱، مايحل للرجل من امرأته وهي حائض، مطبوعه امدادية مكه مكرمه، شامي زكريا ص:۴۸۶، ج: ۱، باب الحيض. عالمگیری ص ۳۹ ج ۱ الباب السادس الفصل الرابع فی احكام الحيض مطبوعه كوئٹه.

۲- اگر بغیر اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا ظن غالب ہو تو زنا سے تحفظ کے لئے ایسا کر لینے سے امید ہے کہ عذاب نہ ہوگا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررهٗ العبد محمود غفرلهٗ دارالعلوم دیوبند

مباشرت از حائضہ

سوال:- جماع اور مباشرت میں کیا فرق ہے؟ بخاری شریف کے باب مباشرۃ الحائض نمبر ۲۰۷، میں جو احادیث بیان کی گئی ہیں انہیں دیکھ کر بعض مرشدین نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جو انسان اپنے نفس پر قابو نہیں پا سکتا وہ حائضہ کی شرم گاہ پر کپڑا رکھ کر خواہش پوری کر سکتا ہے۔ لیکن حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بہشتی زیور میں بحوالہ درمختار ص۱۹۴ ج۱، میں لکھا ہے کہ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سواء اور سب باتیں درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔ علامہ شرنبلالی نے نورالایضاح میں باب الحیض والنفاس والاستحاضہ میں لکھا ہے کہ حالت حیض میں عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کسی حصہ سے تمتع حاصل کرنا یعنی لذت لینا حرام ہے۔ لہٰذا مباشرت اور جماع کے معنی کی تشریح فرمائیں اور مسئلہ کی وضاحت بھی فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جماع کو تو سب ہی جانتے ہیں، اس میں تو کوئی خفا نہیں۔ مباشرۃ کے معنی ہیں کھال سے کھال ملانا اور کبھی اس سے مراد لیتے ہیں مرد کے عضو مخصوص کا عورت کے عضو مخصوص سے بحالت شہوت بغیر کسی حائل کے ملانا جس کو مباشرت فاحشہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ مراقی الفلاح

---

[۲] وكذا الاستمناء بالكف وان كره تحريماً ولو خاف الزنا يرجىٰ أن لا وبال عليه الخ الدرالمختار علىٰ الشامى زكريا ص: ۳۷۱، ج:۳، باب مايفسدالصوم، مطلب في حكم الاستمناء بالكف. فتح القدير ص ۳۳۰ ج ۱ وعناية مع فتح القدير ص ۳۳۰ ج ۱ كتاب الصوم مايوجب القضاء والكفارة الخ، مطبوعه دارالفكر بيروت.

میں ہے[1]۔ حائضہ سے مباشرت کی تین صورتیں ہیں، ایک حرام ہے وہ یہ کہ اس سے جماع یعنی ادخال کیا جائے، دوسری صورت جائز ہے وہ یہ کہ ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کے حصۂ جسم سے استمتاع کیا جائے، تیسری صورت میں اختلاف ہے وہ یہ کہ جماع تو نہ کیا جائے لیکن ناف سے گھٹنوں تک کے حصۂ جسم سے استمتاع کیا جائے، بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے، بعض نے منع کیا ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں اور اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک رحمہ اللہ ص:۳۲۶، ج:۱[2]، پر یہ تفصیل مذکور ہے۔

بعض مرشدین کا جو قول آپ نے نقل کیا ہے آپ خود دیکھ لیں کہ بخاری شریف کی کس حدیث سے ثابت ہے حضرت عائشہؓ کا ارشاد اس باب میں مذکور ہے وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهُ.[3] اس کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی خواہش پر جیسے قابو یافتہ تھے تم میں کون ایسا قابو یافتہ ہے یعنی حالت حیض میں ناف سے گھٹنوں تک کے حصۂ جسم کو کپڑے سے مستور کرا دیتے تھے پھر ساتھ لیٹتے تھے اور پھر بھی پورے طور سے قابو یافتہ رہتے اور خواہش پوری نہیں کیا کرتے تھے تم میں کس کو یہ قوت ضبط حاصل ہے کہ ایسی حالت میں خواہش پوری نہ کرے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] مباشرة فاحشة وهي مس فرج أو دبر بذكر منتصب بلاحائل مراقی الفلاح ص ۱۴، فصل ينقض الوضوء اثناعشر شيئاً مطبوعه مصری. خلاصة الفتاوی ص ۱۵ ج ۱ الفصل الثالث فی الوضوء، مطبوعه لاهور. درمختار مع الشامی زكريا ص۲۷۷ ج ۱ نواقض الوضوء.

[2] اعلم ان مباشرة الحائض على ثلاثة انواع احدها المباشرة في الفرج بالوطء وهو حرام بالنص والاجماع والثاني المباشرة بما فوق السرة ودون الركبة باليد أو الذكر وغيره وهو مباح بالاجماع والثالث الاستمتاع بما بينهما خلا الفرج والدبر فمختلف فيما بين الائمة وقال أبوحنيفة ومالك والشافعي واكثر العلماء لايجوز، اوجز المسالک ص:۳۲۶، ج:۱، مطبوعه امدادية مكه مكرمه، باب مايحل للرجل من امرأته وهی حائض.

[3] بخاری شريف ص:۴۴، ج:۱، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض، رقم الحديث ۳۰۰ مطبوعه اشرفی ديوبند.

حالت حیض میں وطی

سوال:- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں وطی کرلی اور مرد کو کچھ علم نہیں کہ حیض میں ہے یا طہر میں اور اس کی بیوی نے بھی اس بات کو شوہر کو نہیں بتایا، وطی سے فارغ ہونے کے بعد عورت نے پھر اپنے شوہر کو پوری بات بتادی کہ میں حیض کی حالت میں تھی، تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ مرد گناہ کا مرتکب ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے اپنے شوہر کو وطی کرنے پر اصرار کرے تو مرد کو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے نیز عورت کی جانب سے یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر اصرار کو پوارنہ کیا جائے تو کوئی برا فعل نہ کر بیٹھے۔

الجواب حامداًومصلیاً

اگر حالت حیض میں مرد نے عدم علم کی بناء پر جماع کیا اور عورت کو معلوم ہے تو عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے مرد کو وطی پر مجبور کرے تو مرد کو وطی کرنا ایسی حالت میں بالکل درست نہیں ہے۔ ووطأهافي الفرج عالماً بالحرمة عامداً مختاراً كبيرةٌ لاجاهلاً ولاناسياً ولامكرهاً (كذافي البحر الرائق[1] ص:۱۹۷، ج:۱)

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حالت حیض میں غلط فہمی سے صحبت کی سزا

سوال:- ایک عورت کی حیض کی عادت چار یوم کی تھی حسب معمول چوتھے روز دن کے

---

[1] البحر الرائق ص:۱۹۷، ج:۱، باب الحیض، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ، شامی کراچی ص۲۹۷ ج۱، باب الحیض. النهرالفائق ص ۱۳۲ ج۱ باب الحیض، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،

پانچ بجے حیض بند ہوگیا اور اس روز اس نے غسل بھی کرلیا اسی رات کو تقریباً رات کے ۱۱ر بجے اس کے خاوند نے اس سے ہمبستری کی، صبح معلوم ہوا کہ خون جاری ہے رات کے تقریباً ہمبستری کرنے کے بعد علیٰ ہذا صبح پھر خون بند ہوگیا اور کچھ غلط فہمیوں کی بنا پر یہ سمجھتے ہوئے کہ اب خون بند ہوگیا ہے دن کے تقریباً ۱۲ر بجے بعد زن وشوہر ہمبستر ہوئے حالانکہ خون جاری تھا جس کا بعد میں اندازہ ہوا (دونوں کو) اور وہ خون دوسرے روز صبح بند ہوگیا اس صورت میں ان پر کیا سزا شرعی طور پر واجب ہوتی ہے دونوں غریب ہیں اور غلط فہمی اور عدم معلومات کی بنا پر یہ فعل ان سے سرزد ہوا خصوصاً عورت کے اس قول پر کہ خون بند ہوگیا ہے جس کی علامت اس کا غسل کرنا اور باندھی ہوئی پٹی کو کھول ڈالنا بھی تھا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس صورت مین عندالحنفیہ شرعاً کوئی گناہ صدقہ وغیرہ واجب نہیں غلط فہمی کی بناء پر جو کچھ ہوگیا توبہ واستغفار کرلیں، واختلف العلماء في وجوب الكفارة فقال الشافعیؒ في اصح قوليه وهو الجديد، ومالك وأبوحنيفة واحمد رحمهم الله في احدى الروايتين وجماهير السلف انه لا كفارة عليه وعليه ان يستغفرو يتوب اهـ (بذل المجهود[1] ص:۱۵۸، ج:۱ باب في اتيان الحائض) بحالت علم وعمد ایک دینار یا نصف دینار تصدق کرنا مستحب ہے[2]، تاکہ آئندہ پوری احتیاط سے کام لیا جائے، ثم هو اى وطء الحائض كبيرة لو عامداً مختاراً عالماً بالحرمة لا جاهلاً أو مكرها أو ناسياً فتلزمه التوبة ويندب تصدقه بدينار أو نصفه اهـ (درمختار[3]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۰ر ذی الحجہ ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲ر۱۲ر۶۷ھ

[1] بذل المجهود ص:۲۷۹، ج:۱، مطبوعه بيروت. باب فى ايتان الحائض. مطبوعه رشيديه سهارنپور ص:۱۵۸/۱.

[2] ويستحب أن يتصدق بدينار أونصف دينار الهندية ص ۳۹ ج۱. (بقيه آئنده صفحه پر)

حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کیسا ہے؟

سوال: -حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا شرعاً درست ہے جب کہ وہ پاکی کا اہتمام کرتی ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۸/۱۱/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۹/ ذی قعدہ ۵۷ھ

عورت آئسہ کب ہوتی ہے؟

سوال: -ایک حیض والی عورت کا حیض بند ہو گیا، اب کتنی مدت حیض بند رہنے سے بیماری میں آئسہ کا حکم کیا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حنفیہ کے نزدیک پچپن سال کی عورت آئسہ ہوتی ہے۔اتنی مدت کے اندر حیض آنے کی امید رہتی ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۲/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۹/۲ ۵۷ھ

(**گذشتہ کا بقیہ**) مطبوعہ کوئٹہ کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی احکام الحیض الخ.

[۳] درمختار علی الشامی نعمانیہ ص۱۹۸ ج۱ . شامی زکریا ص: ۴۹۴، ج: ۱، باب الحیض.

(صفحہ ہذا) [۱] ولا یکره طبخها ولا استعمال مامسته من عجین أو ماء أو نحوهما (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

ایام حیض میں مناجات مقبول کا پڑھنا

سوال:- مستورات ایام حیض میں مناجات مقبول پڑھ سکتی ہیں یانہیں؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مناجات مقبول میں عربی والی دعا میں قرآن شریف کی آیت بھی ہوتی ہے، لہٰذا اردو والی منظوم دعائیں الگ مجلد کروا کر پڑھنا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کپڑے رومال وغیرہ سے پکڑکر اردو کی دعائیں پڑھنا درست ہے[1]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حالت حیض میں بیوی کے عضو مخصوص کو دیکھنا اور چھونا

سوال:- بیوی کے حائضہ ہونے کی حالت میں ماتحت السرہ نیز اعضاء مخصوصہ کو دیکھنا چھونا کیسا ہے۔

(گذشتہ کا بقیہ) الا اذا توضأت بقصد القربة (الشامی نعمانیه ص:۱۹۴، ج:۱، مطبوعه زکریا ص:۴۸۶، ج:۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، طحطاوی مع المراقی ص۱۱۶ باب الحیض، مطبوعه مصر.

[۲] ان الحیض موقت الی سن الایاس واکثر المشائخ قدروه بستین سنة ومشائخ بخارا وخوارزم بخمس وخمسین سنة فمارأت بعدها لایکون حیضاً في ظاهر المذهب، شرح وقایه ص:۱۰۸، ج:۱، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، باب الحیض، الدرالمختار نعمانیه ص:۶۰۲، ج:۲، وشامی زکریا ص۱۹۶، ج۵، باب العدة، مطلب في عدة الموت. تاتار خانیه ص۳۲۷ ج۱، نوع فی الحیض، مطبوعه کراچی،

(صفحہ ہٰذا) [۱] ویمنع مسه اي القرآن ولوفي لوح ودرهم اوحائط الا بغلافه المنفصل الخ شامی زکریا ص۴۸۸ /۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، حلبی کبیری ص۵۷، مطبوعه لاهور، تاتارخانیه ص۳۳۳/۱، فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

الجوب حامداًومصلیاً

درمختار میں ہے،وهل يحل النظر ومباشرتها له فيه تردد الخ. شامی میں ہے:ای بشهوة وهذا كالاستثناء من عموم حل ما عدا القربان واصل التردد لصاحب البحر حيث ذكر ان بعضهم عبر بالاستمتاع فيشمل النظر وبعضهم بالمباشرة فلا يشمله ومال الى الثانى ومال اخوه فى النهر الى الاول وانتصر العلامة للاول واقول فيه نظر الى ان قال ولا يخفى ان الاول صريح فى حل عدم النظر الى ماتحت الازار والثانى قريب منه وقال بعد اسطر واستظهر فى النهر الثانى لكن فيما اذا كانت مباشرتها له بما بين سرته وركبته كما اذا وضعت يدها على فرجه كما اقتضاه كلام البحر لااذا كانت بما بين سرتها وركبتها كما اذا وضعت فرجها على يده الخ، (ردالمحتار[۱] نعمانية ص:۱۹۴-۱۹۵، ج:۱، باب الحيض)

ان عبارات سے معلوم یہ ہوا کہ بیوی کے ماتحت السرۃ اعضاءِ مخصوصہ حالت حیض میں دیکھنے اور چھونے کی اجازت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجوب صحیح:بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۴/۸۹ھ

حالت حیض میں جماع

سوال:-اگر مرد نے حالت حیض میں عورت سے جماع کیا جبکہ مرد کو حیض کا علم نہیں، عورت کو علم ہے تو گناہ کس پر ہے، نیز اگر عورت حالتِ حیض میں غلبۂ شہوت کی وجہ سے مرد کو جماع پر مجبور کرے جبکہ مرد کو حالت حیض کا علم ہو تو کیسا ہے؟

[۱] درمختار مع الشامی زکریا ص:۴۸۷، ج:۱، شامی کراچی ص:۲۹۲، ج:۱، باب الحیض،

الجوب حامداً ومصلیاً

اگر حالت حیض میں مرد نے عدمِ علم کی بناء پر جماع کیا اور عورت کو معلوم ہو تو عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی۔ نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے مرد کو وطی پر مجبور کرے تو مرد کو وطی کرنا ایسی حالت میں بالکل درست نہیں ہے۔ **ووطأها فی الفرج عالما بالحرمة عامدا مختارا کبیرة لا جاهلا ولا ناسیا ولا مکرها کذا فی البحر الرائق[1] ص ۱۸۹/۱.** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حالت حیض میں استمتاع

سوال: -زید کی بیوی ایام حیض کے اندر ہے، زید قوت شہوت کی بنا پر حرام کاری کا قصد کرنے پر مجبور ہے، ایسی صورت میں زید اپنی بیوی سے ایام حیض میں مباشرت کرسکتا ہے، یا نہیں؟ اس کے علاوہ اگر کوئی اور صورت ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے، حرام کاری تو حرام ہے ہی اس کا کیا پوچھنا، ناف سے گھٹنے تک کے علاوہ بقیہ جسم سے استمتاع کی گنجائش ہے،[2] زید کو چاہئے کہ ایام

---

[1] البحر الرائق کوئٹہ ص ۱۹۷/۱، باب الحیض، مجمع الانهر ص ۸۰/۱، باب الحیض، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، الدر المختار مع الشامی زکریا ص ۴۹۴/۱، باب الحیض قبیل مطلب فی حکم وطء المستحاضة.

[2] وهو یمنع قربان ما تحت الازار کالمباشرة والتفخیذ ویحل القبلة وملا مسة فوق الازار الخ، مجمع الانهر ص: ۸۰، ج: ۲، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، باب الحیض.
ویمنع قربان ما تحت ازار یعنی مابین سرة ورکبة فیجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها الخ، درمختار مع الشامی زکریا ص: ۴۸۶، ج؛ ۱، باب الحیض. شامی کراچی ص: ۲۹۱، ج: ۱، زیلعی ص ۱۶۴ ج ۱ باب الحیض، مطبوعه امدادیه ملتان.

حیض میں صبر کرے یا روزے رکھے یا پھر دوسری شادی بھی کر لے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۴؍۷؍۸۷ھ

حالت حمل میں وطی

سوال:- حاملہ بیوی سی وطی کرنا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو وضعِ حمل سے کتنے دن پہلے چھوڑ دینا چاہیئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شوہر کو حاملہ بیوی سے وطی کرنا درست ہے علاوہ ان ایام کے جبکہ وطی، بچہ کو مضر ہو[۱] اور اس سلسلہ میں حکیم حاذق سے معلوم کر لیا جائے کہ کب وطی بچہ کو مضر ہوتی ہے؟ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

استحاضہ

سوال:-(۱) ایک عورت استحاضہ کے مرض میں عرصہ سے مبتلا ہے، خون برابر جاری رہتا ہے۔ مہینہ میں کبھی کبھی دو تین دن کا وقفہ ہوتا ہے کبھی وہ بھی نہیں اور اپنی قدیم عادت بھی اسے یاد نہیں ہے۔

۲- مہینہ کی کن تاریخوں کو وہ طہر شمار کرے اور کن تاریخوں کو حیض سمجھے؟

۳- کن دنوں میں نماز روزہ تلاوت کی پابندی کرے اور کن دنوں میں نہ کرے؟

---

[۱] کمایستفاد من هذه العبارة لایحل له وطؤها بما یؤدی الیٰ اضرارها الخ شامی زکریا ص ۳۸۱ ج۴، کتاب النکاح، باب القسم.

نوٹ:- حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ (بیوی) میاں کے پاس نہ جائیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے۔ الخ بہشتی زیور مکمل ومدلّل ص۵۴/۹ حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان، مطبوعہ ادارۂ تھانوی دیو بند۔

٤- جن دنوں میں اس پر نماز روزہ فرض ہے اس کی تعیین فرمائیں۔

٥- جن دنوں میں وہ نماز پڑھ سکتی ہے ان دنوں میں وہ وضوکر کے قرآن پاک کی تلاوت کر سکتی ہے اور قرآن پاک چھوسکتی ہے یا نہیں؟

٦- طہر اور حیض کے دنوں کی تشریح فرمائیں اور قرآن پاک کی تلاوت کے حکم کو بھی واضح فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی عورت تحری کرے یعنی اگر اس کو اپنی عادت قدیمہ یادنہیں اور لون سے بھی نہیں پہچانتی تو دل پر بہت زور ڈال کر غور کرے اور خوب سوچے اور اللہ سے دعا کرے، پھر جن ایام کے متعلق اسکا دل گواہی دیکہ یہ حیض کے ایام ہیں انکو حیض کا زمانہ تصور کر لے، ان میں نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ تلاوت کرے نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگائے، ان ایام کے علاوہ بقیہ ایام میں یہ سب کام کرے گی، البتہ ہر نماز کے وقت تازہ وضوکرے گی اور اس وضو سے نماز فرض ،سنت، نفل سب کچھ پڑھے گی اور تلاوت بھی کریگی، قرآن پاک کو ہاتھ بھی لگائیگی [۱] اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے اور پریشانی دور کرے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۸/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

بچہ کی ولادت پر نفاس نہیں آیا

سوال:-عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس نہیں آیا تو اسپر غسل واجب ہے یا نہیں؟

[۱] ومن نسيت عادتها وتسمى المحيرة والمضلة وحاصله انها تتحرى اى ان وقع تحريها على طهر تعطى حكم الطاهرات وان كان على حيض تعطى حكمه اى لان غلبة الظن من الادلة الشرعية، درمختار مع الشامى زكريا ص ۴۸۰ ج ۱، باب الحيض. عالمگيرى ص ۴۰ ج ۱ الفصل الرابع فى احكام الحيض و النفاس مطبوعه كوئٹه. تاتار خانيه ص ۳۷۲ ج ۱ نوع اٰخر فى الاضلال، مطبوعه كراچى.

الجواب حامداً ومصلیاً

قولِ مختار یہ ہے کہ غسل واجب ہے [۱] (کذافي ردالمحتار ص: ۱۱۳، ج: ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۴/ ۹۰ھ

حیض کا ناوقت آنا!

سوال:- اگر کسی خاتون کو ایام حیض اس طرح شروع ہو کہ اول خون کے چند قطرات نمودار ہوں اور پھر اسکے بعد دس دن تک خون بالکل نظر نہ آئے لیکن دس دن کے بعد پھر حیض کی برآمد کثرت سے شروع ہو اور یہ سلسلہ تقریباً پانچ چھ دن تک جاری رہے تو ایام حیض پاکی اور نماز وغیرہ کے لئے کب سے شمار کئے جائیں گے، مثلاً اگر ۲۱/ جولائی سے قطرات حیض برائے نام نمودار ہوں اور پھر ۳۱/ جولائی سے سیلان بکثرت ہو اور ۴/۱ اگست تک جاری رہے تو ایام حیض کس تاریخ سے کس تاریخ تک شمار کئے جائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب اول قطرات نمودار ہوئے پھر دس دن تک کوئی اثر معلوم نہیں ہوا تو یہ چند قطرات حیض میں شمار نہیں ہونگے بلکہ یہ دس روز مسلسل پاکی کے شمار ہونگے اسکے بعد جب بکثرت سیلان

---

[۱] أو ولدت ولم تر دماً هذا قول الامام وبه اخذ أكثر المشائخ وعند أبي يوسف وهورواية عن محمد لاغسل عليها لعدم الدم صححه في التبيين والبرهان كما بسطه في الشرنبلالية ومشى عليه في نورالايضاح لكن في السراج ان المختار الوجوب احتياطاً وهو الاصح (الشامي نعمانيه ص: ۱۱۳، ج: ۱، وشامي زكريا ص: ۳۰۷، ج: ۱ كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل. عالمگيرى ص۳۷ ج ۱ الفصل الثانى فى النفاس، مطبوعه كوئٹه. الدر المنتقى علىٰ مجمع الانهر ص ۸۲ ج ۱ باب الحيض، دار الكتب العلميه بيروت.

ہوا اور مسلسل پانچ روز تک رہا تو ان پانچ دن کو ایام حیض میں شمار کرینگے صورت مسئولہ میں ۲۱/ جولائی سے ۳۰/ جولائی تک حیض نہیں ۳۱/ جولائی سے ۴/ اگست تک ایام حیض ہونگے [۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حائضہ پاک ہو جائے تو اس کے روزہ کا حکم!

سوال:- اگر عورت اپنے حیض سے صبح ۱۱/ بجے سے قبل پاک ہو جائے تو کیا اس دن روزہ سے رہنا اس کیلئے واجب ہوگا؟ اور اس دن کے روزہ کی قضا ہوگی ماہ رمضان میں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس دن کا روزہ نہیں ہوا بعد میں قضا رکھے البتہ اس دن بھی شام تک روزہ دار کی طرح کچھ کھائے پیئے نہیں، **یجب الامساک بقیة الیوم علی من فسد صومه وعلی حائض ونفساء طهرتا بعد طلوع الفجر، (مراقی الفلاح [۲])** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حیض کے ایام میں بیوی سے وطی کرنیکے بعد کیا دو غسل ضروری ہیں یا ایک ہی کافی ہے؟

سوال:- (۱) جب مجھے مہینہ ہوا تو تین چار دن گذر گئے مگر غسل نہ کر پائی تھی کہ میرا شوہر

---

[۱] اقله ای الحیض ثلاثة ایام بلیالیها واکثره عشرة والناقص عن اقله والزائد علی اکثره استحاضة (الدرالمختار علی هامش الشامی نعمانیه ملخصاً ص ۱۸۹ ج ۱ شامی کراچی ص ۲۸۴، ج ۱، باب الحیض.

[۲] مراقی الفلاحی علی الطحطاوی ص: ۵۵۸، مطبوعه مصر. کتاب الصوم. مجمع الانهر ص ۳۷۳ ج ۱ کتاب الصوم مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. تبیین الحقائق ص ۳۲۲ ج ۱ باب مایفسد الصوم ومالا یفسده، مطبوعه امدادیه ملتان.

آیا اور باوجود منع کرنے کے نہ مانا اور خواہش پوری کرلی تو اب دو غسل کرنے پڑینگے ایک ہفتہ کی ناپاکی کا، دوسرے شوہر کے آنے کا، اجتماع والی عورتوں نے کہا ۱۱/ڈھیلے ہونے چاہئیں، سر دھوکر ڈھیلے سے استنجاء پاک کرکے ناف کے نیچے تک بدن کو دھوئے پھر وضو کرکے نہائے پھر دوبارہ ناف سے نیچے تک باقاعدہ وضو، کرو تب نہاؤ تب پاک ہوسکتی ہو لہٰذا آپ شرع شریف سے مطلع فرمائیں۔

(۲) میرا شوہر رات کو میرے پاس آیا صبح کو غسل کرنے کی کسی کو مہلت نہ مل سکی اس طرح تین رات گذر گئیں تو غسل تین روز کرے یا ایک ہی دفعہ سے پاک ہو جائینگے، اجتماع کرنے والی عورتوں نے تین دفعہ بتلایا ہے لہٰذا عورتوں کے غسل کا طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

۱- ان دونوں باتوں کی وجہ سے دو غسل واجب نہیں ہونگے بلکہ ایک ہی غسل کافی ہے[۱]۔ایک غسل میں جتنے پانی کی ضرورت ہوتی ہے بس وہی کافی ہے ۱۱/ڈھیلے سے استنجاء بھی غلط ہے بہشتی زیور میں غسل کا طریقہ لکھا ہے اس کے موافق غسل کرلیا جائے۔

۲- تین رات غسل نہ کرنا اور نمازیں قضا کرنا کبیرہ گناہ ہے[۲] سخت وبال کی چیز ہے مگر شوہر کے تین روز صحبت کرنے سے تین غسل واجب نہیں ہوں گے، ایک ہی غسل کافی ہوگا جس نے دو یا تین دفعہ غسل کرنا بتایا ہے اسنے غلط بتایا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] ویکفی غسل واحد لعید و جمعة اجتمعا مع جنابة کمالفرضی جنابة و حیض الخ الدرالمختار علی الشامی کراچی ص ۱۶۹ ج ۱ مطلب فی رطوبة الفرج.

[۲] وتارکھاعمداً مجانة (تکاسُلاً) فاسق (درمختار علی الشامی نعمانیه ص: ۲۳۵، ج ۱، اول کتاب الصلوة، قوله فاسق لعل المرادبه من یرتکب الکبائر شامی نعمانیه ص: ۳۷۶، ج: ۱ باب الامامة، طحطاوی ص ۲۴۵ فصل فی بیان الاحق بالامامة، مطبوعه مصری.



فصل دوم :

معذور و بیمار کے احکام

معذور کی تعریف اور اس کا حکم

سوال:- مسئلہ یہ ہیکہ ناچیز ایک بیماری میں مبتلاء ہے مجھے ریح کی بیماری ہے وضو کرتا ہوں لیکن بار بار پیچھے کی راہ سے ہوا نکل جاتی ہے کوئی وقت پانچ منٹ کے بعد یا دس منٹ کے بعد دیا پندرہ منٹ کے بعد ہوا نکلتی رہتی ہے کئی بار تو ایک منٹ بھی نہیں ہوتا ہے کہ ہوا نکل جاتی ہے اس وجہ سے مجھے نماز میں بہت تکلیف ہوتی ہے مہربانی فرما کر کچھ راستہ بتائیے کہ اس کے بارے میں شریعت کا کیا مسئلہ ہے بار بار وضو چلے جانے کی وجہ سے میں نماز کو ایک بار وضو کر کے ادا کر لیتا ہوں تو نماز ہوگئی یا نہیں؟ اور اس طرح نماز اداء کی ہوئی نماز کو لوٹانا پڑے گا یا نہیں؟ یا نماز ہو جائے گی کبھی کبھی جاگ کر اٹھنے کے بعد کبھی کبھی وضو ۲۰ یا ۲۵ منٹ تک رہتا ہے یا کبھی آدھ گھنٹہ تک بھی رہتا ہے روزانہ پانچ وقت کی نماز میں سے ایک دو بار کی نماز میں ہی ایسا نہیں ہوتا باقی اکثر ٹائم بھی ہوتا رہتا ہے، ہوا نکلنے کا ایسا موقع کبھی کبھی پیش آتا ہے باقی اکثر ٹائم پر ہوا چھوٹتی رہتی ہے مجھے یہ بیماری دو تین سال سے ہے میں ابھی تک تو نمازوں کو ایک بار ہی وضو کر کے ادا کرتا رہتا ہوں پر دو تین بار بھی وضو کیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک دفعہ آپ اندازہ کرلیں اس طرح کہ مثلاً مغرب کا وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ہوتا ہے اس پورے وقت میں اگر آپ کو اتنا وقت بھی نہ ملے کہ آپ وضو کرکے مغرب کی نماز اس وضو سے ادا کرسکیں بلکہ ہوا نکلتی رہے تو آپ معذور ہیں آپ کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت آنے پر تازہ وضو کرلیا کریں پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر وضو کرلیں غرض ایک وقت کی نماز کے لئے ایک وضو کافی ہے اور دوسرے وقت کی نماز کے لئے دوسری وضو کریں جب تک وقت باقی رہیگا اس وضو سے نماز درست ہوگی غرض اس طرح وقت کے اندر اندر ہوا نکلنے سے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں پھر آپ معذور ہی رہیں گے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت کی نماز کا حال ایسا ہی رہے بلکہ پورے وقت میں ایک دوبار ہوا نکلتی رہے تب بھی معذو ہوں گے اگر چہ ۲۵،۲۰ منٹ تک ہوا نہ نکلے جب کسی ایک نماز کا پورا وقت مثلا مغرب کا وقت ڈیڑھ گھنٹہ اس طرح گذر جائے کہ بالکل ہوا نہ نکلے تو آپ معذور نہیں رہیں گے پھر جب بھی ہوا نکلے دوبارہ وضو کی ضرورت ہوگی خدائے پاک آپ کو شفا عطا فرمائے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۸/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱/۹/۸۸ھ

---

[1] صاحب عذر من به سلس بول او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة ولو حكما وهذا شرط العذر فی حق الابتداء وفی حق البقاء كفى وجوده فی جزء من الوقت وفی حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة وحكمه الوضو لكل فرض ثم يصلی به فيه فرضا ونفلا الخ، درمختار مع الشامی زكريا ص: ۵۰۴–۵۰۵، ج ۱، شامی كراچی ص: ۳۰۵، ج: ۱ ، باب الحيض مطلب فی احكام المعذور، مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ فصل فی المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. طحطاوی علی المراقی ص ۱۱۸–۱۱۹ قبيل باب الأنجاس، مطبوعه مصری.

معذور کی تعریف اور اس کا حکم

سوال:- زید کو عارضہ ریح کا ہے یعنی اس کی ریح جلدی جلدی خارج ہوتی رہتی ہے وضو اس کا قرار نہیں پکڑتا بعض وقت یا بعض دن ایسا ہوتا ہیکہ وضو ایک گھنٹہ تک قائم رہتا ہے اور بعض روز کئی کئی روز ایسے گذرتے ہیں کہ وضو دس دس منٹ بلکہ اس سے بھی پہلے ٹوٹ جاتا ہے اس اخراج ریح کی صورت میں وہ شخص فرض قضا نمازوں کو کس طرح ادا کرے آیا ایک دفعہ تازہ وضو کر کے تمام دن اسی ایک وضو سے پڑھتا رہے خواہ بیچ میں ریح خارج ہورہی ہو یعنی وضو نہ رہا ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ایک مرتبہ کسی نماز کا کامل وقت اس حالت میں گذر جائے کہ اخراج ریح مسلسل رہے یعنی اتنی دیر کے لئے بھی بند نہ ہو کہ وہ وضو کر کے وقتیہ نماز پوری کر سکے تب تو یہ شخص معذور ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ہر وقت کے لئے اس کے ذمہ وضو ضروری ہے اور اس وضو سے فرض، نفل، ادا، قضا جو دل چاہے پڑھتا رہے، خروج ریاح ناقض نہیں ہوگا وقت خارج ہونا اس کے حق میں ناقض وضو ہے۔ ہر وقت کے لئے علیحدہ وضو ضروری ہے اور یہ شخص معذور رہے گا جب تک کہ کسی ایک نماز کا کامل وقت عذر سے خالی نہ گذر جائے، یعنی معذور رہنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عذر مسلسل رہے البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر نماز کے کامل وقت میں ایک دو مرتبہ عذر کا تحقق ہوجائے اور جب ایسی حالت آجائے گی کہ کامل وقت ایک مرتبہ بھی عذر سے خالی گذر جائے گا تو یہ شخص معذور نہ رہے گا اور اگر کسی کامل نماز کا وقت ایسا نہیں گذرا کہ اس کو عذر سے خالی رہ کر نماز کا ادا کرنا ممکن ہو، بلکہ اتنی گنجائش مل جاتی ہے کہ ہر وقت میں نماز بلا عذر ادا کر سکتا ہے

تو یہ معذور نہیں ہے خروج ریاح اس کے حق میں ناقض وضو ہے (هكذا في الطحطاوی)[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف ۱۰/۱۱/ ۵۶ھ

معذور کی نماز و امامت

سوال: - (الف) میں ایک مرض میں عرصۂ دراز سے مبتلا ہوں اور وہ ہے کثرتِ ریاح کا خروج ہر ۲/۳ منٹ پر خروج ریاح ہوتا رہتا ہے، تو کیا میں فجر کے وضو سے نمازِ اشراق اور تلاوت قرآن پاک کرسکتا ہوں؟ یعنی ہوا کو روک کر رکھوں اور باوضو رہوں۔

(ب) جس گاؤں میں رہتا ہوں اس میں معمولی پڑھے لکھے لوگ ہیں، اکثر قراءتِ نماز میں غلط پڑھتے ہیں، اعضاءِ وضو خشک رہ جاتے ہیں، اور اس کی پرواہ نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے پیچھے میری نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو پنجگانہ نماز کی امامت کرسکتا ہوں یا نہیں؟

---

[1] تتوضا المستحاضة ومن به عذر كسلس بول أو استطلاق بطن وانفلات ريح لوقت كل فرض ويصلون به اى بوضوئهم في الوقت ماشاؤا من الفرائض وماشاؤا من النوافل ويبطل وضوء المعذورين بخروج الوقت فقط ولا يصير معذورا حتى يستوعبه العذر وقتا كاملاً ليس فيه انقطاع لعذره بقدر الوضوء والصلاة اذلووجد لايكون معذوراً وهذا الاستيعاب شرط ثبوته اى العذر وشرط دوامه وجوده في كل وقت بعد ذلك ولومرة وشرط انقطاعه وخروج صاحبه عن كونه معذوراً خلوّ وقت كامل عنه بانقطاعه حقيقة فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام والانقطاع (مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۱۱۸-۱۱۹ قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. الدرالمنتقى ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. شامى زكريا ص ۵۰۴ ج ۱ مطلب فى احكام المعذور.

یعنی جب تک امامت کروں ہوا کو زبردستی روکے رکھوں، اگر نہیں کرسکتا تو گھر میں نماز ادا کروں؟ نیز اس حالت میں نمازِ تراویح کی امامت صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) جو شخص شرعاً معذور ہے اس کو ہر وقت کی نماز کے لیے وضو ضروری ہے، پھر وقت ختم ہونے سے اس کا وضو باقی نہیں رہے گا، فجر کا وضو سورج نکلنے سے ختم ہو جائے گا، اشراق کے لئے علیحدہ وضو کی ضرورت ہوگی، پھر اس وضو سے نوافل اور تلاوت کی اجازت ہوگی، حتیٰ کہ ظہر کے لئے بھی جدید وضو کی ضرورت نہیں ہوگی، الا یہ کہ اس عذر کے علاوہ کوئی اور حدث پیش آجائے[1]

(ب) اگر امام کی طہارت کامل نہ ہو، اعضاء وضو خشک رہ جائیں، یا نماز میں قرأت کی غلطی سے فساد آجائے اور امام اصلاح نہ کرے تو ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں اور صاحب عذر بھی امامت نہیں کرسکتا، لہٰذا تنہا نماز پڑھنے میں وہ شرعاً معذور ہے۔[2] ترک جماعت کی وعید میں وہ نہیں آئے گا، اسی طرح نمازِ تراویح بھی درست نہیں ہوئی، ایسی حالت میں تراویح بھی تنہا پڑھی جائے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۱/ ۸۹ھ

---

[1] یتوضأ لوقت کل فرض ویصلی به فیه ما شاء من فرض ونفل وینقضه خروج الوقت الخ (شرح وقایه ص ۱۲۰) مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. باب الحیض. ملتقی الابحر ص ۸۴ ج ۱ فصل فی المعذور، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. عالمگیر ص ۴۱ ج ۱ الباب السادس الفصل الرابع فی احکام الحیض و النفاس و الاستحاضه، مطبوعه کوئٹه.

[2] ولاطاهر بمعذور الخ ولاقادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما الخ.(الدرالمختار علی الشامی نعمانیه ص: ۳۸۹، ج: ۱ باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی الخ. مجمع الانهر ص ۱۶۷ ج ۱ فصل فی الجماعة، دارالکتب العلمیه بیروت. عالمگیری ص ۸۴ ج ۱ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغیره، مطبوعه کوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کیا کثیر الاحتلام معذور ہے!

سوال:- زید احتلام شدید کے مرض میں مبتلا ہے، تقریباً ہر روز ہی احتلام ہوتا ہے، بدن کے اعتبار سے کمزور اور لاغر ہے، ہر روز سردی کے موسم میں غسل کرنا بہت دشوار ہے، اگر غسل نہ کرے اور نماز پڑھے تو طبعی کراہیت محسوس ہوتی ہے ایسی صورت میں شرعی معذور کا حکم ہوگا یا نہیں؟

کشف الحاجہ ترجمہ مالا بد منہ میں ہے کہ اگر کسی نمازی کا سارا بدن اور کپڑا ناپاک ہے اور وہ بے چارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا تو اس کو اس ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ ستر ڈھانکنے کے بقدر کپڑا میسر نہ ہو ص ۱۹، اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مالا بد منہ کے مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص بیمار ہے مثلاً دستوں کا عارضہ ہے یا اس کو کوئی زخم ہے جس سے ہر وقت رطوبت جاری رہتی ہے وہ نہ خود اپنے کپڑوں کو پاک کر سکتا ہے نہ وضو کر سکتا ہے صاحب فراش ہے تو وہ ایسی ہی حالت میں نماز ادا کرے، یا ایک لنگی مستقلاً نماز کے لئے تجویز کرلیں کہ جب ضرورت ہو اور سب کپڑے ناپاک ہوں تو اس کو استعمال کرلیا کریں بغیر نماز کے اس کو نہ استعمال کریں، مبادا وہ ناپاک ہوجائے، پھر احتلام سے جو نجاست بدن پر لگے اس کو پاک کرلیں[۱] اگر غسل سے مرض پیدا ہوجائے یا مرض

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] فلا تجب على مريض الخ. (الدر المختار على الشامي نعمانيه ص ۳۶۳ ج ۱) باب الامامة. الدر المنتقى ص ۱۶۱ ج ۱ باب الجماعة دار الكتب العلميه، بيروت. عالمگيرى ص ۸۳ ج ۱ الفصل الاول فى الجماعة، مطبوعه كوئٹه.

(**صفحه هذا**) [۱] مالابدمنه ص ۲۳، قبيل كتاب الصلاة. عالمگيرى ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع التيمم الفصل الثالث فى المتفرقات. الدر المنتقى ص ۶۸ ج ۱ قبيل باب المسح على الخفين، دار الكتب العلميه، بيروت.

میں شدت ہو جائے تو تیمّم کر کے نماز ادا کر لیا کریں طبعی کراہت کا خیال نہ کریں[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تقاطر مذی ہو تو وہ معذور ہے

سوال: - زید کو دو دن تک مذی کے قطرات نکلتے ہوں پھر دو دن بند ہو کر پھر یہ مرض شروع ہو جاتا ہے، کیا یہ بیماری میں شمار کیا جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بحالت قیام نماز پڑھتے وقت رکوع وسجود میں مذی کے قطرات نکلتے ہیں اور بیٹھ کر نہیں نکلتے تو نماز بیٹھ کر پڑھنی چاہئے[۲] اگر دو روز یہ حالت رہتی ہے کہ نماز پڑھنے کا وقت بغیر قطرات کے نہیں ملتا تو وہ دو دن میں معذور ہے پھر جب یہ حالت نہیں رہتی تو وہ معذور نہیں رہتا[۳]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۸۸ھ

---

[۱] اگر مصلی برآب قادر نباشد بہ سبب خوف حدوث بیماری یا درنگ در شفا یاز یادت مرض... تیمّم کند مالا بدمنہ ص ۲۳۔ مجمع الانهر ص ۵۸ ج ۱ باب التيمم مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. هدايه ص ۴۹ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه تهانوی دیوبند.

[۲] أمااذا كان يمكنه رده بجلوس فى الفرض و نحوه وجب رده به و خرج عن أن يكون صاحب عذر الخ طحطاوى علىٰ المراقى ص ۱۱۹ قبيل باب الانجاس، مطبوعه مصرى.
وكذا لوسال عندالقيام يصلى قاعداً الخ شامى زكريا ص ۵۰۸ ج ۱ مطلب فى احكام المعذور. الدرالمنتقىٰ ص ۸۶ ج ۱ قبيل باب الأنجاس، دارالكتب العلميه بيروت.

[۳] وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه امساكه او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة الخ، درمختار على الشامى زكريا ص: ۵۰۴، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، فى احكام المعذور. هدايه ص ۶۷ ج ۱ باب الحيض والمستحاضة فصل، مطبوعه تهانوى ديوبند. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پیشاب کے بعد جس کو قطرہ آتا رہتا ہو وہ کب معذور ہوگا؟

سوال:- بعض اوقات روئی نہیں رکھ پاتا ہوں تو کیا میں معذور نہیں ہوں جب کہ ۳۰-۴۰ منٹ تک بلا مبالغہ پیشاب میں لگتے ہیں کھڑے ہوکر بیٹھ کر چل کر ہر طرح قطرۂ پیشاب نکالتا ہوں اور بعض دفعہ ۴۵/منٹ بھی لگ جاتے ہیں ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ۱۵-۲۰، منٹ میں فرصت مل جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

محض اتنی سی بات سے آپ معذور نہیں البتہ اگر کسی نماز کا پورا وقت اسی حالت میں گذر جائے کہ برابر قطرہ آتا رہے اور اتنی مہلت نہ مل سکے کہ آپ وضو کر کے نماز پڑھ لیں تو آپ معذور ہو جائیں گے لیکن جب ایسا نہیں بلکہ ۳۰-۴۰، منٹ کے بعد آپ مطمئن ہو جاتے ہیں اور قطرہ نہیں آتا تو آپ معذور نہیں [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیشاب کے بعد قطرہ کا آنا

سوال:- ایک شخص ہیں جنہیں پیشاب کی بیماری ہے کہ استنجاء کرنے کے بعد کچھ دیر تک قطرے آتے رہتے ہیں ایک مولوی صاحب نے بتلایا کہ نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے استنجاء کر لیا کیجئے پھر لنگی کو بدل کر دوسری لنگی پہن کر نماز پڑھ لیا کیجئے اگر یہ مسئلہ مولوی صاحب کا صحیح ہے تو اب

(گذشتہ کا بقیہ) ملتقى الابحر ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت.

(صفحہ ہٰذا) [۱] ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا يجدفي جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلى فيه خاليا من الحدث الى قوله وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلى به الخ. مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ دار الكتب العلميه، بيروت. النهر الفائق ص ۱۳۹ ج ۱ دار الكتب العلميه، بيروت فصل فى المعذور. الدر المختار مع الشامى نعمانيه ص: ۲۰۲، ج: ۱، شامى زكريا ص؛ ۵۰۴، ج: ۱، مطلب في احكام المعذور) باب الحيض.

جو قطرے آئے اس کی وجہ سے عضو کو دوبارہ دھوئے یا نہیں یا صرف لنگی بدل کر نماز پڑھ لے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر وہ شخص شرعاً معذور ہے تو اس کو اب دوبارہ عضو دھونے کی ضرورت نہیں اور یہ لنگی بدلنا بھی واجب نہیں[1] بلکہ محض تقلیل نجاست کیلئے ہے اگر وہ شرعاً معذور نہیں تو اس کو عضو دھونا بھی ضروری ہے اور وضو کا اعادہ بھی لازم ہے محض لنگی بدلنا کافی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیشاب کے بعد قطرہ آنے سے وضو کا حکم!

سوال:- مجھے دو سال سے پیشاب کے بارے میں خلل ہوتا آرہا ہے وہ یہ کہ جب پیشاب کرتا ہوں اور پانی سے صاف کرنے کے بعد دو تین بار کبھی زیادہ قطرے پیشاب کے نکلتے ہیں لیکن وہ قطرے نکلنے کے بعد پھر دوبارہ پیشاب کو جانے تک نکلتے نہیں، کبھی کبھی پانی کے بغیر کپڑے سے صاف کرے تو وہ قطرے نہیں نکلتے، یہ سلس البول کی طرح نکلتے نہیں بلکہ جب پیشاب کو جاتا ہوں اسکے بعد نکلتا ہے ایک دن میں دس مرتبہ پیشاب کرنے گیا تو پھر دس مرتبہ ہی وہ قطرے نکلتے ہیں اس کیلئے کئی علاجوں سے ناکام ہو گیا اور اس سے اطمینان سے عبادت نہیں کرسکتا ہوں اب جوبات ہے کہ پیشاب کے بعد وضو کرتا ہوں اس وقت یا وضو سے فارغ ہونے کے بعد نکلتا ہے تو یہ وضو فی المذہب الشافعی ادا ہو گیا یا نہیں؟ اور ایک وضو سے کئی فرض کی نماز پڑھ سکتا ہوں اور وقت آنے سے پہلے نماز کیلئے اس حالت میں وضو کر سکتا ہوں یا نہیں؟

---

[1] (قوله وحكمه) اى العذر اوصاحبه (الوضوء لاغسل ثوبه) اى ان لم يفد كمايأتى متناً (ونحوه) كالبدن والمكان الخ. (الشامى نعمانيه ص ۳۰۳ ج ۱) مطلب في احكام المعذور) باب الحيض. الدرالمنتقى ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت.

الجواب حامداًومصلیاً!

سلس البول نہیں جسکی وجہ سے آدمی شرعی معذور ہوجاتا ہے۔[۱] اس لئے وضو کے بعد جب پیشاب کا قطرہ نکل آئے گا تو وضو باقی نہیں رہے گا دوبارہ وضو کی ضرورت پیش آئیگی وضو کے بعد جب قطرے نہ آئیں تو اس وضو سے متعدد نمازیں پڑھ سکتے ہیں وقت سے پہلے بھی وضو کرسکتے ہیں، قطرے سے تحفظ کیلئے ڈھیلا یا کپڑا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۹ ۹۶ھ

سلسل بول کا حکم!

سوال:- ایک شخص جسکا پیشاب پر قابو نہیں ہر وقت نکلتا رہتا ہے کسی بھی وقت پاک نہیں رہتا ہر وقت پیشاب سے کپڑے ناپاک رہتے ہیں میرے پاس کوئی انتظام بھی نہیں کہ میں ہر وقت کپڑے بدلتا رہوں کیونکہ نہ تو میرے پاس اتنے کپڑے ہیں اور نہ ہی وسائل ایسی صورت میں کیا کروں، کیا میں ایسی مجبوری میں نماز ادا کرسکتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو کس صورت میں مسجد میں جا کر یا گھر پر ہی۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی حالت میں آپ شرعاً معذور ہیں ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرکے نماز ادا کرلیا

---

[۱] صاحب عذر من به سلس بول لا یمکنه امساکه ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة وحکمه الوضوء لا غسل ثوبه لکل فرض (شامی نعمانیه ص:۲۰۳/۱، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور) عالمگیری ص ۴۱ ج ۱ الفصل الرابع فی احکام الحیض، مطبوعه کوئٹه. مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ باب الحیض، فصل فی المعذور، دار الکتب العلمیه، بیروت.

کریں پیشاب کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں نہ کپڑے بدلنا لازم ہے[1] مسجد میں پیشاب نکلنے کا اندیشہ ہوتو مسجد میں نہ جائیں، مکان پرہی ادا کرلیا کریں[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲؍۴؍ ۱۴۰۱ھ

تقاطر بول کا حکم!

سوال: - بندہ کو مسلسل چھ سال سے تقاطر بول کی شکایت ہے اکثر تو پیشاب کرنے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد یا تو کبھی نماز کے اندر یا وضو کرنے کے وقت پیشاب کے قطرے نکل آتے ہیں اب جب نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے تو بندہ وضوء کے لئے جائے گا تو ادھر جماعت ختم ہوجاتی ہے تو اس صورت میں بندہ کیا کرے کبھی پیشاب کی تعداد اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ درہم کی تعداد سے زیادہ، بندہ کو کبھی عین درس کی حالت میں یہ بیماری پیش آتی ہے اور درس کے وقت میں وضوء کا ہونا ضروری ہے اگر بندہ وضوء کیلئے جائے گا تو سبق فوت ہوجائے گا بندہ اس صورت میں کیا کرے بندہ فی الحال ایک کپڑا استعمال کرتا ہے اور ہر نماز کے پہلے کپڑے کو دھولیتا ہے، پیشاب کرکے وضو کرتا ہوں پیشاب کے قطرے نکلے یا نہیں تو کیا میری نماز صحیح

---

[1] صاحب عذر من به سلس بول لايمكنه امساكه. ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه لكل فرض ثم يصلى به فيه فرضاً ونفلاً (الدرالمختار على هامش الشامى نعمانيه ص ۲۰۳ ج ۱، مطلب في احكام المعذور، باب الحيض). مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور. دارالكتب العلميه بيروت. طحطاوى علىٰ المراقى ص ۱۱۸ قبيل باب الأنجاس، مطبوعه مصر.

[2] وأكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل موذٍ (الدرالمختار على هامش الشامى) قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين (شامى نعمانيه ص ۴۴۴ ج ۱) مطلب في الغرس في المسجد.

ہوئی یا نہیں؟ یا بندہ سب کی قضا کرے کیا بندہ صاحب عذر نہیں ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جب آپ صاحب عذر (شرعی معذور) نہیں ہیں تو جو نمازیں قطرے آنے کی حالت میں یا قطرے آنے کے بعد بغیر وضو کئے ناپاک کپڑے سے (جبکہ مقدار عفو سے زائد ہو) پڑھی ہوں ان سب کا اعادہ ضروری ہے[1] قطرہ آنا آپ کے حق میں ناقض وضو ہے قطرہ کیلئے مستقل کپڑا رکھیں نماز کے وقت اس کو الگ کر دیا کریں یا نماز کیلئے مستقل لنگی رکھیں اگر اتفاقاً وہ ناپاک ہو جائے تو پاک کرلیں سبق کیلئے پاک رہنا ضروری نہیں، قرآن کریم کو بلا وضو ہاتھ نہ لگائیں اور ضرورت پیش آئے تو رومال سے پکڑلیں[2] کتاب میں گنجائش ہے احتیاط کرنا چاہیں تو کتاب کو بھی رومال سے پکڑ لیا کریں وضو میں سبق کے وقت زحمت ہو اور بغیر وضو کتاب سمجھ میں نہ آئے تو تیمّم کی گنجائش ہے زیادہ تشویش میں نہ پڑیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قطرہ کا حکم

سوال:- مجھے عارضہ قطرہ کا ہے کبھی دودو ماہ برابر آتا رہتا ہے کبھی دودو تین تین ماہ نہیں آتا بعض اوقات اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہوں قطرہ کا گمان بھی نہیں ہوتا لیکن نماز پڑھتے ہوئے قطرہ نکل جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا صورت اختیار کرنی چاہیئے۔ آیا نیت

---

[1] وإن توضأ على السيلان وصلى على الإنقطاع وتم الإنقطاع باستيعاب الوقت الثانى اعاد (عالمگیری ص: ۴۱، ج: ۱) مطبوعہ کوئٹہ. الفصل الرابع فی احکام الحیض الخ.

[2] لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف إلا بغلاف متجاف عنه كالخريطة الخ. (عالمگیری ص: ۳۹، ج: ۱) مطبوعہ کوئٹہ. الفصل الرابع فی احکام الحیض الخ. شامی زکریا ص ۴۸۸ ج ۱ باب الحیض. طحطاوی علی المراقی ۱۱۴ باب الحیض، مطبوعہ مصر.

توڑ کر وضو کر کے جماعت میں شامل ہوں یا ویسے ہی پڑھتا رہوں اور بعد نماز کپڑے پاک کرنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر آپ شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے نماز ٹوٹ جائے گی فوراً نیت توڑ کر وضو کرنا چاہئے اور کپڑا ابھی پاک کرنا چاہئے اگر شرعاً معذور ہیں تو نماز نہیں ٹوٹی، بہشتی زیور[1] حصہ اول میں معذور کی تعریف اور احکام دیکھئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/۳/ ۵۵ھ

جواب صحیح ہے: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۱۸/ ربیع الاول ۵۵ھ

قطرہ

سوال:- اگر کسی کو نماز کے اندر یا نماز سے پہلے پیشاب کے قطرہ آجانے کا شبہ ہوا تو ہر دو صورت میں کیا عمل کرنا چاہیئے آیا وضو وہی رہے گا یا تازہ کرنا پڑے گا قطرہ کا آنا یقینی معلوم نہیں ہوا کہ آیا یا نہیں اور اس وقت دیکھ بھی نہیں سکتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر یہ شخص شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے[2] جب قطرہ

---

[1] جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساعت بہنا بند نہیں ہوتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اسکا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اسکا وضو باقی رہے گا الخ۔ مدلل اختری بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ وجدیدہ ص ۵۴ ج ۱، معذور کے احکام، مطبوعہ تھانوی دیوبند۔

[2] وينقضه خروج كل خارج نجس منه اى من المتوضى الحى، الدر المختار على الشامى نعمانيه ص ۹۱ ج ۱ مطلب نواقض الوضوء. شامى كراچى ص ۱۳۴ ج ۱.

آئے فوراً نیت توڑ دے اور یہ اس وقت ہے کہ قطرہ کا آنا یقین سے معلوم ہو جائے اور محض شبہ سے کچھ نہیں ہوتا نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو اور شبہ کا علاج[1] یہ ہے کہ وضو کے بعد رومالی پر پانی کا چھینٹا دے لیا کرے لیکن اتنا خیال رہے کہ اگر قطرہ آیا تو نماز اور وضو ٹوٹنے کے علاوہ رومالی بھی ناپاک ہو جائے گی۔

شرعاً معذور وہ شخص ہے کہ جس کو کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ جس سے وہ باوضو نہ رہ سکتا ہو۔ اگر ایک مرتبہ کسی نماز کا کامل وقت ایسا گذر گیا کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوا بلکہ مسلسل پورے وقت میں اس کو عذر لاحق رہا تو وہ شرعاً معذور ہے[2] اس کے بعد ہر نماز کے وقت میں ایک دو مرتبہ اس کا پایا جانا ضروری ہے اگر پورے وقت میں ایک دو مرتبہ بھی عذر نہیں پایا گیا تو وہ معذور نہیں۔ اور معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کو ہر وقت کے لئے مستقل وضو کرنا چاہئے، ایک وضو سے دو وقت کی نماز جائز نہیں اور اس عذر سے وضو میں نقصان نہ آئے گا[3]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۳/۱۶ ۵۵ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

---

[1] عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْخُذْ حُفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَلْيَنْضِحْ بِهَا فَرْجُهُ فَاِنْ اَصَابَهُ شَئٌ فَلْيَقُلْ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ (المطالب العاليه ص: ۳۶، ج ۱ رقم الحديث: ۱۱۷.

ترجمہ: -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب تم میں کوئی شخص وضو کرے ایک چلو پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹا دیدے پس اگر کوئی چیز اس کو پہنچے تو کہہ دے یہ اسی سے ہے۔

الانتضاح هوان يأخذ قليلا من الماء فيرش به مذاكيره بعد الوضوء لينتفى عنه الوسواس (هامش سنن ترمذى ص ۹ ج ۱) مطبوعه رشيديه دهلى، باب فى النضح بعدالوضوء.

[2] صاحب عذر من به سلس بول لايمكنه امساكه ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث (الدرالمختار على الشامی کراچی ص ۳۰۵ ج ۱ باب الحيض، مطلب في احكام المعذور. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قطرہ آنے کے بعد کیا عضو کا دھونا لازم ہے!

سوال:- پیشاب اور استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ نکلا تو اس کے ایک دو قطرے کی وجہ سے بھی ذکر کا دھونا ضروری ہے یا وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ایک شخص کو پیشاب کے قطرے نکلنے کی ایسی شکایت ہے کہ استنجا بالماء کے بعد وہ احتیاطاً اپنے احلیل (ذکر) میں روئی کا ٹکڑا رکھ دیتا ہے ½ گھنٹہ کے بعد پیشاب کا قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے مگر اس روئی پر کچھ قطرہ نظر آتا ہے اب اس کا حال یہ ہے کہ روئی نکالنے کے بعد جب ذکر کو دھوتا ہے تو اس سے تری لگنے کی وجہ سے پھر قطرہ آنا شروع ہو جاتا ہے تو کیا ایسے آدمی کیلئے اس کی اجازت ہے کہ روئی پر قطرہ نظر آنے کے باوجود ذکر کو نہ دھوکر وضو کر کے نماز پڑھ لے کیونکہ جب دھوتا ہے تو پھر قطرہ آنے لگتا ہے اور اگر نہیں دھوتا ہے تو قطرہ نہیں نکلتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی سے پاک کرنا اعلیٰ بات ہے جبکہ وہ قطرہ اس کے بدن پر نہ لگا ہوا گر لگ گیا ہو تو پانی سے پاک کرنے کی تاکید ہے[1] ایسا آدمی اب پانی سے نہ دھوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(صفحہ گذشتہ) [4] وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض ثم يصلى به فيه فرضاً ونفلاً فاذا خرج الوقت بطل (الدر المختار على الشامى كراچى ص ۳۰۶ ج ۱) مطلب في احكام المعذور.

(صفحہ ہذا) [1] "وغسله بالماء أحب، ويجب غسل المحل بالماء أن تعدت النجاسة المخرج" (البحر الرائق ص: ۲۴۱-۲۴۲، ج: ۱، مطبوعه كراچى. آخر باب الأنجاس قبيل كتاب الصلاة. مجمع الانهر ص ۹۸ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت. النهر الفائق ص ۱۵۲ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت.

اگر قطرہ آنے کا احتمال ہوتو کیا کرے!

سوال:- ایک شخص کو نماز میں کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ذکر سے پیشاب کا قطرہ نکل رہا ہے مگر یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ نماز کی حالت میں معائنہ کی کوئی شکل نہیں ہے تو کیا یہ شخص محض اس خیال کی وجہ سے نماز کو چھوڑ کر دوبارہ وضو کر لے اور اگر نماز کو جاری رکھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر تجربہ ہے کہ یہ صرف متخیل ہے، واقعۃً قطرہ نہیں تو نماز کو توڑنے کی ضرورت نہیں اگر تجربہ ہے کہ واقعۃً قطرہ ہے تو نماز کو توڑ کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

جس کو منی برابر نکلتی رہتی ہو اس کا حکم

سوال:- زید کو ہر وقت منی آتی رہتی ہے شروع شروع میں تمام نماز کے اوقات میں نہیں آتی تھی لیکن اب تقریباً تمام نماز کے اوقات میں آتی رہتی ہے لیکن نماز کے پورے وقت میں نہیں آتی بلکہ وقت کے کسی حصہ میں آ گئی اور کسی حصہ میں رک گئی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی بھی چلا جاتا ہے لیکن وہ وقت بھی مشتبہ رہتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی گذرے ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کو معذور

---

[1] کما ینقض لو حشا احلیله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر (الدر المختار علی الشامی ص ۲۸۰ ج ۱، زکریا) شامی کراچی ص:۱۴۸، ج:۱، کتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء. وینقضه خروج نجس منه، النهر الفائق ص ۵۰ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت. مجمع الانهر ص ۳۱ ج ۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت.

شرعی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ایسا شخص اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے، کئی کئی مرتبہ وضو کرنا پڑتا ہے جو صورت ہو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ان حالات میں یہ شخص شرعاً معذور نہیں ہر مرتبہ خروج منی اسکے حق میں ناقض وضو ہے بدن کو پاک صاف کر کے روئی اندر رکھ لے، اس طرح نماز پڑھ لے جب روئی پر تری ظاہر ہوگئی تب وضو ٹوٹے گا اور حکم لگایا جائے گا ناقض وضو ہونے کا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مقطوع الیدین کیسے استنجاء و وضو کرے؟

سوال:- ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہیں، تو وہ پیشاب، پاخانہ کر کے کس طرح پاکی حاصل کریگا؟ کیا دوسرے کو یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے مخرج کو اپنے ہاتھ سے پاک کرے؟ اگر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے تو وہ اس صورت میں کیا کرے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی استعمال نہیں کرسکتا تو جوازِ نماز کیلئے دوسرے سے مخرج دھلوانے پر شرعاً مجبور و مکلّف نہیں، بغیر پانی استعمال کئے ہوئے اسکی نماز درست ہوگئی[۲]۔ ایسی مجبوری کی حالت میں وضو کی جگہ صرف چہرہ کو کسی جگہ دیوار وغیرہ پر کسی طرح مسح کرے کہ چہرہ کا تیمّم ہو جائے، اس

---

[۱] ینقض لو حشا احلیله بقطنة وابتل الطرف الظاهر (الدرالمختار علی الشامی ص:۱۴۸، ج:۱ مطبوعہ کراچی مطلب نواقض الوضوء. مجمع الانهر ص ۳۱ ج ۱، مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت. النهر الفائق ص ۵۰ ج ۱ مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت.

[۲] الرجل المریض اذالم یکن له امرأة ولاامة وله ابن أواخ وهولا یقدر علی الوضوء فانه یؤضیه ابنه أو اخوه غیر الاستنجاء فانه لایمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء، الهندیة ص ۵۰، ج ۱، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث في الاستنجاء.

کی بھی قدرت نہ ہوتو ویسے ہی نماز پڑھ لے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۵ ۹۲ھ

الجواب صحیح: ہاں اس کی منکوحہ یہ خدمت کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور اس کو اس پر ثواب بھی ملے گا اس کو ایسا کرنا افضل بھی ہے۔ بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

سیلانُ الرحم کا حکم

سوال:- اگر کسی عورت کو براہِ فرج سفیدی آتی رہتی ہے، اکثر و بیشتر چلتے پھرتے جب چاہے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟ جب کہ نماز کا وقت باقی نہ رہتا ہو اور بار بار یہ صورت ہوتی ہو تو ادائیگی نماز کس طرح ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ سفیدی ناپاک ہے اس سے وضو بھی دوبارہ کرنا ہوگا اور کپڑا بھی نجس ہوجائے گا، اس لئے کپڑا اندر رکھ لیا جائے، ہاں اگر اس کی اتنی کثرت ہو کہ نماز کا پورا وقت اس طرح گذر جائے کہ اس کو وضو کر کے نماز پڑھنے کا موقع ہی نہ ملے مسلسل سفیدی آتی رہے، مثلاً مغرب کا پورا وقت ڈیڑھ گھنٹہ ہے، اتنے وقت میں اس کو چند منٹ بھی سفیدی سے فراغت نہیں ملی کہ وہ وضو کر کے تین رکعت پڑھ سکے تو وہ ایسی حالت میں شرعاً معذور ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو وضو کرلے، اسی وضو سے وقت کے اندر فرض، سنت، نفل سب پڑھ لے[2]۔

[1] ولوشلت يداه يمسح يده على الارض ووجهه على الحائط ويجزيه (الهندية ص۲۶ ج۱، الباب الرابع في التيمم مطبوعه كوئٹه. درمختار على الشامى كراچى ص۸۰ ج۱ كتاب **الطهارة**، مجمع الانهر ص۲۸ ج۱ باب المسح على الخفين مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت.

[2] يتوضأ لوقت كل فرض ويصلي به فيه ماشاء من فرض ونفل وينقضه خروج الوقت الخ (شرح وقايه ص۱۲۰ ج۱، حكم الاستحاضة. مطبوعه، دارالكتاب ديوبند (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

سفیدی آنے سے نہ تجدیدِ وضو کی ضرورت ہوگی نہ کپڑے پر ناپا کی کا حکم لگے گا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو دوبارہ وضو کرلے۔ پھر جب کسی ایک نماز کا پورا وقت بغیر سفیدی کے گذر جائے گا تو معذور ہونے کا حکم بھی ختم ہوجائے گا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جس عورت کو سیلان الرحم ہو اس کے وضو کی صورت!

سوال:- اگرکسی عورت کو لیکوریا کی بیماری ہو تھوڑے تھوڑے وقفہ سے سفید لیس دار پانی نکلتا رہتا ہو تو کیا اس صورت میں اس کا وضو باقی رہے گا اور کیا وہ اس سے نماز یا قرآن شریف کی تلاوت کرسکتی ہے؟ اور یہ کہ نماز میں مادہ نکل آئے تو کیا اس کو دوبارہ لوٹانا پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی عورت ایک دفعہ انداز کرلے کہ اگر ایک نماز کا پورا وقت اس کو اس مادہ کے جاری ہونے کی حالت میں گذر جائے اور نماز ادا کرنے کی فراغت نہ ملے تو وہ شرعاً معذور ہے اس کا حکم یہ ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرے پھر اس وضو سے فرض سنت نفل سب کچھ وقت کے اندر پڑھ سکتی ہے اس مادہ کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں دیا جائے گا جب وقت ختم ہوکر دوسرا وقت شروع ہوجائے تو دوبارہ وضو کرے، **تتوضأ المستحاضة ومن به عذر كسلس البول أو استطلاق بطن وانفلات ريح ورعاف وجرح لايرقأ لوقت كل فرض ويصلون به ماشاؤا من الفرائض والنوافل ويبطل وضوء المعذورين بخروج**

(گذشتہ کا بقیہ) فتاوی هندیه ص ۴۰ ج ۱ الباب السادس، الفصل الرابع فی احکام الحیض، مما یتصل بذٰلک احکام المعذور، مطبوعه کوئٹه. شامی کراچی ص ۳۰۵ ج ۱ باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور.

الوقت الخ (اکذا في مراقی الفلاح)[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پانی پیر پر مضر ہو تو مسح کی صورت

سوال:- میرے پیر کے اوپری حصہ پر آدھے سے زائد جگہ پر ایکزِ ما ہو گیا، کھجلی ہوتی ہے اور پانی پڑنے سے مواد بھی ہو جاتا ہے، ڈاکٹر پانی کو مضر بتاتے ہیں، وضو کرنے میں پہلے بقیہ حصہ کو جب دھوتا ہوں تو چونکہ وہ درمیان میں ہے اس لئے پانی سے بچت نہیں ہو پاتی، اسلئے دریافت طلب یہ ہے کہ کیا پیر کو نہ دھوؤں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح کر لو، تو مسح کی ترکیب نہیں معلوم ہے، اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس حصۂ قدم پر پانی مضر ہے اس پر مسح کر لیا جائے یعنی تر ہاتھ پھرا لیا جائے اور بقیہ کو دھو لیا جائے اس طرح کہ وہاں پانی نہ پہونچے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۶/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۶/۸۸ھ

---

[1] مراقی الفلاح ص:۱۱۸، باب الحیض والنفاس مصری. شامی کراچی ۳۰۵ ج ۱ مطلب فی احکام المعذور. مجمع الانھر ص ۸۴ ج ۱ دارالکتب العلمیہ، بیروت فصل فی المعذور.

[2] ویمسح نحو مفتصد وجریح علی کل عصابة مع فرجتها في الاصح ان ضره الماء او حلها ومنه أن لايمكنه ربطها بنفسه ولايجد من يربطها انكسر ظفره فجعل عليه دواء او وضعه على شقوق رجله دواء اجرى الماء عليه وان قدر والامسحه والاتركه الخ (الدرالمختار مع الشامی نعمانیہ ص:۱۸۶، ج:۱، باب المسح علی الخفین. مطلب فی لفظ کل اذا دخلت علی منکر الخ، شامی کراچی ص:۲۸۰، ج:۱، خانیہ ص:۵۰، ج:۱ مطبوعہ کوئٹہ. فصل فی المسح علی الخفین. عالمگیری ص۵ ج۱ الفصل الاول فی فرائض الوضوء، مطبوعہ کوئٹہ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہشتم

نجاستوں کے احکام

فصل اول :

نجاست اوراس سے پاکی

مرغی کوکھولتے پانی میں ڈالنا ذبح کے بعد

سوال :-انگلینڈ میں سرکاری مذبح خانوں میں مسلمان اپنی مرغیاں اپنے ہاتھوں سے اسلامی طریقے سے ذبح کرتے ہیں، غلاظت نکالے بغیر پیٹ چاک کئے بغیر آلائش کے نکالنے سے پہلے ذبح کرنے کے بعد گرم پانی میں مرغی کوڈال کر مشین سے پھر صاف کرتے ہیں، پانی اتنی مقدار میں گرم نہیں ہوتا ہے کہ ہاتھ جل جائے، انڈے ابل جائیں، حتی کہ چمڑی تک میں اثر نہیں ہوتا ہے۔اور مرغیوں کا چمڑہ بھی نکال دیا جائے تو کیا ان مرغیوں کا کھانا درست ہے؟

نوٹ : سرکاری طور پر یہ کام ضروری ہے،اس کے خلاف نہیں کرسکتے۔(دارالافتاء فلاح دارین)

جواب از احمد ابراہیم خادم دارالافتاء دارالعلوم فلاح دارین

الجواب حامداً ومصلیاً

آپنے سوال میں جس چیز کو بیان کیا ہے ،اگر یہی صورت حال ہے تو ایسی مرغیوں کا گوشت کھانا کھلانا، تجارت کرنا، ہوٹل میں ایسی مرغیوں کا گوشت پکانا جائز ہے، اسلئے کہ ناپاکی کا اثر گوشت میں نہیں آیا، لیکن اگر پانی کھولتا ہوا ہو، اور مرغی کو اتنے وقت کھولتے ہوئے پانی میں رکھا کہ گوشت نے اس پانی کو اچھی مقدار میں پی لیا اور باطن لحم میں اسکا اثر پہونچ گیا تو اس مرغی کا کھانا جائز نہیں ہوتا، یہ مرغی ناپاک ہوجائیگی۔طحطاوی[1] علی المراقی ص۸۶، فتح القدیر[2] ص۱۴۶ ج۱، شامی[3] ص۳۰۹ ج۱، البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب پر ان ممالک میں جہاں قانونی گرفت سخت ہو آپ مذبح کے علاوہ مرغی ذبح نہیں کر سکتے اور ذبح کے بعد گرم پانی میں ڈالنا ہی ہوگا، مشین کے ذریعہ اسکی صفائی ہو تو آپ مجبور ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کر کے اس گوشت کو کھا سکتے ہیں، بیچ سکتے ہیں جائز ہے، وہ طریقہ یہ ہے کہ ناپاک چیز کو نچوڑ نہیں سکتے، جیسا کہ جو، جوار، باجرہ، گوشت اگروہ ناپاک ہوجائے تو اسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہیکہ پاک پانی میں گوشت ڈال کر اچھے طریقہ سے جوش دیا جائے جب جوش آجائے اسکو اتار کر ٹھنڈا کر کے ایسے برتن میں رکھ دیجئے کہ پانی گر جائے تین مرتبہ اس طریقے پر عمل کرنے سے ناپاک گوشت پاک ہوجائیگا۔(شامی[4] ص:۳۰۹، ج:۱،طحطاوی[5] علی

---

[1] لو القيت دجاجة حال غليان الماء قبل أن يشق بطنها لتنتف ان وصل الماء الى هد الغليان ومكثت فيه بعد ذلك زمانا يقع فى مثله التشرب والدخول فى باطن اللحم لاتطهر ابداً الا عند ابى يوسف كما مر فى اللحم الخ. (طحطاوى على مراقى ص۱۲۸ ، مطوعه مصر، باب الانجاس والطهارة عنها.

[2] فتح القدير ص: ۲۱۰، ج: ۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكر بيروت.

[3] الشامى نعمانيه ص:۲۲۳، ج ۱، قبيل فصل الاستنجاء. البحرالرائق ص: ۲۳۹، ج: ۱، باب الاستنجاء. مطبوعه كوئٹه.

[4] لكن على قول أبي يوسف تطهر والعلة والله اعلم تشربها النجاسة بواسطة الغليان الخ. (الشامى نعمانيه ص ۲۲۳ ج ۱) قبيل فصل الاستنجاء. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

المراقی ص:۸٦، فتح القدیر[۱] ص:۱۴٦، ج:۱) یہ حکم بوقت مجبوری ہے، جن مما لک میں قانون نہیں ہے، اس جگہ امام ابو یوسف کے مذہب پر عمل جائز نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

احمد ابراهیم هجات غفرلهٗ

خادم دارالافتاء دارالعلوم فلاح دارین

الجواب حامداً ومصلیاً

مکرم ومحترم زید مجدکم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جواب ماشاء اللہ مکمل ہے حوالے بھی کافی ہیں، بر تقدیر صحت سوال جواب صحیح ہے یہ بات اہل تجربہ سے متعلق ہے کہ ایسے نیم گرم پانی سے بال بسہولت دور ہو بھی جاتے ہیں کہ جس سے گوشت میں نجاست اثر نہ کرے یا اس کے لئے تیز گرم پانی ضروری ہے جس سے نجاست گوشت میں سرایت کر جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/ ۹۲ھ

مرغی کو ذبح کے بعد پیٹ چاک کرنے سے پہلے پانی میں جوش دینا

سوال :-مرغی یا اور کوئی جانور پرند پیٹ چاک کرنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے یا آگ سے روئیں جلا دیئے جائیں تو اس مرغی یا اس پرند کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پہلی صورت میں کھانا درست نہیں دوسری صورت میں درست ہے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] طحطاوی علی مراقی ص ۱۲۸، مطبوعہ مصر. باب الانجاس والطهارة عنها.

(صفحہ ہذا کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

دودھ میں چوہا گرکر تیرنے لگا

سوال:- اگر پانچ کلو دودھ کے بھرے برتن میں ایک چوہا گر جائے اور تیر گیا ہو اور اس کو زندہ نکال کر پھینک دیا جائے تو دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ اور ایسے دودھ کو اگر کوئی مسلم دوکاندار مسلمانوں کو چائے میں استعمال کرادے تو اس کے لئے شرع مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے وہ دودھ نجس نہیں ہوا اس کا استعمال کرنا اور فروخت کرنا سب درست ہے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/ ۹۳ھ

مینگنی دودھ میں

سوال:- تیل، دودھ میں اگر چوہے کی مینگنی پائی جائے تو کیا تیل ناپاک ہوگا۔

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [1] فتح القدير ص: ۲۱۰ ج ۱. باب الانجاس وتطهيرها.

[2] وكذا دجاجة ملقاة حالة غلى الماء للنتف قبل شقها (قوله وكذا دجاجة) قال في الفتح انها لاتطهر ابدا لكن على قول أبي يوسف تطهر والعلة والله اعلم تشر بها النجاسة بواسطة الغليان (الشامى نعمانيه ص ۲۲۳ / ۱، مطبوعه کراچی ص ۳۳۴/ ۱، قبيل فصل الاستنجاء، البحر الرائق ص: ۲۳۹، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه. طحطاوى مع المراقى ص: ۱۲۸، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. فتح القدير ص: ۲۱۱، ج: ۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكر بيروت. طحطاوى على الدر ص ۲۴۹ ج ۱.

(صفحه هذا) [1] هكذا سائر مالايؤكل لحمه من سباع الوحش والطير لايتنجس الماء إذا اخرج حياً ولم يدخل فاه في الصحيح (عالمگيرى ص ۱۹ ج ۱، الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه. النهرالفائق ص ۸۷ ج ۱ فصل فى الآبار، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. التاتارخانيه ص ۱۸۳ ج ۱ نوع آخر فى ماء الآبار، مطبوعه كراچى.

الجواب حامداً ومصلیاً

اگراس کا رنگ یا ذائقہ اس دودھ وغیرہ میں ظاہر نہ ہوتو پاک ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چوہے کی مینگنی کھانے میں

سوال:- چوہے کی مینگنی کھانے کے ساتھ پکی ہوئی پائی جائے تو اس کھانے کے سالن کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مینگنی موجود ہے اس کو نکال کر پھینک دیں اور کھانا وغیرہ کھالیں، جب کہ وہ سخت ہو اگر نرم ہوکر گھل گئی ہوتو نہ کھائیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] خرء الفارة لايفسد الدهن والماء والحنطة للضرورة مالم يظهر اثره وعزاه في البحر الى الظهيرية (طحطاوى على المراقى ص:۱۲۳) مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. شامى كراچى ص۲۳۷ ج ا مسائل شتى المحيط البرهانى ص۳۶۶ ج ا الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه ڈابهيل. بحرالرائق ص ۲۳۱ ج ا باب الانجاس، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[2] خبز وجد فى خلاله بعر الفارة ان كان البعر على صلابته يرمى البعر ويو كل الخبز البعر اذا وقع فى المحلب عند الحلب فرمى من ساعته لا بأس به وان تفتت البعر فى اللبن يصير نجسا الخ (عالمگيرى كوئٹه ص۴۸/ ا، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۳۱/ ا، باب الانجاس، قاضيخان على الهندية كوئٹه ص۲۷،۲۸/ ا، كتاب الطهارة، فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب.

چوہے کی مینگنی پکے ہوئے چاول میں ملی تو اس کا حکم!

سوال :-چوہے کی مینگنی پکے ہوئے چاول میں نکل آئے تو چاول کھایا جائے یا پھینک دیا جائے، چوہے کی مینگنی پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مینگنی سالم ہے تو اسکے پاس والے چاول (دوچار دانے) کے علاوہ سب کھانا درست ہے احتیاطاً پاس والے چاول الگ کردئے جائیں[1]۔ (کذافي نفع المفتی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا گاہتے وقت غلہ ناپاک ہوجائے گا

سوال :-غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کردے تو غلہ ناپاک ہوجائے گا یا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک ہوجائے گا لیکن اگراس کو شرکاء آپس میں تقسیم کرلیں یا اس میں سے کچھ صدقہ کردیں یا کچھ پاک کرلیں یا کچھ فروخت کردیں تو بقیہ پاک سمجھا جائے گا[2] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] خبز وجد في خلاله خرء فارة فإن كان الخرء صلبا رمى به واكل الخبز، الدرعلى الشامى كراچى ص: ۲۳۲، ج۶، شامى نعمانيه ص۴۶۷ ج۵، مسائل شتي بعد كتاب الخنثى. نفع المفتى والسائل ص۱۰۷ مايتعلق بالأكل، مطبوعه يوسفى لكهنؤ. قاضيخان على الهنديه ص۲۸ ج۱ فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب، دارالكتاب ديوبند.

[2] لوبال حمر خصها لتغليظ بولها اتفاقا على نحو حنطة تد وسها فقسم أوغسل بعضه أو ذهب بهبة أو أكل أوبيع كما مرحيث يطهر الباقي، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چمار کا دوہا ہوا دودھ

سوال:-ایک شخص چمار جو کہ کاشت کار ہے اس کے یہاں دو بھینسیں ہیں اسکا لڑکا ہاتھ دھوکر مسلمان کے برتن میں دودھ نکالتا ہے اور ایک شخص ہندو ہاتھ دھوکر تمام گاؤں کا دودھ لیتا ہے اور باڑتا ہے، چند مسلمان اور ہندو اعتراض کرتے ہیں کہ چمار کے یہاں کا دودھ لینا ٹھیک نہیں اور ہندو کے ہاتھ کا دودھ جائز ہے، لہٰذا تشریح کر دیجئے تاکہ اہل دیہہ کو فتویٰ دکھا کر تسلی کر دی جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اپنے سامنے کسی غیر مسلم کے ہاتھ پاک کرادے تو وہ پاک ہوں گے مسلمان کا برتن بھی پاک اسکے ہاتھ بھی پاک تو شرعاً اسمیں کوئی مضائقہ نہیں البتہ اگر اسکے ہاتھ پاک نہ کرائے تو چونکہ چمار اکثر نجاست میں ملوث رہتے ہیں اس لیے ظاہر یہ ہے کہ اسکے ہاتھ بھی نجس ہوں گے اس سے احتیاط بہتر ہے اگر چہ قطعی حکم ناپاکی کا اس وقت بھی نہیں لگایا جاسکتا[1] جب تک کسی معتبر طریقہ سے خواہ دیکھ کر یا کسی معتبر شخص کے بتانے سے پختہ علم نہ ہو جائے، تاہم اگر مسلمان

(صفحہ گذشتہ) الدرمختار علی الشامی نعمانیه ص ۲۱۸/۱، باب الانجاس، مطلب العرقی الذی یستقطر من دردی الخمر الخ. الدرالمنتقیٰ ص ۹۶/۱، باب الأنجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، حلبی کبیری ص ۲۰۵، باب الانجاس فروغ شتّٰی، مطبوعه لاهور،

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] والاکل والشرب في اوانی المشرکین قبل الغسل یکره ولایحرم لاحتمال التلوث قال العبد اصلحه اللّٰه تعالیٰ وما ابتلینا به شراء السمن والخل واللبن والجبن وسائر المعاملات من الهنود علی احتمال تلوث الخ (نصاب الاحتساب الباب العاشر ص ۳۹-۴۰). شامی کراچی ص ۱۵۱ ج ۱ نواقض الوضوء. تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ نوع فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی.

نکالنے والا ملے تو اس کو ہندو چمار وغیرہ سب پر ترجیح ہے۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۳/ ۵۵ھ

الجواب صحیح :سعید احمد غفرلہٗ صحیح :عبداللطیف ۳/ذی الحجہ ۵۵ھ

اپلوں سے روٹی پکانا

سوال :- دیہاتوں میں اپلوں سے روٹی پکتی ہے روٹی اپلوں سے مس بھی ہوتی ہے، تو کیا روٹی ناپاک ہوجاتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

روٹی سینکتے وقت اپلے سے لگ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگی اپلہ خشک ہے،اس کا اثر روٹی پرنہیں آیا،روٹی کی تری نے اس کی نجاست کو جذب نہیں کیا،آگ کی گرمی مانع رہی [۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۶/۳/ ۹۲ھ

ناپاک شیرے کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال :-ایک مکان کے اندر شیرہ رکھا ہوا تھا اس میں چوہا گر کر مرگیا تھا تو شیرہ نجس ہوگیا،اس کی طہارت کی کیا شکل ہے؟

---

[۱] **الاستفسار** :- طبخ الطعام بعقود البعرة والروث وخثی البقر ماذا حكمه؟
الاستبشار :- هذه الاشياء وان كانت نجسة لكن الطعام المطبوخ بوقودها طاهر يوكل الخ، نفع المفتی والسائل ص: ۱۶ ، مايتعلق بالنجاسات. مطبوعه رحيميه ديوبند. الدر المختار علی الشامی زكريا، ص: ۵۳۴-۵۳۵، ج: ۱، باب الانجاس. مطلب العرقی الذی يستقطر من دردی الخمر.

الجواب حامداًومصلیاً

اگر شیرہ اتنا پتلا (رقیق) ہے کہ چوہا مرنے سے اسکے نجس اجزاء اسمیں شامل ہوگئے ہیں تو وہ نجس ہوگیا، اسکے پاک کرنے کی صورت یہ ہیکہ شیرہ کے برابر پانی ملاکر پکایاجائے تاکہ پانی جل جائے شیرہ باقی رہ جائے پھراسی طرح پانی ملاکر پکایا جائے، تین دفعہ کے بعد وہ پاک ہوجائیگا۔[1] اگر شیرہ اتنا پتلانہیں تھا بلکہ گاڑھا (غلیظ) تھا کہ نجس اجزاء اسمیں نہیں تھےتو جس جگہ گرکرمرا ہے وہاں سے کچھ شیرہ نکال کرجدا کردیا جائے، باقی پاک ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۷/ ۸۹ھ

شیرہ سے کتے نے چاٹ لیااس کاحکم

سوال:-ایک برتن میں گڑتھا جس کے اوپرشیرہ تھاایک کتے نے اس میں منہ ڈال کراس میں سے کچھ شیرہ کھالیاپس اس گڑ کا کیاحکم ہےاس کا کھانا درست ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگروہ شیرہ منجمد ہےتب تواوپر سے جس جگہ سے کتے نے کھایا ہےتھوڑا پھینک دیاجائے

---

[1] تـنـجـس العسل يلقى في قدر ويصب عليه الماء ويغلى حتى يعود إلى مقداره الاول هكذا ثلاثا قالوا وعلى هذا الدبس (البحر الرائق ص:۲۳۷، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه) الشـامـی نـعمانيه ص: ۲۲۲، ج: ۱، باب الانجاس، مطلب فی تطهير الدهن والعسل. بدائع الـصـنـائـع ص ۲۰۷ ج ۱، احـكـام الـنـجـاسة الحكمية، مطبوعه زكريا، بزازية على هامش الهـنـدية ص: ۱۹، ج:۴، السـادس فـی ازالة الحقيقية . فتح القدير ص ۲۰۹-۲۱۱، ج ۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكر بيروت.

[2] الفارة لـو مـاتـت فـي الـسـمـن إن كان جامداً قوّر ما حوله ورمى به والباقي طاهر يوكل (الهندية ص۴۵، ج ۱) قبيل الفصل الثانی فی الاعيان النجسة.

باقی سب پاک ہے[1] اگر شیرہ منجمد نہیں بلکہ سائل ہے تو وہ سب ناپاک ہوگیا اوراس کے اتصال کیوجہ سے گڑ بھی ناپاک ہوگیا اس کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کے برابراس میں پانی ڈالا جائے اورخوب ہلا کر جوش دے لیا جائے حتی کہ پانی اورگڑ دونوں ممتاز ہوجائیں پھراس پانی کو پھینک کرا تنا ہی پانی ڈالا جائے غرض اسی طرح تین مرتبہ جوش دینے سے پاک ہوجائے گا۔(کذا في نفع المفتی[2] ص ۴۶ وردالمحتار[3] ص ۳۴۵ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/۵۴ھ

سوکھا کتا پاک ہے یا ناپاک

سوال:-سوکھا کتا پاک ہے یا ناپاک؟

---

[1] إن كان جامداً قور ماحوله ورمى به والباقي طاهر(الهنديه ص ۴۵ ج ۱) قبيل فصل الثانى فى الاعيان النجسة. مطبوعه مصر طحطاوى ص ۱۲۸، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها.

[2] الاستفسار عسل تنجس كيف يطهر (الاستبشار) يجعل في قدر ويصب الماء عليه ويطبخ حتى يعود الى مقداره الاول هكذا يفعل ثلاث مرات (نفع المفتى والسائل ص۴۶، ما يتعلق بتطهير الانجاس) مطبوعه رحيميه ديوبند.

[3] قال في الدرر ولوتنجس العسل فتطهيره ان يصب فيه ماء بقدره فيغلى حتى يعود الى مكانه والدهن يصب عليه الماء فيغلى فيعلو الدهن الماء فيرفع بشيء هكذا ثلاث مرات (الشامى نعمانيه ص:۲۲۲، ج:۱، باب الانجاس. مطلب فى تطهير الدهن والعسل) البحرالرائق ص:۲۳، ج:۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه، فتح القدير ص ۲۰۹، ج:۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكربيروت، بزازية على هامش الهندية ص:۱۹، ج:۴، السادس فى ازالة الحقيقية. بدائع ص:۲۰۷، ج:۱. احكام النجاسة الحكمية، مطبوعه زكريا.

الجواب حامداًومصلیاً

سوکھا کتا اگر کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کتے کا جھوٹا گھی

سوال:- اگر جمے ہوئے گھی کے برتن کے اوپر سے کتا کچھ گھی کھا جائے اور گھی کئی کلو کی مقدار ہوتو اوپر سے جھوٹا گھی اٹھا کر مابقیہ استعمال کرنا جائز ہے یانہیں؟ عوام میں یہ مسئلہ بھی مشہور ہے کہ کتے کا سانس ڈھائی گز تک زمین میں جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اس طرح باقی گھی پاک ہے[2] عوام کے خیالات کا شرعی قواعد پر مبنی ہونا ضروری نہیں، بہت سی باتیں بے اصل مشہور ہوجاتی ہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/ ۹۳ھ

ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- کسی گھی یا دودھ کے مٹی کے برتن میں چوہا گر کر مر جائے، تو اس دودھ یا گھی کو

---

[1] اذا نام الکلب علی حصیر المسجد ان کان یابسا لا یتنجس الخ (علمگیری کوئٹه ص:۴۸، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة). فتاوٰی قاضیخان ص ۱۲ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب الخ، مطبوعه کوئٹه. تاتارخانیه ص ۲۹۶ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات.

[2] الفارة لو ماتت فی السمن ان کان جامدا قور ما حوله ورمی به والباقی طاهر یوکل الخ (عالمگیری ص:۴۵، ج: ۱، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول، مطبوعه کوئٹه). حلبی کبیری ص ۲۰۴ فروع شتی من تعلق النجاسات، مطبوعه رحیمیه دیوبند ایضاً مطبوعه لاهور ص ۲۰۶.

استعمال کرنا جائز ے یانہیں؟ اگر نا جائز ہے تو اس برتن کا دھونے کے بعد استعمال کرنا جائز ہے یانہیں؟ کیونکہ عوام میں مشہور ہے کہ مٹی کے برتن میں چوہا مرجائے یا کتا مٹی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ مٹی کا برتن دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتا، کیا اس کی کچھ اصل ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھی اگر جما ہوا ہے تو چوہا نکال کر اسکے آس پاس سے تھوڑا نکال کر پھینک دے باقی پاک ہے، اگر گھی پتلا ہے بہتا ہوا ہے تو سب ناپاک ہوگیا[1]، اسکے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں اس کے برابر پانی ملاکر آگ پر پکایا جائے، جو پانی ہے جل جائے، تو پھر اتنا ہی پانی ڈالکر پکالیا جائے، اسی طرح تین دفعہ پکانے سے پاک ہوجاتا ہے، یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ گھی کے برابر پانی ملاکر رکھ دیا جائے، جب گھی اوپر آجائے، اور پانی نیچے رہ جائے تو گھی کو الگ کرلیا جائے، پھر اسی طرح کیا جائے، تین دفعہ اس طرح کرنے سے پاک ہوجائے گا[2]، دودھ میں چوہا گرکر مرنے سے ناپاک ہوجاتا ہے۔

مٹی کا برتن تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، خواہ کسی طرح ناپاک ہوا ہو، اس کو مٹی سے رگڑ کر دھولیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

---

[1] فارة ماتت فی دھن ان کان جامداً قور ما حولھاویو کل ما سواہ وان کان ذائباً تنجس کله (کبیری ص: ۲۰۶، فروع شتی من تعلق النجاسات) مطبوعه سھیل اکیڈمی لاھور، عالمگیری ص: ۴۵، ج: ۱، فی النجاسة واحکامھا مطبوعه کوئٹه.

[2] الدھن النجس یغسل ثلاثاً بان یلقی فی الخابیة ثم یصب فیه مثله ماءً ویحرک ثم یترک حتی یعلو الدھن فیوخذ او یثقب اسفل الخابیة حتی یخرج الماء ھکذا ثلاثاً فیطھر (عالمگیری کوئٹه ص: ۴۲، ج: ۱، فی النجاسة واحکامھا، شامی کراچی ص: ۳۳۴، ج: ۱، مطلب فی تطھیر الدھن والغسل، حلبی کبیری ص: ۱۷۳، فصل فی الآسار) مطبوعه سھیل اکیڈمی لاھور.

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: -شہد کو پاک کرنے کا طریقہ بہشتی زیور میں یہ لکھا ہیکہ شہد میں برابر کا پانی ڈالکر اس قدر پکایا جائے کہ پانی جوڈالا گیا ہے وہ جل جائے تین مرتبہ ایسا ہی کیا جائے، لیکن سوال یہ ہے کہ شہد پانی میں ملانے اور پکانے کے بعد شہد نہیں رہتا بلکہ دوا بن جاتا ہے، اس لیے عرض یہ ہے کہ شہد کو شہد باقی رکھتے ہوئے کس طرح پاک کیا جائے کہ اس کی ماہیت تبدیل نہ ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہد سیّال ہے منجمد نہیں تو اس میں اس کے برابر پانی ملا کر خوب ہلایا جائے پھر جب شہد پانی سے ممتاز ہوجائے تو پانی گرایا جائے، تین دفعہ اس طرح کرنے سے بھی ناپاک شہد پاک ہوجائے گا۔ اگر شہد منجمد ہو تو پہلے اسے سیّال بنالیا جائے۔ پھر طریقۂ مذکورہ پر پاک کرلیا جائے۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک شہد کا خارجی استعمال

سوال: -کیا ناپاک شہد کو لیپ وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کا طریقہ

---

[1] والسمن والدهن المتنجس يطهر بصب الماء عليه ورفعه عنه ثلاثا او يوضع فى اناء مثقوب ثم يصب عليه الماء فيعلو الدهن ويحركه ثم يفتح الثقب الى ان يذهب الماء، مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص:۱۲۷، باب الانجاس الخ، تنجس العسل يلقى في قدر ويصب عليه الماء ويغلى حتى يعود إلى مقداره الاول هكذا ثلاثاً قالوا وعلى هذا الدبس (البحر الرائق ص:۲۳۷، ج:۱، باب الانجاس مطبوعه الماجديه كوئٹه. الشامى نعمانيه ص:۲۲۲، ج:۱، باب الانجاس. مطلب فى الدهن والعسل، بدائع ص:۲۰۷، ج:۱ كتاب الطهارة، أحكام النجاسة الحكمية، مطبوعه زكريا ديوبند، بزازيه على هامش الهندية كوئٹه ص:۱۹، ج:۴، السادس فى ازالة الحقيقية، فتح القدير ص:۲۰۹، ج:۱، باب الانجاس وتطهيرها مطبوعه دار الفكر بيروت، مراقى الفلاح ص:۱۲۷) مطبوعه مصر.

استعمال کیا ہو؟ یا اس کو پھینک دیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک شدہ شہد بغیر پاک کئے کسی لیپ وغیرہ میں استعمال کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں[1]، مگر نماز کے لیے اس لیپ کی جگہ کو پاک کرلیا جائے، داخلی استعمال ناپاک شہد کا بغیر پاک کیے درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سونف وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:-نجاست کو جذب کرنے والی اشیاء جیسے زیرہ، کلونجی، سونف وغیرہ اگر ناپاک ہوجائیں تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان کو پانی میں بھگودیا جائے کچھ دیر بعد جب خشک ہوجائے تو دوسرے پانی میں بھگودیا جائے، پھر کچھ دیر بعد خشک کر کے تیسرے پانی میں بھگودیا جائے، اس طرح تیں مرتبہ کرنے سے ایسی چیزیں بھی پاک ہوجائے گی[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۷/۶/۲۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۷/۶/۲۶ھ

---

[1] الفارة لو ماتت فی السمن الی قوله وان کان مائعا لم یوکل وینتفع به من غیر جهة الاکل مثل الاستصباح الخ، عالمگیری کوئٹه ص:۴۵، ج:۱، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس.

[2] ومالا ینعصر یطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفیف في کل مرة لان للتجفیف اثرا في استخراج النجاسة (الهندیة ص ۴۲ ج ۱، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس. مطبوعه کوئٹه پاکستان).
شامی کراچی ص ۳۳۲ ج ۱ باب الانجاس، مجمع الانهر ص ۹۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. محیط برهانی ص ۳۸۱ ج ۱ الفصل الثامن، مطبوعه ڈابھیل.

دودھ پیتے بچہ کا جھوٹا

سوال:-شیر خوار بچے کا جھوٹا پانی وغیرہ پینے کے سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

پاک ہے جائز ہے[1] البتہ اگر اس کے منہ مین ماں کا دودھ ہو تو اس سے پرہیز کیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۸/۱۳۹۹ھ

دودھ پیتے بچہ کی قے کا حکم

سوال:-دودھ پیتا بچہ دودھ پینے کے بعد قے کرتا رہتا ہے اس کی قے، منہ بھر کر قے کی تعریف میں آتی ہے یا نہیں؟ اگر قے جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

چھوٹا بچہ جب قے کرے تو اسکے منہ کا اعتبار ہوگا، اگر منہ بھر کر کرے تو اسکا وہی حکم ہوگا جو بڑے آدمی کی منہ بھر کر قے کا ہے جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو وہ ناپاک ہے اس کا پاک کرنا ضروری ہے اگر وہ مقدارِ درہم ہو تو نماز سے پہلے اس کا پاک کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] فسور آدمی مطلقا طاهر ای فی ذاته طهور الخ درمختار مع الشامی زکریا ص: ۳۸۱، ج: ۱، کتاب الطهارة باب المیاه، فصل فی البئر. شامی کراچی ص: ۲۲۲، ج: ۱، مطلب فی السؤر. الاول من الاقسام سؤر طاهر مطهر بالاتفاق من غیر کراهة فی استعماله وهو ماشرب منه آدمی لیس بفمه نجاسة الٰی ماقال ولافرق بین الکبیر والصغیر (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

معدہ سے نکلنے والی چیز نجس ہے

سوال:-زینب کے معدہ میں فم معدہ کے پاس غدود ایسا ہوگیا تھا کہ غذا معدہ میں بالکل نہیں پہونچتی تھی ڈاکٹروں نے آپریشن کرکے معدہ کے اندر ایک مصنوعی ربڑ کی نلکی لگا کر اوپر کو نکال دی، اس نلکی سے دودھ، دوائیاں اور دیگر سیال غذائیں معدہ میں پہونچائی جاتی ہیں چندروز سے نلکی بالکل ڈھیلی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے نلکی سے ڈالی ہوئی غذائیں نلکی کے شگاف میں سے ویسی کی ویسی ہی اسی وقت باہر نکل آتی ہے، دودھ نلکی سے معدہ میں پہونچتا ہے، پھر اسی وقت ویسے کا ویسا ہی زخم کے شگاف میں سے جسم کے باہر نکل آتا ہے، یہ باہر نکل آیا ہوا دودھ اور دوسری غذائیں پاک ہیں یا قے جیسی ناپاک؟ اگر یہ کپڑے پر لگ جائیں تو دھونا پڑے گا یا نہیں؟ اور اس کے نکل آنے پر وضو بھی ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

معدہ میں پہونچ کر نلکی کے شگاف سے ہوکر بہہ جانے والی اشیاء نجس ہیں، ناقض وضو ہیں[۲] بدن یا کپڑے پر لگ جانے سے اس کا دھونا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) والمسلم الخ. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۳۲ فصل فی بیان احکام السور، مطبوعہ مصری. زیلعی ص ۳۱ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

[۱] وكذا الصبي اذا ارتضع وقاء من ساعته قيل وهوالمختار والصحيح ظاهرالرواية انه نجس لمخالطته النجاسة، حلبی کبیری ص ۱۲۹ فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعہ لاہور. شامی کراچی ص ۱۳۷ ج ۱ نواقض الوضوء. طحطاوی علی المراقی ص ۷۰ نواقض الوضوء، مطبوعہ مصری.

[۲] ان خرج من فمه فعليه الوضوء لانه لا يخرج من الفم الابعد ماوصل الى المعدة وهى محل النجاسة (الهندية ص ۱۰ ج ۱، الفصل الخامس في نواقض الوضوء) مطبوعہ کوئٹہ.

دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب!

سوال:- دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب پاک مانا گیا ہے یا ناپاک یعنی ایسے بچوں کا پیشاب لگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک ہے بغیر پاک کئے نماز درست نہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چھوٹا بچہ ماں کی گود میں پیشاب کرتا ہے اس میں سہولت ہوسکتی ہے!

سوال:- چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کی گود میں پیشاب کردیتے ہیں جس سے باربار دھونے کی پریشانی کی بات ہے اس میں کچھ آسان اور سہل طریقہ فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

پیشاب تو بہرحال ناپاک ہے کپڑے پر لگے گا تو کپڑا ناپاک ہوگا، بدن پر لگے گا تو بدن ناپاک ہوگا اور بغیر پاک کئے نماز درست نہ ہوگی[2]، بچہ کو ایسا کپڑا پہنایا جائے کہ پیشاب اسی کے اندر

---

[1] وبول غير مأكول ولومن صغير لم يطعم (قوله لم يطعم) بفتح الياء اى لم يأكل فلابد من غسله (الشامى نعمانيه ص ۲۱۲ ج ۱) باب الانجاس . مطلب فى بول الفارة وبعرها الخ. وكذا بول الصغير والصغيرة أكلا اولا عالمگيرى ص۴٦ ج ۱ الفصل الثانى فى الأعيان النجسة، مطبوعه كوئٹه. تاتارخانيه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى.

[2] وكذلك بول الصغير والصغيرة اكلا او لا الخ، عالمگيرى كوئٹه ص:۴٦، ج: ۱، الفصل الاول فى الاعيان النجسة. بذل المجهود ص:۲۱۸، ج: ۱، باب بول الصبى يصب الثوب مطبوعه يحيوى سهارنپور، شامى نعمانيه ص ۲۱۲ ج ۱ باب الانجاس، مطلب بول الفارة الخ. تاتارخانيه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى.

رہے ماں کے کپڑے وبدن کو نہ لگے، آج کل اسکا رواج بھی ہوگیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نجس پانی سے روٹی یا دال وغیرہ کا حکم

سوال:- اگر نجس پانی میں روٹی یا دال پکائی تو کیا وہ پاک ہوسکتی ہے اور کس طرح ہوسکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کافر کے جھوٹے کا حکم

سوال:- کیا کافر شخص کا جھوٹا پانی پینا کراہیت یا بلا کراہیت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اسکے منہ میں شراب یا حرام گوشت وغیرہ کی نجاست نہ ہو تو اس کا جھوٹا پانی پاک ہے ناپاک نہیں[2] مگر ایسے لوگوں کے ساتھ بلا ضرورت کھانا پینا اور میل ملاپ رکھنا مکروہ ہے[3]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وفي التجنيس حنطة طبخت في خمر لاتطهر ابدا به يفتى (درمختار على الشامى نعمانيه ص:۲۲۳، ج: ۱، قبيل فصل الاستنجاء) عالمگيرى كوئٹه ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فى النجاسة واحكامها حلبى كبيرى ص۲۰۷ فروع شتى، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[2] فسور آدمى مطلقا ولو كان جنباً أو كافراً طاهر الفم طاهر طهور بلاكراهة (درمختار على الشامى نعمانيه ص۱۴۸ ج ۱) مطبوعه زكريا ص: ۳۸۱، ج: ۱، باب المياه. مطلب فى السور. حلبى كبيرى ص۱۶۶ فصل فى الآسار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. مجمع الانهر ص۵۵ ج ۱ فصل، كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

استنجے کی چھینٹ کا حکم

سوال:-بدن کا کوئی عضو پاک کرنے میں کسی دوسرے عضو کی طرف پانی کی چھینٹیں چلے جانے سے کیا دوسرا عضو بھی پاک کرنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست سے مخلوط ہوکر چھینٹیں دوسرے عضو پر جائیں تو اس کو بھی پاک کرنا ہوگا، ورنہ نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۱/ ۸۵ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن نائب مفتی

وضو کی چھینٹ کا حکم

سوال:- وضو کرتے وقت جو چھینٹیں پانی کی کپڑوں پر گرتی ہیں انسے کپڑا نجس ہوجاتا

(صفحہ گذشتہ) [۳] ولم یذکر محمد رحمه الله تعالیٰ الأکل مع المجوسی ومع غیره من اهل الشرک أنه هل یحل أم لا وحکی عن الحاکم الامام عبدالرحمٰن الکاتب أنه ابتلی به المسلم مرة أومرتین فلابأس به وأما الدوام علیه فیکره الخ عالمگیری ص۳۴۷ ج۵ کتاب الکراهیة الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، مطبوعه کوئٹه. المحیط البرهانی ص۶۹ ج۸ الفصل السادس عشر اهل الذمه والاحکام التی تعود إلیهم کتاب الکراهیة والاستحسان، مطبوعه ڈابهیل.

[1] غسالة النجاسة فی المرات الثلاثة مغلظة فی الاصح، طحطاوی علی المراقی ص۱۶۴ باب الانجاس والتطهیر عنها، مطبوعه مصر. قاضیخاں ص۱۵ ج۱ فصل فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. تاتارخانیه کراچی ص۱۷۱ ج۱ باب المیاه.

ہے اوراس کپڑے سے نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ یا وضو کا جمع کیا ہوا پانی نجس ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاءِ وضو سے جو پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر گریں انسے کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قبل الغسل یا بعد الغسل ناپاک چھینٹ جسم پر پڑ جائے اس کا دھونا ضروری ہے؟

سوال: غسل کرنے سے قبل یا بعد کپڑے پہننے کے غسلخانہ کے اندر جسم کے کسی حصے پر ناپاک پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں تو اس حصہ کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس جگہ ناپاک چھینٹ پڑے اس کو دھونا ضروری ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] او بماء استعمل لاجل قربة الى قوله إذا انفصل عن عضو وإن لم يستقر وهوطاهر ولو من جنب وهو الظاهر (الدر المختار علي الشامي نعمانيه ص ۱۸۵ ج ۱) باب المياه. مبحث الماء المستعمل. وردّ بأن مايصيب منديل المتوضئي وثيابه عفو اتفاقاً وان كثر، شامي كراچى ص ۲۰۰ ج ۱ مبحث الماء المستعمل. فتاوٰى قاضيخاں ص ۱۶ ج ۱ فصل في الماء المستعمل، مطبوعه كوئٹه.

[2] (قوله عفى رشاش بول) وفي الطحطاوى إن كان يرى اثره لابد من غسله (مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص: ۱۲۵) باب الانجاس والطهارة عنها. مشى في حمام و نحوه، لاينجس مالم يعلم أنه غسالة نجس الدرالمختار على الشامي كراچى ص ۳۲۹ ج ۱ باب الأنجاس، تاتارخانيه ص ۲۹۵ ج ۱ الفصل السابع في معرفة النجاسات، مطبوعه كراچى.

جھوڑ کے پانی کا حکم!

سوال: -ایک جھوڑ ہے اس میں بد بودار پانی ہے اور اس جھوڑ کے پاس ایک نل ہے اس نل کے پانی میں جھوڑ کی وجہ سے معمولی بد بوآتی ہے وہ پانی پاک ہے یا ناپاک۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی میں برسات یا گرمی کی وجہ سے بد بو پیدا ہوگئی اور وہی اثر نل میں آ گیا تو وہ پانی ناپاک نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

حوض کا پانی بذریعہ نل بیت الخلاء کے لیے!

سوال: -ہمارے مدرسہ میں فلس سسٹم سنڈاس بنے ہوئے ہیں ان کے لیے پانی پہلے ٹنکی سے آتا ہے اس کا تعلق مسجد کے حوض سے ہوگیا ہے اور حوض کا پانی اس میں استعمال ہوتا ہے اس کے استعمال سے طبیعت پر ایک قسم کا تکدر محسوس ہوتا ہے بظاہر اس کے استعمال میں شرعی قباحت معلوم نہیں ہوتی، اگر حضرت والا کی نظر میں کوئی فقہی جزئیہ موجود ہو تو مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ طبعی تکدر ہے، ماء کثیر کے استعمال میں کیا اشکال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

---

[1] فی شرح القدوری اذا تغیر لون الماء أو طعمه أو ریحه بطول المکث أو بوقوع الأوراق فیه یجوز الوضوء به إلا إذا غلب علیه لون الأوراق فیصیر مقیداً الخ حلبی کبیری ص ۱ ۹ فصل فی بیان احکام المیاه، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، ویستفاد من قوله الفتوی في الماء الجاری انه لایتنجس مالم یتغیر طعمه أو لونه أو ریحه من النجاسة (عالمگیری کوئٹه ص۱۷ ج ۱) الباب الثالث في المیاه.

خنزیر کی چربی صابن میں

سوال: -ایک مسلم صاحب صابن کے بیوپاری ہیں یہ خبر ملی ہیکہ تیل کی قیمتیں بڑھ جانیکی بناپر گورنمنٹ نے مغربی ممالک سے درآمد ہونے والی چربی کا کوٹا صابن بنانے والی کمپنیوں کو دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ہرقسم کے جانوروں (جسمیں سور خنزیر بھی شامل ہے) کی چربی ہوتی ہے، کمپنیاں اس درآمد شدہ چربی کو صابن میں ملاتی ہیں ایک دیندار مسلم ڈاکٹر ہے اس سے معلوم ہواہیکہ چربی کو کیمیائی ردعمل سے نمکیات میں تبدیل کرکے صابن میں ملایا جاتا ہے تفصیل بالا کی روشنی میں براہ کرم اس مسئلہ کا جواب تحریر فرمادیں کہ خوشبودار نہانے اور کپڑے دھونے کے صابن جوان کمپنیوں میں تیار کیا جاتا ہے ان کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مردار کی چربی نجس ہے اور خنزیر نجس العین ہے[۱]۔ جب تک قلب ماہیت ہوکر حقیقت اور خواص کی تبدیلی نہ ہوجائے استعمال جائز نہیں[۲]۔ بلاتحقیق محض شبہ کی بناء پر صابن کو نجس کہنے کا بھی حق نہیں[۳]۔ اگر نجس صابن کپڑے یا بدن پر استعمال کرکے دھوڈالا اور پاک کرلیا تو نماز

[۱] والخنزير لنجاسة عينه الخ مجمع الانهر ص:۵۱، ج:۱، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. كتاب الطهارة. فصل فى البئر. مراقى الفلاح علٰى الطحطاوى ص۲۳ فصل فى احكام السور، مطبوعه مصرى، حلبى كبيرى ص۱۵۸ فصل فى البئر مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[۲] فعرفنا ان استحالة العين تستتبع زوال الوصف المرتب عليها الخ شامى زكريا ص:۵۳۴، ج:۱، كتاب **الطهارة**. باب الانجاس. شامى كراچى ص:۳۲۷، ج:۱، مطلب العرقى الذى الخ. طحطاوى على المراقى ص۱۳۲ ج۱ باب الأنجاس قبيل فصل يطهر جلدالميتة، مطبوعه مصرى.

[۳] ويطهر زيت تنجس بجعله صابونا قال الشامى تحته قد فرعوها على قول محمدؒ بالطهارة بانقلاب العين الذى عليه الفتوى واختاره اكثر المشائخ الخ درمختار مع الشامى زكريا ص:۵۱۹، ج:۱، كتاب الطهارة. باب الانجاس، طحطاوى على المراقى ص۱۳۲ قبيل فصل يطهر جلد الميتة مطبوعه مصرى، الاصل فى الأشياء الاباحة، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

درست ہوجائے گی بدن اوورکپڑے کو پاک کہا جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

صابن کو شبہ کی وجہ سے ناپاک نہیں کہا جائے گا

سوال:-خوشبودار نہانے اور کپڑے دھونے کے لیے صابن جو کمپنیوں میں تیار کیے جاتے ہیں ان کے بارے میں سنا ہے کہ خنزیر کی چربی سے ترکیب دی جاتی ہے اور کیمیاوی ردعمل سے نمکیات میں تبدیل کر کے صابن میں ملایا جاتا ہے تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مردار کی چربی نجس ہے اور خنزیر نجس العین ہے[1] جب تک قلب ماہیت ہوکر حقیقت اور خواص کی بتدیلی نہ ہوجائے استعمال جائز نہیں بلا تحقیق شبہ کی بناء پر صابن کو نجس کہنے کا بھی حق نہیں، اگر نجس صابن کپڑے یا بدن میں استعمال کر کے دھوڈالا اور پاک کرلیا تو نماز درست ہوجائے گی بدن اور کپڑے کو پاک کہا جائے گا[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۱۶/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۴/۱۶/ ۸۹ھ

کیا چمڑے کی نجاست دباغت کے بعد لوٹ آئے گی

سوال:-وہ چرم جس کی دباغت شمس کے ذریعہ سے ہو حلال ہے، اور بھیگ جانے

(**گذشته کا بقیه**) الاشباه و النظائر ص۸۷ القاعدة اليقين لايزول بالشک.

[1] ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ا ، تحت عنوان "خنزیر کی چربی میں صابن"۔

[2] الاصل في الاشياء الاباحة (الاشباه والنظائر ص ۸۷، **القاعدة**:- اليقين لايزول بالشک. جعل الدهن النجس فى صابون يفتى بطهارته لأنه تغير والتغير يطهر عند محمدؒ ويفتى به للبوٰى الخ الدرالمختار مع الشامى كراچى ص۳۱۶ ج ا باب الأنجاس، طحطاوى على المراقى ص ۱۳۲ قبيل فصل يطهر جلد الميتة، مطبوعه مصرى.

پر نجاست عود کر آتی ہے ایسی چرم کا مسلمان کے لیے بیع وشراء کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اصح قول یہ ہے کہ بھیگ جانے سے نجاست عود نہیں کرتی۔ **لافرق بین نوعی الدباغة في سائر الاحکام قال في البحر الا فی حکم واحد وهوانه لواصابه الماء بعد الدباغ الحقیقی لایعود نجساً باتفاق الروایات وبعد الحکمی فیه روایتان والاصح عدم العود** (شامی[1] نعمانیه ص: ۱۳۶، ج ۱) لہٰذا اس کی بیع وشراء ممنوع نہیں، اگر دباغت حکمی یعنی (تشمیس) کے بعد پانی سے پاک کرلیں تو بالاتفاق نجاست عود نہیں کرے گی۔ (**کذا في ردالمحتار**[2]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۷/ ۹۱ھ

ہاتھی کی سواری اور سونڈ کا پانی

سوال:- ہاتھی کی سواری جائز ہے یا نہیں؟ اور ہاتھی جو گرمی کی وجہ سے راستہ چلتے چلتے سونڈ سے پانی پھینکتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہاتھی کی سواری شیخین کے قول کے موافق درست ہے اور یہی مختار ہے[3]، سونڈ سے جو پانی نکلتا ہے وہ نجس ہے۔[4] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] شامی زکریا ص: ۳۴۶، ج: ۱، باب المیاه. مطلب فی احکام الدباغة.

[2] قید الخلاف فی مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحکمی قبل الغسل بالماء قال فلو بعده لا تعود نجاسته اتفاقا. شامی زکریا ص: ۳۵۶، ج: ۱، باب المیاه. مطلب فی احکام الدباغة. طحطاوی علی المراقی ص ۱۳۶ فصل یطهر جلدالمیتة، مطبوعه مصری. حلبی کبیری ص ۱۵۶ قبیل فصل فی البئر، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

منی وغیرہ کوڈھیلے سے پاک کرنا

سوال:-پیشاب میں دھات یابعد پیشاب کے منی کے قطرہ کا خروج ہونا بسبب قبض کی بیماری کے،اس حالت میں بھی کیا استنجاء مٹی کے ڈھیلے سے کافی ہوجائے گا؟

الجواب حامداًومصلیاً

جب نجاست کا اثر نہیں رہاتو جس طرح پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجاء کا حکم ہےاسی طرح اس کا بھی ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱۰ ۸۵ھ

الجواب صحیح:بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱۰ ۸۵ھ

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] منح الغفار میں ہے والفيل كالخنزير عندمحمد فيكون حكمه حكمه وعندهما كسائر السباع نجس السور واللحم لاالعين فيجوز بيع عظمه والانتفاع به في الحمل والمقاتلة انتهى. منح الغفار بحواله فتاوىٰ مولانا عبدالحيئى مبوب، ص۵۵۵ مسائل شتّٰى، مطبوعه مَلِک پبلشرز، ديوبند.

[۴] لعاب الفيل نجس كلعاب الفهد والاسد إذا اصاب الثوب بخرطومه ينجسه كذا في فتاوى قاضي خان (الهندية كوئٹه ص۴۸ ج ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجاسة). فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهنديه ص ۱۲ ج ۱ فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب اوالخف او البدن او الأرض، مطبوعه كوئٹه.

(صفحہ ہٰذا) [۱] ونجس خارج من احد السبيلين (قوله ونجس خارج الخ) أي ولوغير معتاد كدم أوقيح خرج من احدالسبيلين فيطهر بالحجارة على الصحيح زيلعى (الدر المختار مع الشامى نعمانيه ص: ۲۲۴، ج: ۱) مطبوعه زكريا ص: ۵۴۷، ج: ۱، باب الانجاس. فصل الاستنجاء. عالمگيرى ص۴۸ ج ۱ الفصل الثالث فى الاستنجاء، مطبوع كوئٹه. زيلعى ص۷۷ ج ۱ باب الانجاس فصل فى الاستنجاء، مطبوعه امداديه ملتان.

جانور کا دودھ اور مرد کی منی کیا دونوں برابر ہیں؟

سوال :-بعض علماء سے سنا گیا ہے کہ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جانور کا دودھ اور مرد کی منی یہ دونوں چیز برابر ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ ہوسکتا ہے کہ مرد کی منی اور کسی جانور کا دودھ ایک شکل میں ہوتا ہو، امام اعظم رحمہ اللہ نے یہ کہاں فرمایا مجھے علم نہیں؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نزلے، زکام کے قطرات نجس نہیں ہیں

سوال :-نزلہ کی شکایت مجھے عموماً رہتی ہے۔ دوران مرض نماز میں خصوصاً رکوع وسجدہ کے دوران عموماً ناک سے اور کبھی آنکھوں سے بھی کپڑوں اور مسجد میں نزلہ زکام کا پانی گرتا رہتا ہے، اس بارے میں بھی فتوی دیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی حالت میں رومال یا تولیہ سامنے رکھ لیا جائے تاکہ ناک سے جو نزلہ کے قطرات گریں وہ فرش مسجد پر نہ گریں، اگر چہ نزلہ کے قطرات گرنے سے وضو یا نماز میں نقصان نہیں آتا[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولكون المسجد يصان عن القاذورات ولو كانت طاهرة يكره البصاق فيه (بحر ص ۳۵، ج: ۲، فصل لما فرغ من بيان الكراهة فى الصلاة، مطبوعه كراچى) ولا يبزق على حيطان المسجد ولا على ارضه ولا على البوارى وكذا المحاط لكن يأخذه بطرف ثوبه إلى قوله تنزيه المسجد من القذر واجبٌ، حلبى كبيرى ص ۶۱۲ فصل فى احكام المسجد، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

اسپرٹ کاحکم

سوال :-زید نے انجکشن لگوایا، لگانے والا پہلے اسپرٹ بدن پرلگا تا ہے، کچھ اسپرٹ بدن پربھی لگ جاتی ہے آیا اس کا دھونا ضروری ہے یانہیں؟ جبکہ یہ کہتے ہیں کہ اسپرٹ بدن پرلگ کرفوراً جلد میں تحلیل ہوجاتی ہے یا ہوا لگ کراڑ جاتی ہے اور بدبوبھی دور ہوجاتی ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اس کپڑے اور بدن کے اس حصہ کو پاک کرلیا جائے جس پراسپرٹ لگی ہے (اگرچہ وہ لگی ہوئی نظر نہ آتی ہواور بدبوبھی محسوس نہ ہوتی ہو) تب نماز پڑھی جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۹/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۹/۸۵ھ

پٹرول کاحکم!

سوال :-زید گھڑی سازی کا کام کرتاہے پرزوں کی صفائی میں مٹی کا تیل اور پٹرول کا استعمال ہوتاہے صفائی کے وقت برش سے چھینٹیں کپڑوں پرآتی ہیں اسی حالت میں نماز پڑھتے ہیں تو یہ تیل پاک ہے یانہیں؟ اگراس سے نماز نہیں ہوتی ہے تو پھر پاکی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

---

[1] ویطهر غیرها اي غیر مرئیة بغلبة ظن غاسل طهارة محلها بلا عدد به یفتی الخ (الدرالمختار مع الشامی نعمانیة ص ۲۲۰ ج ۱) باب الانجاس. مطلب فی حکم الوشم. وغیر المرئی بالغسل ثلاثاً أو سبعاً دفعاً للوسوسة الی ماقال والفتوی علی اعتبار غلبة ظن الغاسل من غیرتقدیر بعدد مالم یکن موسوساً فیقدر بالثلاث. مجمع الانهر ص ۹۰ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کا تیل اور پٹرول ناپاک نہیں کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا زیادہ مقدار میں لگ کر بدبو پیدا ہوجائے تو ایسی صورت میں نماز کیلئے دوسرا کپڑا تجویز کرلیں جس کو پہن کر نماز ادا کرلیا کریں یا گھڑی سازی کیلئے کپڑا تجویز کرلیں اسکو پہن کر گھڑی سازی کیا کریں تاکہ بدبو اس کپڑے میں ہی رہے نماز کے وقت صاف ستھرے کپڑے پہننا نماز ومسجد کے احترام کا تقاضہ ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مٹی کا تیل اور پٹرول پاک ہے یا ناپاک؟

سوال:- پٹرول، مٹی کا تیل اسپریٹ، جوکہ عموماً جلانے کے لیے مشینوں میں استعمال ہوتا ہے، وائٹ آئیل جوکہ مٹی کا تیل صاف کیا ہوا ہے جس میں بونہیں ہوتی، اور صاف کی ہوئی اسپرٹ جس میں بونہیں جوکہ خوشبویات اور سر میں لگانے کے تیلوں میں استعمال ہوتی ہے پاک ہے یا ناپاک۔ ایسی خوشبویات کا استعمال جس میں وائٹ آئیل اور اسپرٹ ہو کیسا ہے حکم شرعی سے مطلع فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کا تیل پاک ہے، بدبو دور ہونے کے بعد اس کا ہر جگہ جلانا اور دیگر استعمال میں لانا (جب کہ مضر نہ ہو) درست ہے اسپرٹ، پٹرول، وائٹ آئیل کے بھی اگر مٹی کے تیل کی طرح زمین سے چشمے نکلتے ہیں تو یہ بھی پاک ہیں اور انکا استعمال جائز ہے[2]، اور اگر شراب حرام سے

---

[1] یجب ان تصان أي المساجد، عن إدخال الرائحة الکریهة. حلبی کبیری ص ۶۱۰، فصل في احکام المسجد، سهیل اکیڈمی لاهور.

[2] الاصل في الاشیاء الاباحة والطهارة حتّٰی یدل الدلیل علی عدم الاباحة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بنتے ہیں اور کسی طریق سے بدبودور کی جاتی ہے تو ناپاک ہیں اور بلامجبوری کے استعمال ناجائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۱۴/ ۵۶ھ

الجواب صحیح :سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم

صحیح :عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ناپاک انگلی کو چاٹنے سے پاکی کا حکم!

سوال:-ایک مسئلہ جو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں مسائل کے بیان میں فرمایا ہے کہ اگر انگلی میں کوئی نجاست لگ جائے تو اسے تین مرتبہ چاٹ لینے سے وہ پاک ہوجاتی ہے، لیکن چاٹنا منع ہے اس مسئلہ میں ایک رضاخانی صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ نجاست میں سے تو پیشاب پائخانہ بھی ہے تو اگر یہ بھی انگلی میں لگ جائے تو چاٹ لینے سے پاک ہوجائیگا، تو اس میں دوخرابی پائی گئی اولا یہ انگلی پاک کرنے کیلیے منہ کو ناپاک کیا گیا اور ثانیاً یہ کہ پائخانہ وغیرہ کو کھانے کی ترکیب بتائی جارہی ہے یعنی اس میں پائخانہ کا کھانا پایا گیا اور ان کا کہنا یہ ہے کہ مناسب ترکیب تو یہ تھی کہ لعاب کو انگلی پر گرا کر کسی چیز سے انگلی کو صاف (پونچھ) کردیا جائے تو کیا ان کا یہ اعتراض بجا ہے؟ اگر بجا ہے تو پھر صحیح تر مسئلہ کیا ہے؟ اگر بہشتی زیور میں تحریر کردہ مسئلہ اپنی جگہ پر صحیح ہے تو پھر اس معترض کا جواب کیا دیں جب کہ معترض صاحب کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ آپ حدیث وقرآن وفقہ میں سے کسی کے اندر یہ مسئلہ نہیں دکھا سکتے اگر کسی کتاب میں ہو تو اس کا حوالہ بیان فرمائیں۔

(گذشتہ کا بقیہ) أو النجاسة كما هو صرح في كتب الفقه. الاشباه والنظائر ص:۱۱۵، هل فى الاشياء الاباحة. مطبوعه دارالعلوم ديوبند. شامى زكريا ص ۲۲۱ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب المختار ان الاصل فى الاشياء الاباحة.

الجواب حامداًومصلیاً

بہشتی زیور میں جب صاف لفظوں میں موجود ہے ''لیکن ایسا کرنا منع ہے'' تو پھر معترض کا یہ کہنا کہ ''پائخانہ وغیرہ کھانے کی ترکیب بتائی گئی ہے'' یہ اس کی کج دماغی اورغوایت ہے کہ منع کرنے کوبھی ترکیب بتانا کہہ رہاہے ایسے دماغ کودراصل مسئلہ سمجھنے میں غلطی نہیں ہوتی بلکہ ان کوصحیح بات کا بھی مطلب بتلاکر گمراہ کیا کرتاہے اس مسئلہ کی دلیل کتب فقہ مین موجود ہے، **إذا صاب الخمر يده فلحسه ثلاث مراة تطهر يده بريقه كما يطهر فمه بريقه الخ (منيه[1] ص: ٦٦) والصبى إذا قاء على ثدى الام ثم مص الثدى مراراً يطهر كذا في فتاوى قاضى خان الخ (فتاوى عالمگيرى[2] ص ٢٨)** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چارپائی پرغسل کرنے سے کیاوہ ہمیشہ کیلئے نجس ہوگئی؟

سوال:-ایک صاحب کہتے ہیں کہ کسی نبی نے چارپائی پر بیٹھ کرغسل کیا تھا،سو یہ گندگی کی چیز ہوئی اس پر بیٹھ کرکھانا کھانا درست نہیں،مدلل جواب سے نوازیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ بات بلادلیل ہے،اگرکسی تخت یافرش پرکسی نبی نے غسل کیا ہو،تو کیااس کی وجہ سے وہ تخت یافرش نجس ہوکرکبھی پاک نہیں ہوسکے گا،اوراسکی وجہ سے ہرجگہ کا ہرتخت اور ہرفرش ہمیشہ

---

[1] منية المصلى على هامش حلبى كبير ص: ۱۸۲، فصل فى الآسار. مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. عالمگيرى ص۴۵ ج۱ الفصل السابع فى النجاسة. ومما يتصل بذٰلک الخ، مطبوعه كوئٹه. قاضيخان ص ۲۲ ج ۱ فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب، كوئٹه.

[2] عالمگيرى مطبوعه زكريا ص: ۴۵، ج۱، الفصل الاول فى تطهير الانجاس. فتاوىٰ قاضيخان ص ۲۲ ج ۱ فصل فى النجاسة. شامى كراچى ص ۳۰۹ ج ۱ باب الأنجاس.

کیلئے بالکل نجس ہوجائیگا، زمین پر تو قضائے حاجت فرمانا صریح وصحیح احادیث سے ثابت ہے[1]۔ تو کیا کسی زمین پر بھی کھانا کھانا جائز نہیں ہوگا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۸/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱/۸/۹۲ھ

نطفۂ ناپاک سے پیدا ہونے والا کیسے پاک ہوسکتا ہے

سوال: - ایک صاحب کا کہنا ہے کہ جب کہ انسان کا وجود ہی نطفہ سے ہے تو غسل اور وضو سے کیسے پاک ہوگا۔

الجواب حامداًومصلیاً

قطرۂ ناپاک کی ماہیت بدل دی گئی اس کو اشرف المخلوقات بنادیا گیا اب اگر وہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کی صورت بتادی گئی: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُم[2] الخ اَوْ اِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَالطَّهَّرُوا[3]۔ واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] عن انسؓ قال كان النبى صلّى الله عليه وسلّم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض ترمذى شريف ص ۴ ج ۱ باب الاستتار عندالحاجة، مطبوعه رشيديه دهلى.

عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبى صلّى اللّٰه عليه وسلّم فى سفر فاتى النبى صلّى اللّٰه عليه وسلّم حاجته فابعه فى المذهب (ترمذى شريف ص ۵ ج ۱ باب ماجاء ان النّبى صلّى اللّٰه عليه وسلّم كان اِذا ارادالحاجة، عبدر الحمٰن بن الاسود عن ابيه أنه سمع عبداللّٰه يقول أتى النبى صلّى اللّٰه عليه وسلّم الغائط فأمرنى ان اتيه بثلاثة احجار (الحديث) قوله (اتى الغائط) أى الارض المطمئنة لقضاء الحاجة، فتح البارى ص ۳۴۴ ج ۱ كتاب الوضوء باب لايستنجى بروثٍ، مطبوعه نزار مصطفٰى الباز مكه مكرمه. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بول کا پینا

سوال:-سید نوری صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بلغم وغیرہ صحابی نوش جان فرمایا کرتے تھے، اور پیشاب بھی ازواج مطہرات بلا کسی عذر کے نوش فرمایا کرتی تھیں کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اماالبول فقد شاهده غير واحد وشربته بركة ان ايمن مولاته وبركة ام يوسف خادمة ام حبيبه صحبتها من ارض الحبشة وكان له قدح من عيدان تحت سريره يبول فيه فشربته بركة الثانية فقال لها صححت يا ام يوسف فلم تمرض سوىٰ مرض موتها وصح عن بركة الاولىٰ قالت قام رسول اللّٰهﷺ من ليلة الىٰ فخارة فى جانب البيت فبال فيها فقمت من الليل وانا عطشانة فشربت ما فيها وانا لا اشعر فلما اصبح ﷺ قال يا ام ايمن قومى فاهريقى ما فى تلك الفخارة فقلت واللّٰه شربت ما فيها فضحك ﷺ حتى بدت نواجذه ثم قال اما واللّٰه لا ينجعن بطنك ابدا قال ابن حجر وبهذا استدل جمع من ائمتنا المتقدمين وغيرهم علىٰ طهارة فضلاته ﷺ وهو المختار وفاقاً لجمع من المتأخرين فقد تكاثرت الادلة عليه وعده الائمة من خصائصه ﷺ وقيل سببه شق جوفه الشريف وغسل باطنه ﷺ اهـ (كذافى جمع الوسائل[1] شرح الشمائل ص: ۳۰۲، ج: ۲)

(گذشتہ کا بقیہ)[2] سورة مائده آيت: ٦ ترجمہ: جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہرے کو دھوؤ (از بيان القرآن)

[3] سورة مائده آيت: ٦ ترجمہ:- اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو (از بیان القرآن)

(صفحہ ہٰذا) [1] جمع الوسائل ص: ۳۱۸، ج: ۲، (مطبوعه اشرفى ديوبند) باب ماجاء فى تعطر رسول اللّٰهﷺ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ دومرتبہ اسکے پینے کی نوبت آئی ہے، عمومی طور پر ایسا نہیں ہوتا تھا، مواہب لدنیہ[1] عینی[2] شرح البخاری، شرح اشباہ وغیرہ میں بھی یہی چیز موجود ہے، اور یہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے[3] تھوک وبلغم کا درجہ بہت ہلکا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/۸۸ھ

---

[1] مواهب لدنيه مطبوعه بيروت ص: ۲۳۱-۲۳۲، ج: ۴، كتاب الشمائل النبوية، المقصد الثالث، الفصل الاول، قبيل الفصل الثانى.

[2] عمدة القارى، مطبوعه دارالفكر ص: ۳۵، ج: ۲، الجزء الثالث، كتاب الوضوء، باب الماء الذى يغسل به شعر الانسان.

[3] صحح بعض أئمة الشافعية **طهارة** بوله صلّى اللّٰه عليه وسلّم وسائر فضلاته، وبه قال ابوحنيفةؒ اِلٰى قوله وعدالأئمة ذٰلک من خصائصه صلّى اللّٰه تعالٰى عليه وسلّم و نقل بعضهم عن شرح **المشكاة** لملا على القارى أنه قال اختاره كثير من اصحابنا الدرالمختار على الشامى كراچى ص۳۱۸ ج ۱ كتاب الطهارة باب الأنجاس مطلب فى طهارة بوله صلّى اللّٰه تعالٰى عليه وسلّم.



فصل دوم :

کپڑوں کی پاکی اور ناپاکی

ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ!

سوال :- کپڑے میں نجاست مرئیہ ہو یا غیر مرئیہ کپڑے کو ایسی جگہ یا پتھر پر رکھیں کہ پانی نکلتا جائے داہنے ہاتھ میں لوٹا وغیرہ لے کر کپڑے پر پانی ڈالتے جائیں اور بائیں ہاتھ سے ملتے جائیں جب نجاست زائل ہونے کا گمان غالب یا یقین ہو جائے کپڑے کو اٹھا کر ایک دفعہ نچوڑ دیں، تین دفعہ نہ نچوڑیں تو کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟ دونوں ہاتھ پاک ہو گئے یا نہیں؟ بلکہ ہاتھ کو پھر الگ سے دھونا پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب پانی برابر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے ملتے رہے حتی کہ نجاست زائل ہو جانے کا ظن غالب ہو گیا پھر پانی ڈال کر نچوڑ دیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا، ہاتھ بھی پاک ہو گیا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] فلوزالت عينها بمرة اكتفى بها ولولم تزل بثلاثة تغسل الى أن تزول (عالمگیری ص ۴۲، ج ۱، الفصل الاول في تطهير النجاسات). وهٰذا كله اِذا غسل فی اِجانة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ناپاک کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجائے گا یا نہیں

سوال: - ناپاک کپڑا دھوکر بغیر نچوڑے دھوپ میں ڈالدیا پھر وہ سوکھ گیا اسی طرح تین مرتبہ کیا تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہیں؟ نیز کپڑا کتنا نچوڑا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے بھی کپڑا پاک ہوجائے گا اور نچوڑنے میں اپنی طاقت کا اعتبار ہے اس سے زیادہ کا آدمی مکلّف نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۵ ۸۹ھ

ناپاک کپڑا نل کے نیچے ڈالنے سے پاک ہوجائے گا؟

سوال: - کسی شخص کا کوئی کپڑا نجاست غیر مرئیہ کی وجہ سے نجس ہے اسنے اس پر چار پانچ لوٹے ڈالے یا نل کے نیچے کچھ منٹ چھوڑ دیا یہاں تک کہ زوال نجاست کا یقین ہوگیا پھر معمولی طریقہ سے نچوڑ دیا تو پاک ہوا یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) أما لو غسل فی غدیر او صب علیه ماء کثیر او أجری علیه الماء طهر بلاشرط العصر وتجفیف و تکرار غمس هوالمختار شامی کراچی ص۳۳۳ ج ا باب الأنجاس.

(صفحہ ہذا) [1] إن كانت النجاسة رطبة يغسل بالماء ثلاثاً ويقوم على الحصير حتى يخرج الماء من اثقابه الخ (الهندیه ص۲۷ ج ا) مطبوعه مصری، حلبی کبیر ص۱۸۳، باب الأنجاس، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور. البحر الرائق ص۲۳۷، باب الأنجاس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

ویشترط العصر فی کل مرة فیما ینعصر الی قوله ویعتبر فی کل شخص قوته عالمگیری ص:۴۲، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس. البحرالرائق ص۲۳۸ ج ا باب الانجاس. شامی زکریا ۵۴۱ ج ا باب الانجاس. المحیط البرهانی ص۳۷۹ ج ا الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

ہوگیا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک کپڑا صابن سے دھونے سے پاک ہوجائے گا؟

سوال:- ناپاک کپڑے کو تین مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس میں سے صابن کا پانی نکلتا رہے تو وہ کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کو تین دفعہ دھوکر خوب نچوڑ دیا اور نجاست کا اثر ختم ہوگیا تو کپڑا پاک ہوگیا اگرچہ صابن کا پانی اس میں سے نکلتا ہو، یعنی پھر پانی ڈالنے سے جب نچوڑا جائے تو صابن کا اثر محسوس ہوتا ہو[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پٹرول سے کپڑا پاک کرنا

سوال:-اگر پٹرول سے کپڑا پاک ہوسکتا ہے تو پہلے ایک مرتبہ کپڑا پٹرول سے دھویا اور خشک کرلیا اسی طرح دو مرتبہ عمل کیا تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہ۔

---

[1] حتی لو جری الماء علی ثوب نجس وغلب علی ظنه أنه طهر جاز استعماله وإن لم یکن ثم غسل ولا عصر کما في التبيين والبناية (الطحطاوی علی المراقی ص ۱۲۹، مطبوعه مصر. بـاب الانـجـاس والـطـهـارة عنها). تاتار خانيه ص ۳۰۶ ج ۱ کتاب الطهارة تطهير النجاسات، مطبوعه کراچی. البحرالرائق ص ۲۳۸ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[2] وان کانت غیر مرئیه یغسلها ثلاث مرات ویشترط العصر فی کل مرة. عالمگیری ص: ۴۲، ج: ۱، الـفـصـل الاول فی تطهیر النجاسات. المحیط البرهانی ص ۳۷۷ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه ڈابهیل. شامی کراچی ص ۳۲۹ ج ۱ باب الانجاس.

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس طرح تین مرتبہ عمل کرنے سے پاک ہوجائے گا[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کپڑا پٹرول سے دھلوانا

سوال:- ایک شخص نے پانچ سو روپے کا سوٹ بنوایا، روزہ نماز کا پابند ہے، راستہ میں آفس سے واپس ہوتے وقت ایک گائے نے راستہ میں اپنی دم سے پیشاب کی چھینٹ ماردی، یا کسی بچہ نے اسپر پیشاب کردیا اب اس سوٹ کی کس طرح تطہیر ہوگی؟ اگر پانی سے دھلواتا ہے تو پانچ سو روپیہ کا سوٹ بیکار ہوجاتا ہے، کیونکہ اونی کپڑا ہے اور اگر ڈرائی کلینک کرالیا ہے تو ازالۂ نجاست نہیں ہوتا، کیونکہ ڈرائی کلینک میں استعمال ہونے والی اشیاء سے ازالۂ نجاست نہیں ہوتا مثلاً پڑول وغیرہ براہِ کرم کوئی ترکیب بتائیں جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو، تاکہ بندہ اس تنگی سے نکل سکے نیز ڈرائی کلینک کے سلسلہ میں اپنی رائے اور شرعی مسئلہ سے مطلع فرمائیں تاکہ وقت ضرورت کام آئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو چھینٹیں نجس اس پر گرگئی ہیں وہ پٹرول سے بھی زائل ہوسکتی ہیں پٹرول سے دھلوالیں

---

[1] قوله وبمائع مزيل كالخل وماء الورد) قياساً على ازالتها بالماء بناء على ان الطهارة بالماء معلولة بعلة كونه قالعا لتلک النجاسة والمائع قالع فهو محصل ذلک المقصود فتحصل به الطهارة (البحر الرائق ص: ۲۲۱، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه کوئٹه). شامی زکریا ص ۵۱۰ ج ۱ باب الانجاس. النهر الفائق ص ۱۴۳ ج ۱ دارالکتب العلميه بيروت.

(والا) أي وإن لم يمكن العصر كالحصير ونحوه فيطهر بالتجفيف كل مرة حتى ينقطع التقاطر (مجمع الانهر ص: ۹۱، ج: ۱، مراقی الفلاح ص ۱۲۹، باب الانجاس).

پاک ہوجائے گا[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۲/ ۹۲ھ

جو کپڑا پٹرول سے دھویا اس کا حکم!

سوال:-(۱) ٹیری لین، ٹیری کوٹن، ٹیری ویل گرم اونی کپڑوں کی شیروانی (جن میں روئی کی گدی رکھی جاتی ہے) کو پانی سے دھونے کی بنا پر خراب ہوجانے کی وجہ سے پٹرول میں دھویا جاتا ہے، بڑے بڑے شہروں میں کپڑے دھونے کی لانڈریوں میں کونڈیان ہوتی ہیں جن میں ایک مرتبہ پٹرول بھر کر پچیس پچاس کپڑے جتنے بھی اس میں سماسکتے ہوں بیک وقت ان کو ڈال کر انہیں مشین کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے، دوتین مرتبہ کے بعد جب وہ پٹرول بالکل خراب اور گدلا ہوجاتا ہے تب اسے پھینک کر دوسرا پٹرول لیا جاتا ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ پاک ناپاک ہر قسم کے کپڑے کونڈی میں ڈالے جانے کا امکان ہے اس بنا پر کوئی پاک کپڑا اس طرح دھلایا گیا تو کیا وہ ناپاک قرار دیا جائے گا؟

(۲) جو کپڑا یقیناً ناپاک تھا اس کو اس طرح دھلانے سے وہ پاک ہوجائے گا یا اسے پاک کرنے کے لیے پانی کا استعمال ضروری ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) وہ ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا الا یہ کہ اس میں ناپاکی کا اثر ظاہر ہوجائے۔

---

[۱] یطهر البدن والثوب بالماء وبمائع مذیل كالخل وماء الورد قیاسا علی ازالتها بالماء بناء علی ان **الطهارة** بالماء معلولة بعلة كونه قالعا لتلک النجاسة والمائع قالع فهو محصل ذلک المقصود فتحصل به الطهارة (البحر الرائق ص: ۲۲۱، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه). النهر الفائق ص ۱۴۲ ج ۱ دارالكتب العلمیه بیروت. عالمگیری كوئٹه ص ۱۴ ج ۱ الفصل الاول فی تطهیر النجاسات.

(۲) ناپاکی کا اثر اس میں باقی نہیں رہا تو اس کو پاک کہا جائے گا کیونکہ پٹرول زیادہ قاطع ہے پانی سے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پاک ناپاک کپڑے مخلوط کرکے دھونے کا حکم

سوال:- عام طور پر دھوبی ایک ٹب میں پٹرول ڈال کر پاک ونجس کپڑے ملا دیتے ہیں پھر اس کو خشک کرکے لاتے ہیں، ایسی صورت میں یہ کپڑے بھی نجس کپڑوں کے حکم میں شامل ہوں گے یا نہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پاک کپڑوں میں نجاست کا اثر ظاہر ہوجائے تو وہ بھی نجس کپڑوں کے حکم میں ہوں گے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] يجوز التطهير بالماء وبكل مائع طاهر يمكن ازالتها به كالخل وماء الورد ونحوه مما إذا عصر انعصر (عالمگیری ص ۴۱ ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات كتاب الطهارة. البحرالرائق ص ۲۲۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجديه كوئٹه. شامی زكريا ص ۵۱۰ ج ۱ باب الانجاس.

[۲] اعلم أنه إذ لف طاهر في نجس مبتل بماء واكتسب منه شيئاً فلا يخلو إما أن يكون كل منهما بحيث لو انعصر قطر وحينئذ ينجس الطاهر اتفاقا اولايكون واحد منهما كذلك وحينئذ لاينجس الطاهر اتفاقا أويكون الذي بهذه الحالة الطاهر فقط وهو امر عقلى لاواقعى أو النجس فقط والاصح عند الحلواني فيها أن العبرة بالطاهر المكتسب فإن كان بحيث لوانعصر قطر تنجس والا لا ويشترط ان لايكون الاثر ظاهراً في الطاهر الخ (طحطاوي على مراقى الفلاح ص ۱۲۷-۱۲۶، باب الانجاس والطهارة عنها. الشامى نعمانيه ص ۲۳۱ ج ۱، باب الانجاس. مطلب فى الفرق بين الاستبراء والاستنقاء الخ. حلبى كبيرى ۱۷۴ فصل فى الآبار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

جس کپڑے میں نجاست سرایت کرچکی اس کوایک دفعہ دھوکر نچوڑنا کافی نہیں

سوال :- کپڑے کی عین نجاست مرئیہ یاغیر مرئیہ مستعمل پانی ایسا ناپاک پانی جس میں نجاست کا اثر بظاہر نہ ہوعین نجاست زائل کردیں اس کے بعد کسی برتن میں پاک پانی لے کر کپڑا ڈالکرایک دفعہ اٹھا کر نچوڑ ڈالیں تو پاک ہوایانہیں؟ زوال نجاست کاغلبہ ظن بھی حاصل ہوجائے۔

الجواب حامداًومصلیاً

اس کپڑے میں ناپاک پانی پوری طرح داخل ہو چکاہے اب ایک دفعہ اس کونچوڑ دینا کافی نہیں، تین دفعہ دھوکر نچوڑیں تب پاک ہوگا[۱]　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک کپڑا پاک کپڑے پرگرگیا وہ پاک ہے یاناپاک؟

سوال :- رات کوکئی مرتبہ پیشاب کیلئے اٹھنا پڑتاہے، بعض مرتبہ پیشاب اوپرہی نکل جاتاہے، معلوم تک نہیں ہوتا، پیشاب سے بھیگا کپڑا سوکھ گیا اور بھیگا ہواصاف کپڑا اس پیشاب کے سوکھے کپڑے میں گرگیا، اس کا کیاحکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

پاک صاف بھیگا ہوا کپڑا اگرایسانہیں کہ نچوڑنے سے قطرات ٹپکتے ہوں تو ناپاک

---

[۱] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر (عالمگیری ص۴۳ ج۱، الفصل الاول في تطهير الانجاس، كتاب الطهارة. المحيط البرهاني ص۳۷۷ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. مجمع الانهر ص۹۰ ج۱ باب الانجاس، مطبوعه دارالکتب العلميه بيروت)

سوکھے ہوئے کپڑے پر اس کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سوکھا کپڑا سور کو لگ جائے تو ناپاک نہیں

سوال:-سور اگر بدن سے لگ جائے تو صرف کپڑا دھونا پڑے گا یا غسل؟ یا خشک وتر خنزیر کی کوئی تفصیل ہے؟ کتا چونکہ عندالاحناف نجس العین نہیں، نیز کتے کا تھوک جبکہ وہ غصہ میں ہو کاٹ لے تو ناپاک نہیں ہے۔**ولو عض كلبٌ عضو شخص ملاعباً تنجس والغضبان ليس يؤثر** (دیباچہ نور الایضاح ص:۱۱) اب پوچھنا یہ ہے کہ ما بہ الامتیاز کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً

خشک خنزیر کپڑے یا بدن سے لگ جائے جس کا کوئی اثر نہ آئے تو اس سے کپڑا یا بدن ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ خشک نجس العین کا حکم ہے، البتہ تر ہو تو جس مقام پر تری لگی ہو اسکا دھونا ضروری ہے[۲] غسل واجب ہونیکی کوئی وجہ نہیں کتا اگر کسی کا بدن یا کپڑا دانت سے پکڑ لے اور اسپر تری نہ لگے تو وہ نجس نہیں ہوگا، تری لگنے سے نجس ہوجائیگا، چاہے غضبان ہو چاہے راضی ہو ایک ہی حکم ہے یہی قول مختار ہے، **الكلب اذا اخذ عضو انسان أو ثوبه لايتنجس مالم يظهر فيه اثر البلل راضياً كان أوعضبان كذا في منية المصلى قال في الصيرفية هو**

[۱] اذا لف الثوب النجس فى الثوب الطاهر والنجس رطب فظهرت نداوته فى الثوب الطاهر لكن لم يصر رطبا بحيث لو عصر يسيل منه شئى ولا يتقاطر فالاصح انه لا يصير نجسا الخ، (عالمگيرى كوئٹه ص:۴۷، ج:۱، الفصل الاول فى الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص ۲۹۲ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه كراچى. حلبى كبيرى ۱۷۴ باب الانجاس، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.)

[۲] اماالنجاسة الغليظة الخ كالعذرة ولحم الخنزير و سائر اجزائه هٰذه الاشياء نجاستها معلومة فى الدين بالضرورة لاخلاف فيها الخ حلبى كبيرى ۱۴۶ فصل فى الانجاس، مطبوعه لاهور. سكب الانهر ص ۵۱ ج ۱ دارالكتب العلميه، بيروت.

المختار كذا في شرحها لابراهيم الحلبي اهـ (عالمگیری[1] ص ۲۴ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۴/۹۶ھ

خشک ناپاک کپڑا پہننے سے جسم ناپاک نہیں!

سوال:- (۱) اگر کسی شخص کا جسم پاک ہے اگر کسی وجہ سے وہ شخص ناپاک کپڑے جو بالکل سوکھے اور دیکھنے میں صاف ہیں لیکن ناپاک ہیں اگر کوئی اس کپڑے کو پہن لیتا ہے تو کیا اس شخص کا وہ کپڑا جو پاک تھا پہن لینے کے بعد ناپاک ہو گیا اور غسل کرنے سے قبل اس کا جسم پاک نہیں ہے اور اسی دوران بغیر غسل نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی شخص جو کہ پاک ہے اور اپنی بیگم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سوتے ہیں اور اس دوران کسی قسم کی نفسی خواہش کو پورا نہیں کیا جاتا ہے لیکن انکے پائجامہ میں کچھ جگہ چھوٹے چھوٹے داغ جو کہ نفسی جذبات کی بنا پر پڑ گئے ان داغوں کو دیکھ کر دوسرے کپڑے پاک پہن کر اگر نماز پڑھ لیتے ہیں تو کیا ان لوگوں کی یہ نماز ٹھیک ہے؟ اور کیا اس سے انکے جسم کو غسل کرنے کی ضرورت نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

(۱) جسم پاک ہے خشک ہے کپڑا ناپاک ہے خشک ہے اس کی وجہ سے جسم ناپاک نہیں ہوا پھر بغیر جسم کو پاک کئے دوسرا کپڑا پہن لیا تو وہ کپڑا نجس نہیں ہوا اس سے نماز درست ہو جائے گی نہ جسم دھونے کی ضرورت ہے نہ کپڑے کو دونوں پہلے سے پاک ہیں۔[2]

---

[1] الهندية مصرى ص: ۲۴، ج: ۱، مطبوعه كوئٹه ص: ۴۸، ج: ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص ۲۹۶ ج ۱ الباب السابع فى احكام النجاسات. شامى زكريا ۳۶۲ ج ۱ باب المياه.

[2] لو وضع رجله المبلولة على ارض نجسة أو بساط نجس لا يتنجس. (عالمگیری ص: ۴۷، ج: ۱) الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. وإذا نام الرجل على فراش، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

(۲) اگر وہ منی کے داغ نہیں بلکہ مذی کے داغ ہیں تو غسل واجب نہیں البتہ جس طرح پیشاب کے بعد بدن کو پاک کیا جاتا ہے اسی طرح مذی کے بعد بھی پاک کیا جائے پھر وضو کر کے نماز پڑھی جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بھیگا ہوا ہاتھ ناپاک خشک کپڑے کو لگانے سے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟

سوال:- ایک شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ بالکل تر جس سے پانی ٹپک رہا ہے اپنے ناپاک کپڑے کو لگایا پھر وہی ہاتھ نل کی پتی کو لگایا اب پتی بالکل خشک ہوگئی تو ایک دوسرے شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ اس نل کی پتی پر لگایا اور پھر بالٹی کو لگایا اور اس بالٹی سے حمام میں پانی بھرا اور اس پانی سے سب نمازیوں نے وضو کیا تو نماز ان کی درست ہے یا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے؟ اس پانی سے وضو یا غسل درست ہے یا نہیں؟ اور اس طرح بھیگا ہوا ہاتھ لگانے سے پتی نل کی پاک ہوگئی یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

بھیگا ہوا ہاتھ خشک ناپاک کپڑے کو لگانے سے اگر ہاتھ پر نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو ہاتھ

(گذشتہ کا بقیہ) قد أصابه منی ویبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه إن لم یصب بلل الفراش جسده لایتنجس جسده و إن أصاب بلل الفراش جسده یتنجس جسده. المحیط البرهانی ص ۳۶۸ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات و احکامها، مطبوعه ڈابھیل.

(صفحہ ہٰذا) [1] عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعاً إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلاَةِ. أبوداؤد علی هامش بذل المجهود ۱۲۸/۱. باب فی المذی. مطبوعه رشیدیه سهارنپور. شامی زکریا ص ۳۰۴ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل. مجمع الانهر ص ۴۰ ج ۱ دارالکتب العلمیه، بیروت.

ناپاک نہیں ہوا[1] نل بالٹی حمام، پانی کوئی چیز بھی اس کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوئی، نہ کسی کی نماز خراب ہوئی، کسی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں اس پانی سے وضو غسل سب درست ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زمین پر بیٹھ کر وضو کرنے سے جو چھینٹیں کپڑے پر پڑیں تو وہ کپڑا پاک ہے؟

سوال: -عموماً لوگ زمین پر نیچے بیٹھ کر وضو کرتے ہیں مسجد کے علاوہ، ایسی حالت میں زمین کی تمام چھینٹیں کپڑوں پر پڑتی ہیں اور انہیں کپڑوں سے نماز ادا کرتے ہیں انکے کپڑے ایسی حالت میں ناپاک ہوتے ہیں یا پاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان چھینٹوں کی وجہ سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، نماز درست ہوجاتی ہے[2]۔ مگر ایسا کرنا خلاف نظافت واحتیاط ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک کنویں کو پاک کرنے والوں کے بدن اور کپڑوں کا حکم!

سوال: -ناپاک کنویں کو پاک کرتے وقت جو لوگ پانی کھینچتے ہیں ان کے ساتھ اور

---

[1] ولو لف في مبتل بنحو بول ان ظهر نداوته أواثره تنجس والا لا (الدرالمختار على الشامی کراچی ص۳۴۷ ج ۱، فصل في الاستنجاء. عالمگیری ص۴۷ ج ۱ الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، مطبوعه کوئٹه. المحیط البرهانی ص۳٦۸ ج ۱ الفصل السابع، مطبوعه کوئٹه.)

[2] وماترشش على الغاسل من غسالة الميت مايمكنه الإمتناع عنه مادام في علاجه لاينجسه لعموم البلوى شامی نعمانیه ص۲۱٦ ج ۱، مطلب العرقي الذي يستقطر من دردی الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، باب الانجاس. مراقی الفلاح ص۱۲۵. باب الانجاس والطهارة عنها. مطبوعه مصر.

کنویں سے جن ڈولوں سے پانی نکالا جاتا ہے وہ ڈول اور ڈولوں کی رسیاں تو ساتھ ساتھ پاک ہوجاتی ہیں مگر پانی کھینچنے والے آدمیوں کے کپڑے اور بدن کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جن ہاتھوں، ڈولوں رسی سے پانی نکالا گیا ہے بار بار پانی نکالنے کی وجہ سے کنویں کے تابع قرار دے کر سب کو پاک کہا جائے گا، لیکن کپڑے اور بدن کے جس حصہ پر ناپاک پانی کے قطرے پڑے ہیں اس کپڑے اور بدن کے اس حصہ کو پاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں وہ کنویں کے تابع نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۵ ۸۰ھ

مشین اور دوا کے ذریعہ کپڑے دھونا

سوال: - ڈرائی کلین فس میں پانی کے علاوہ اور ادویات سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک مشین ہوتی ہے، اس میں سیال کیمیکل دوائی استعمال ہوتی ہے، یہ دوائی کپڑوں کو صاف کرتی ہے، اس طرح کہ جب کپڑا اس مشین میں ڈالکر مشین بند کی جاتی ہے، تو مشین خود بخود چلنا شروع ہوجاتی ہے، یا پھر اس کو چالو کیا جاتا ہے، اور دوائی فلٹر سے ہوکر کپڑوں پر گرتی رہتی ہے، یہاں تک کہ کپڑے گیلے ہوجاتے ہیں اور ٹپکنے لگتے ہین (اور مشین کپڑوں کو دھلتی رہتی ہے) پھر ان کپڑوں کو گرمی دی جاتی ہے تاکہ کپڑوں میں فوتھڑی سی دوائی ہوتی ہے وہ بھی

[1] قال الشامي (قوله يطهر الكل) أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقى تبعاً لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج. الشامی کراچی ص ۲۱۲ ج ۱، فصل في البئر. عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه کوئٹه. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۳۰ فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصری.

نکلکر خشک ہوجاوے اور دوائی کا اثر بالکل ختم ہوجاوے، البتہ اگر کپڑے موٹے ہوں تو دوائی کی بوتھوڑی دیر کے لئے رہتی ہے، ایک مرتبہ اس مشین میں کپڑے دھونے کے بعد جب دوسری دفعہ کپڑے اس مشین میں دھونے کیلئے ڈالے جاتے ہیں، تو وہی دوائی جو پہلے کپڑوں میں استعمال ہوتی تھی، اس کپڑے پر آتی ہے۔

نوٹ:- دوائی جب کپڑوں میں آتی ہے یا جاتی ہے، فلٹر سے ہوکر آتی جاتی ہے، فلٹر کاغذ کی مخصوص وضع کی گویا بوتل ہوتی ہے کہ جس قدر گندی اشیاء وغیرہ ہوتی ہیں، فلٹر میں رہ جاتی ہیں، اور دوائی صاف ہوکر آتی جاتی ہے، ایک فلٹر کئی دفع استعمال ہوتا ہے، مذکورہ تفصیل کے بعد حسب ذیل امور حل طلب ہیں۔

(۱) اس طرح دھوئے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہونگے یانہیں، نیز پاک اور ناپاک کپڑے مخلوط دھوئے جائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲) مذکورہ صورت میں جب پہلی دفع دھوئے ہوئے کپڑوں سے دوائی واپس ٹنکی میں چلی جاتی ہے تو ٹنکی میں جو دوائی ہوتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور جب دوبارہ کپڑوں میں استعمال ہوگی تو ان کپڑوں کا کیا حکم ہوگا؟

(۳) اس قسم کی مشین لگوا کر اجرت پر مسلمان یا غیر مسلم کے کپڑے دھونا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

جو کپڑا ناپاک ہوجائے۔ اور اس کی ناپاکی زائل کردی جائے، تو وہ پاک ہوجاتا ہے، زایل کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ ناپاکی خشک تھی، جیسے گاڑھی منی اور اس کو کھرچ دیا گیا کہ نجاست باقی نہیں رہی، تو وہ کپڑا ابھی پاک ہوگیا[1]۔

---

[1] المنى اذا اصاب الثوب فان كان رطبا يجب غسله وان جف على الثوب اجزأ فيه الفرك استحسانا، عالمگيرى كوئٹه ج: ١، ص: ۴۴، الفصل الاول فى تطهير الانجاس. النهر الفائق ص ۱۴۵ ج ۱ دارالكتب العلميه بيروت. المحيط البرهانى ص ۳۸۸ ج ۱ الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل.

ناپاک کپڑے کے ساتھ اگر پاک کپڑا مل گیا اور اس کے اندر ناپاکی کا اثر ظاہر ہوگیا تو وہ بھی نجس شمار ہوگا، لیکن اگر اس مین نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو وہ ناپاک نہیں ہوا[1]۔

ناپاک کپڑے کو دھونے سے نجاست زائل ہوکر پانی میں آئی جیسے ایک طشت میں پانی رکھ کر اس میں دھویا گیا تو وہ پانی نجس ہوگا، اس میں اگر پاک کپڑا اڑالا جائیگا تو وہ نجس ہوجائیگا، اوور اس پانی سے کسی نجاست کو زائل نہیں کیا جا سکتا[2]، جس طرح پانی سے کپڑے کو پاک کیا جاتا ہے، نجاست زائل کر کے اسی طرح پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز سرکہ وغیرہ سے بھی زائل کرنا درست ہے، اس سے بھی کپڑا پاک ہوجائیگا[3]۔

نجاست کو زائل کرنے والی چیز اگر خود نجاست کو قبول نہ کرے تو اس سے وہ چیز نجس نہیں ہوگی، مثلاً چاقو یا ناخن سے خشک زائل کردی گئی اوور چاقو و ناخن پر نجاست کا اثر نہیں آیا، تو چاقو اور ناخن کو نجس نہیں کہا جائیگا، اسی طرح اگر صابون سے کپڑے یا بدن کی نجاست زائل کی گئی اور صابون پر نجاست کا اثر نہیں تو اس کو نجس نہیں قرار دیا جائیگا۔

جس دوائی سے نجس کپڑوں کا میل وغیرہ دور کیا جاتا ہے، وہ دوائی اس نجاست کے اثر کو قبول نہیں کرتی، اسکا کام صرف نجاست کو کپڑے سے دور کرنا ہے، نجاست کو قبول کرنا نہیں، تو

---

[1] اذا لف الثوب النجس فی الثوب الطاهر والنجس رطب فظهرت نداوته فی الثوب الطاهر لكن لم يصر رطبا بحيث هو عصر يسيل منه شئی ولا يتقا طر فالا صح انه لا يصير نجساً الخ (عالمگيری كوئٹه ص:۴۷، ج:۱، الفصل الثانی فی الاعيان النجسة. طحطاوی علی المراقی ص۱۲۶. مصری شامی نعمانيه ص۲۳۱ ج۱. حلبی كبيری ص۱۷۴ فصل فی الآبار، سهيل اكيڈمی لاهور)

[2] وغسل عضو فی اوان وغسل جنب لم يستنج فی آبار كالثوب ويتنجس الماء والاوانی، (عالمگيری كوئٹه ص:۴۲، ج:۱، الفصل فی تطهير الانجاس)

[3] يجوز تطهير النجاسة بالماء وبكل مائع طاهر يمكن ازالتها به كالخل الخ، (عالگيری كوئٹه ص:۴۱، ج:۱، الفصل الاول فی تطهير الانجاس. البحرالرائق ص۲۲۱ ج۱، مطبوعه الماجديه كوئٹه. شامی زكريا ص۵۱۰ ج۱ باب الانجاس.

اسکو بار بار استعمال کرنا درست ہے، اور اسکی وجہ سے دوسری دوائی بھی نجس نہیں ہوگی، جیسے کہ صابون بار بار استعمال کرنے سے نجس نہیں ہوتا، جب تک اسپر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو، لہٰذا جو کپڑے اسطرح دھوئے جائیں گے، وہ پاک ہوجائیں گے، کیونکہ انسے نجاست زائل ہوچکی اور دوسرے پاک کپڑے اختلاط کی وجہ سے نجس نہیں ہونگے، جبکہ انمیں نجاست کا اثر نہ آوے، ایسی مشین کا استعمال کرنا اور اجرت پر کپڑے دھونا سب درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸؍۴؍۱۴۰۵ھ

ناپاک خشک بستر پر لیٹنے
اور
پسینہ کی بو پاک کپڑوں میں آنے کا حکم

سوال:- پیشاب کا بستر جو کہ خشک ہو، اگر اس پر لیٹ جائے تو کیا اس لیٹ جانے سے پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟ اور اگر ایسی حالت میں پسینہ آجائے اور اس پیشاب کی بو کپڑوں میں آنے لگے تو کیا اس سے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے یا اگر بو نہ آئے پسینہ خوب آتا ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بستر اگر خشک ہے اور بدن کو پسینہ بھی نہیں آیا تو نہ بدن ناپاک ہوگا نہ کپڑے ناپاک ہونگے اگر بستر صاف ہے اور پیشاب بدن پر یا کپڑے پر لگ گیا یا بستر تو خشک ہے لیکن پسینہ اگر تر ہوا اور پیشاب کا اثر کپڑوں میں یا بدن میں آگیا تو اسکی وجہ سے ناپاکی کا حکم ہوگا۔

(ردالمحتار[1] ص: ۲۳۱، ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بدن اور کپڑوں کے پاکی اور ناپاکی سے متعلق چند سوالات!

سوال:- (۱) میں ناپاکی کی حالت میں ناپاک کپڑے پہنے ہوئے دوسری ناپاک چیز اور کپڑوں وغیرہ کو دھوکر پاک کرسکتا ہوں یانہیں؟

(۲) مجھے ہمیشہ اپنی چیزوں یا اپنے کپڑوں وغیرہ کو دھونے کے درمیان یا دھونے کے بعد شک ہوا کرتا ہے کہ شاید تین بار دھویا، یا اچھی طرح کپڑوں کو نہیں نچوڑا یا اس طرح کا کچھ اور شک ہوتا ہے یا پھر شک ہوجاتا ہے کہ دھونا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دھونے کے بعد شکر اللہ نہیں کہا میں ان حالات میں کیا کروں؟

(۳) سارا جسم پاک ہے کپڑا بدلتے وقت یا کسی وجہ سے اعضائے تناسل میں ہاتھ لگ جائے تو اس کے بعد ہاتھ دھونا ضروری ہے؟

(۴) بستر پر جو چادر بچھی ہے وہ پیشاب یا منی گرنے سے ناپاک ہے تو کیا اس پر بدن میں پاک کپڑے پہنے ہوئے سونے یا لیٹنے سے بدن یا کپڑے ناپاک ہوجائیں گے اور اگر پسینہ نکلے تو کیا بدن اور کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟

(۵) مکھی مچھر کا خون ناپاک ہے؟

(۶) گوریا، چمگاڈر، چھپکلی یا چوہیا بستر یا جانماز یا کتاب وغیرہ پر پیشاب کردے

---

[1] إذا نام الرجل على فراش فاصابه منى ويبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه ان لم يظهر اثر البلل في بدنه لايتنجس وإن كان العرق كثيراً حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره في جسده يتنجس بدنه (الهنديه ص:۴۷، ج:۱) الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. ردالمحتار نعمانيه ص:۱۳۲/۱، كتاب الطهارة، مطلب فى الفرق بين الاستبراء والاستنقاء. حلبى كبيرى ص۱۷۴ فصل فى الآسار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

یا غلاظت کردے تو کیا یہ چیزیں ایسی حالت میں ناپاک ہوجائیں گی اگر پیشاب سوکھ گیا ہو اور غلاظت بھی سوکھ گئی ہو تو صرف غلاظت کو جھاڑ دینے سے بستر وغیرہ پاک رہے گا یا نہیں؟

(۷) میں پاک ہوں لیکن میں ناپاک لنگی یا ناپاک پتلون یا ناپاک پائجامہ پہن لیتا ہوں تو کیا میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۸) میں پاک ہوں لیکن میں نے ناپاک کپڑے پہن لیے اور پھر پانی سے استنجاء کیا تو کیا اب میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۹) میں ناپاک ہوں لیکن میں نے پاک کپڑے پہن لیے تو کیا وہ کپڑے اب ناپاک ہوجائیں گے؟

(۱۰) میں ناپاک ہوں لیکن پاک کپڑے پہنے پھر پانی سے استنجاء کیا تو اب وہ پاک کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟

(۱۱) میں پاک ہوں لیکن ناپاک چادر یا لحاف یا ناپاک کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں تو کیا میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۱۲) میں ناپاک ہوں لیکن پاک چادر یا لحاف یا کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں تو کیا یہ چیزیں ناپاک ہوجائیں گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) پاک کر سکتے ہیں اور طریقہ شرعیہ پر پاک کرنے سے وہ چیزیں پاک ہوجائیں گی یہ بات نہیں کہ آپ کے ناپاک ہونے سے وہ چیزیں دھونے اور پاک کرنے سے بھی پاک نہ ہوں۔

(۲) جس چیز کو پاک کرنے کیلئے تین مرتبہ نچوڑنا ضروری ہے اسکو دھونے کے درمیان اگر چہ شک ہوجائے کہ شاید دو ہی دفعہ نچوڑا ہی تیسری دفعہ نہیں نچوڑا تو ایک دفعہ اور نچوڑیں[1] اور

[1] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر. (عالمگیری ص ۴۲ ج ا) الفصل الاول فی تطهیر النجاسات. شامی کراچی ۳۰۹ ج ا باب الانجاس. مجمع الانہر ص ۸۶ ج ا باب الانجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

دھونے کے بعد شک ہوتو اسکا اعتبار نہیں اسپر کوئی توجہ نہ کریں[1] شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعد شکر اللہ اگر نہ کہا جائے تب بھی کپڑا وغیرہ پاک ہوجاتا ہے اسمیں ذرہ برابر تردد نہ کریں۔

(۳) بالکل ضروری نہیں آخر وہ حصہ بھی تو پاک ہی ہے اگر ناپاک ہوتا تو اس کے ساتھ نماز کیسے درست ہوتی اور کپڑے کیسے پاک رہتے[2]

(۴) نہ بدن ناپاک ہوگا نہ کپڑے ناپاک ہوں گے اگر پسینہ نکلکر چادر پر گرا اور اس سے منی کا اثر بدن یا کپڑے پر پہونچ گیا تو جتنے بدن یا کپڑے پر وہ اثر ظاہر ہوا ہے اتنا ناپاک ہوگا اتنا حصہ پاک کرلیا جائے نہ پورا بدن ناپاک ہوگا نہ پورا کپڑا اور نہ اس سے تمام کو دھونے کی ضرورت ہے[3]

(۵) ان کا خون بدن یا کپڑے پر گر جائے تو اس سے نماز میں خلل نہیں آئے گا[4]

---

[1] إن ماثبت باليقين لايزول بالشک (قواعد الفقه ص ١١. ولو أيقن بالطهارة و شک بالحدث أو بالعكس أخذ باليقين ولو تيقنهما و شک بالسابق فهو متطهر، شامی کراچی ص ١٥٠ ج ١ نواقض الوضوء. تاتار خانيه ص ١٤٦ ج ١ كتاب الطهارة نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی)

[2] مَاتَرَى فِي مَسِّ الذَّكَرِ بَعْدَ مَايَتَوَضَّأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ هُوَ إلّامُضْغَةٌ مِنهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ (أبوداؤد ص ٢٤ ج ١) كتاب الطهارة. باب الرخصة فی ذلک. لاينقضه مسُّ ذكر لكن يغسل يده ندباً شامی کراچی ص ١٤٧ ج ١ نواقض الوضوء. عالمگيری ص ١٣ ج ١ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه.

[3] وإن كان العرق كثيراً حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره في جسده يتنجس بدنه. (عالمگيری ص ٤٧ ج ١) الفصل الثانی فی الاعيان النجسة. مطبوعه کوئٹه. فتاویٰ قاضيخان ص ٢٦ ج ١ فصل فی النجاسة التی تصيب البدن، مطبوعه کوئٹه. المحيط البرهانی ص ٣٦٨ ج ١ الفصل السابع فی النجاسات واحكامها، مطبوعه ڈابھيل.

[4] دم البق والبراغيث والقمل والكتان طاهر وإن كثر. (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱) الفصل الثانی فی الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص ٢٩٠ ج ١ الفصل السابع فی النجاسات الخ، مطبوعه کراچی. هدايه ص ٣٧ ج ١ كتاب الطهارة باب ماء الذی يجوز به الوضوء الخ مطبوعه تهانوی ديبند.

(۶) گوریا کی بیٹ یا پیشاب سے کپڑا وغیرہ دھونا ضروری نہیں[1] یہی حال چمگاڈر کا ہے[2] چوہیا نے اگر پیشاب کردیا تو اس کو پاک کرلیا جائے[3] مینگنی اس کی خشک ہوتی ہے اس سے کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں، چھپکلی کی غلاظت اگر تر ہو تو اس سے بھی کپڑا دھولیا جائے[4]

(۷) اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے الا یہ کہ ناپاک کپڑوں کی ناپاکی تر ہو اور وہ جسم کو لگ جائے تو وہ حصہ جسم ناپاک ہوگا تمام جسم پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔

(۸) مثل ۷ اگر پانی سے استنجاء کرنے سے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ جائے تو اتنا حصہ ناپاک ہوجائے گا اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے۔

(۹) وہ کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے اور یہ کہ آپ کے بدن پر ناپاکی تر ہو، اور کپڑوں پڑ لگ جائے تو وہ حصہ ناپاک ہوجائے گا تمام کپڑا پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔

(۱۰) مثل ۹ (۱۱) مثل ۹ (۱۲) مثل ۹ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] الحمام والعصفور والعقعق ونحوها فخرئها طاهر، بدائع ص ۱۹۷ ج ۱، حكم الاوراث. (عالمگيرى ص ۴۶ ج ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. تاتارخانيه ص۲۸۸ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى.

[2] بول الخفاش وخرئه فطاهر (الدرالمختار على الشامى ص:۲۱۲، ج: ۱، باب الانجاس، مطبوعه نعمانيه. المحيط البرهانى ص۳۶۷ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه ڈابهيل.

[3] إن بول **الهرة** والفارة وخرئها نجس. (شامى نعمانيه ص ۲۱۲ ج ۱. تاتارخانيه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى. المحيط البرهانى ص۳۶۲، الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل)

[4] أفاد بهما نجاسة كل حيوان غير الطيور (الدر المختار على هامش الشامى نعمانيه ص:۲۱۳، ج: ۱، باب الانجاس.

ناپاک کپڑے کی چھینٹ

سوال :-کوئی شخص ناپاک کپڑا دھو رہا ہے، بدن یا کپڑے پر چھینٹ پڑے، بدن کپڑا ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کی چھینٹ بھی ناپاک ہے جس جگہ کپڑے یا بدن وغیرہ پر پڑے گی اس کو ناپاک کردے گی[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۲۸ / صفر ۵۸ھ

کپڑے پر ناپاک چھینٹیں پڑ گئیں

سوال :-ایک شخص اپنے کام میں مشغول ہے اور نماز کا وقت آ گیا، اب وہ شخص نماز کیلئے چلا کہ اسکو ایسا موقعہ ہوا کہ ایک نجس شئ کے چھینٹے پڑے، اور بدن پر پڑ گئے اب اسکو اتنی فرصت نہیں کہ وہ کپڑوں کو دھو کر پاک کرے، تحریر فرمادیں اب وہ کیا کرے؟ کیوں کر نماز ادا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ان چھینٹوں کا مجموعہ ایک ہتھیلی کے گھراؤ سے زیادہ ہے (اور وہ شئ نجاست غلیظہ ہے) تو اس کا دھونا ضروری ہے[2]، اگر دوسرا کپڑا موجود ہو تو اس کو پہن کر نماز پڑھے، اگر دوسرا پاک

---

[1] غسالة النجاسة في المرات الثلاثة مغلظة في الاصح. (طحطاوی ص: ۱۲۴) مطبوعه مصر. باب الانجاس والتطهير عنها.

[2] وعفى الشارع عن قدر درهم وإن كره تحريماً فيجب غسله ومادونه تنزيهاً فيسن وفوقه مبطل

کپڑا اتنا بھی موجود نہیں کہ جس سے ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک چھپا سکے تو پھر اس ناپاک کپڑے کو دھوئے۔ ناپاک کپڑے سے نماز نہ پڑھے اور اگر وہ نجاست خفیفہ ہے تو کپڑے کا چوتھائی حصہ یا اس سے کم اگر نجاست سے بھرا ہو تو تنگی وقت کی حالت میں اس سے نماز پڑھ لے۔ اگر اس سے زیادہ بھرا ہو تو اس سے نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو دھو کر نماز پڑھے، اگر چہ وقت تنگ[۱] ہو اگر وہ چھینٹیں سوئی کے ناکے کے برابر چھوٹی ہیں تو وہ معاف ہیں[۲] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۶/ ۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا

صحیح: عبد اللطیف ۶/ جمادی الثانی

کپڑے پر ہولی کا رنگ لگ جائے وہ پاک ہے یا نہیں؟

سوال:- اہل ہنود جو ہولی میں رنگپاشی کرتے ہیں اگر کسی مسلمان کے اوپر پڑ جائے اور وہ کپڑا شرائط کیساتھ پاک کرلے لیکن رنگ کا دھبہ نہ جائے تو کپڑا پاک ہو جائیگا؟ اور اس سے نماز جائز ہوگی، عوام میں مشہور ہے کہ رنگ پڑا کپڑا پاک ہی نہیں ہوتا، اس سے نماز ہو سکتی ہے؟

(صفحہ گذشتہ) فیفرض (الی قوله) الكف وهو داخل مفاصل اصابع اليد في رقيق من مغلظة (الدرالمختار على الشامى نعمانيه ص: ۲۱۱، ج: ۱) باب الانجاس. قبيل مطلب فى طهارة بوله ﷺ.

[۱] وتكره الصلاة) مع نجاسة غير مائعة تقدم بيانها سواء كانت بثوبه أوبدنه أومكانه خروجا من الخلاف الا إذا خاف فوت الوقت. اما إذا ضاق بحيث تفوته الصلاة إذا تخفف وتوضأ فانه يصلى بهذه الحالة (مراقى مع الطحطاوى ص ۲۹۲) فصل فى المكروهات. مطبوعه مصر.

[۲] وعفى دون ربع ثوب من مخففة كبول مأكول وخرء طير غير مأكول ودم سمک ولعاب بغل وحمار وبول انتضح كرؤس ابر (الشامى نعمانيه ص: ۲۱۱، ج: ۱) باب الانجاس، مطلب فى بول الفارة وبعرها الخ، طحطاوى ص ۱۲۵، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. عالمگيرى ص ۴۵ ج ۱ الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، مطبوعه كوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک اس رنگ میں کسی نجس چیز کا ہونا معلوم نہ ہو ناپاک نہیں کہا جائیگا[۱] اگرچہ اسکا دھولینا بہرحال بہتر ہے، رنگ کا نشان دھونے کے بعد ختم نہ ہو تو مضائقہ نہیں نماز درست ہے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مذی و ودی والے کپڑے میں نماز!

سوال:- مذی یا ودی اگر جسم یا کپڑے میں لگی ہوئی ہو اس وقت نماز پڑھ سکتے ہیں، بغیر دھوئے ہوئے پھر اگر معاف ہے تو مقدار عفو کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مذی ودی کو فقہاء نے نجاست غلیظہ لکھا ہے[۳] ایک درہم سے کم مقدار بدن پر یا کپڑے پر لگی رہے اور نماز پڑھ لے تو نماز بالکراہت ادا ہو جائیگی، زیادہ ہو تو نماز درست ہی نہ ہوگی[۴] ہاتھ

---

۱ ولو شک في نجاسة ماء أو ثوب لم يعتبر (الدر المختار على الشامي ص ۱۵۱ ج ۱) قبيل ابحاث الغسل.

۲ يطهر محل نجاسة مرئية بعد جفاف كدم بقلعها ولا يضر بقاء اثر كلون. الدر المختار على هامش الشامي كراچى ص ۳۲۹ ج ۱، مطلب في حكم الصبغ الخ. المحيط البرهانى ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھيل.

۳ كل ما يخرج من بدن الإنسان ممايوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالحائط والبول والمنى والودى. (عالمگيرى ص ۴۶ ج ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. المحيط البرهانى ص ۳۶۳ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھيل)

۴ المغلظة عفى منها قدر الدرهم. (عالمگيرى ص ۴۵ ج ۱، الفصل الثاني في الاعيان النجسة. المحيط البرهانى ص ۳۷۲ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكماها، مطبوعه ڈابھيل. شامى زكريا ص ۵۲۰ ج ۱ باب الانجاس)

کی ہتھیلی کے گڈھے سے رقیق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں

سوال:- کپڑے پر نجاست دیکھی مگر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں تو کپڑا کب سے نجس سمجھا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ نجاست منی ہے تو جس وقت سوکر بیدار ہوا اس وقت سے کپڑا نجس سمجھا جائے گا۔ اگر وہ اس کا پاخانہ پیشاب ہے تو پاخانہ پیشاب کرنے کے وقت سے نجس ہوگا۔ اگر کوئی اور نجاست ہے تو دیکھنے کے وقت سے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک مشکوک تہبند سے نماز

سوال:- پاک تہبند کے نیچے ناپاک تہبند یا مشکوک ہو نماز پڑھے تو ان صورتوں میں کیا حکم ہے؟

---

[1] وقالا من وقت العلم فلا يلزمهم شيء قبله قيل وبه يفتى (فرع) وجد في ثوبه منياً أو بولاً أو دماً اعاد من آخر احتلام وبول ورعاف (درمختار مع الشامى نعمانيه ص ۱۴۶ ج ۱، باب المياه، مطلب مهم فى تعريف الاستحسان. البحر ص ۱۲۵ ج ۱ كتاب الطهارة. بئر. مطبوعه الماجديه كوئٹه. الاشباه والنظائر ص ۱۱۲ ج ۱. قاعدة الاصل اضافة الحادث الىٰ اقرب اوقاته، مطبوعه دارالعلوم ديوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً

پاک کرنا ضروری ہے بغیر الگ کئے نماز درست نہ ہوگی[۱] اور مشکوک کو بھی الگ کردیا جائے۔ دع مایریبک الی مالایریبک[۲]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۱/ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم — صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ہندو دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا

سوال:- جو ہندو دھوبی کپڑے دھوتے ہیں وہ پاک ہیں یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑا ہندو کے پاک کرنے سے بھی پاک ہوجاتا ہے پس جب تک کسی نجاست کا علم نہ ہو، ہندو دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا پاک ہے[۳]۔ البتہ مسلمان دھوبی سے دھلانا بہتر ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۴/۶/ ۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ — صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

[۱] ثم إنما يعتبر المنع إذا كان مضافا إليه فلو جلس صبي عليه نجاسة في حجر مصل وهو يستمسک أو الحمام المتنجس على رأسه جازت صلاته لان الحامل للنجاسة غيره بخلاف مالو حمل من لايستمسک حيث يصير مضافا إليه فلايجوز (الطحطاوی علی المراقی ص ۱۲۶، مصری. باب الانجاس والطهارة عنها.

[۲] المقاصد الحسنة ص ۲۱۴، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، مشكوة شريف ص: ۱۳۱، باب الكسب وطلب الحلال. الفصل الثانی. مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۳] ملاحظه هو تذكرة الرشيد ص ۱۲۹ - ۱۷۰ ج ۱، والنجس المرئی يطهر بزوال عينه الا مايشق وغيره بالغسل ثلاثا وبالعصر فی كل مرة. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بے علم دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا

سوال :- دھوبی جو کپڑے دھوتے ہیں عموماً طہارت نجاست سے واقف نہیں ہوتے ہیں نیز بعض شہر کے اندر نالیوں کے پانی سے یا ماء راکد متعفن سے دھوتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی کثیر ہے اور محض مکث کیوجہ متعفن ہوگیا، یا وہ پانی جاری ہے اور اسمیں نجاست کا اثر ظاہر نہیں تو اسمیں کپڑوں کا دھونا درست ہے[1] کپڑوں پر اگر پہلے سے نجاست نہیں تھی تب تو انکی پاکی میں کوئی اشکال نہیں، اگر نجاست تھی اور وہ مرئیہ تھی تو اسکے زوال اور بقاء کو خود دیکھ لیا جائے، اگر غیر مرئیہ تھی تب بھی چونکہ ہر دھوبی کم از کم تین مرتبہ تو ضرور ہی ہر کپڑے کو دھوتا ہے اور نچوڑتا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے اسلئے وہ کپڑا پاک ہوجاتا ہے، اگرچہ وہ باقاعدہ مسائل شرعیہ سے واقف نہیں، اگر وہ دھوبی قلیل پانی میں جو کہ نجس ہے کپڑے دھوتے ہیں، یا نالیوں کے گندے پانی میں جس پر نجاست کا اثر ظاہر ہے کپڑے دھوئے تو وہ پاک نہیں ہوتے۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۱۱/۱۷/ ۶۰ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف

(گذشتہ کا بقیہ) البحر الرائق ص ۲۳۶ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ. شامی زکریا ۵۳۵ ج ۱ باب الانجاس. المحیط البرہانی ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فی تطہیر النجاسات، مطبوعہ المجلس العلمی، ڈابھیل. تاتارخانیہ ص ۳۰۵ ج ۱ الفصل الثامن فی تطہیر النجاسات، مطبوعہ کراچی.

(صفحہ ہٰذا) [1] الماء الجاری أنہ لایتنجس مالم یتغیر طعمہ أولونہ أوریحہ من النجاسۃ الی قولہ الغدیر العظیم کالجاری لایتنجس الا بالتغیر من غیر فصل (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کیا دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑے ناپاک ہیں؟

سوال: - دھوبی کے دھوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں یا ناپاک؟ کیونکہ دھوبی کپڑے کو تین بار نہیں دھوتے، دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پر اگر کوئی دھبہ بڑا یا چھوٹا موجود ہو تو اس کو پاک کرنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دھوبی بڑے تالاب یا نہر یا دریا میں کپڑے دھوتے ہیں تو وہ کپڑے پاک ہیں، بہتے پانی یا کثیر پانی میں کپڑے کا پڑا رہنا بھی تین بار دھونے کے حکم میں ہے[1]۔ پکا نشان (دھبہ) باقی رہ جائے اور نجاست کا جسم دھل جائے تب بھی کپڑا پاک ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

(صفحہ گذشتہ) (عالمگیری ص۱۷-۱۸ ج۱) الباب الثالث في المياه. حلبی کبیری ص ۹۱ باب المياه، مطبوعه لاهور. درمختار علی الشامی کراچی ص۱۸۶ ج۱ باب المياه.

[۲] يجوز رفع نجاسة حقيقة من محلها بماء ولو مستعملاً ولكل مائع طاهر (الدر المختار على الشامي نعمانيه ص ۲۰۵ ج ۱) باب الانجاس. عالمگیری ص ۴۱ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة، مطبوعه کوئٹه. وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر فی كل مرة الخ عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة الخ.

(صفحہ ہذا) [۱] أما لو غسل في غدير أوصب عليه ماء كثير أوجرى عليه الماء طهر مطلقاً بلاشرط عصر وتجفيف وتكرار غمس (الدر المختار على هامش الشامي نعمانيه ص: ۲۲۲، ج: ۱) مطلب في تطهير الدهن والغسل) باب الانجاس. البحر ص۲۳۸ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجديه کوئٹه. المحيط البرهانی ص۳۷۸ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل. (حاشیہ۲ آئندہ صفحہ پر)

غیر مسلم سے مٹھائی لینا اور کپڑے دھلوانا

سوال :- ہندو دھوبی کے یہاں کے دھلے ہوئے کپڑوں سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور ہندو کے یہاں کی مٹھائی وغیرہ کھانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی جگہ نجاست کا یقین یا ظن غالب نہ ہو تو مٹھائی اور کپڑا پاک ہے[1] اور نماز درست ہو جائے گی تاہم مسلمان سے کپڑے دھلانا اور مٹھائی لینا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبداللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۴/۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

اگر کپڑے کو نچوڑنے کی وجہ سے پھٹ جانے یا اسکی خوبی پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہو

سوال:- نجاست غیر مرئیہ اگر کپڑے پر لگی ہو تو اس کے دھونے کے بعد بجائے نچوڑنے

(صفحہ گذشتہ)[2] وإن كانت شيئاً لايزول الابمشقة . لايكلف بازالته (عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الفصل الاول فی تطهير الانجاس. المحيط البرهانی ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل. تاتارخانيه ص ۳۰۵ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه كراچی.

[1] ملاحظه هو امداد الفتاوی ص ۱۰۶–۱۰۷ ج ۴. شک فی وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة. الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ تحت القاعدة الثالثة، مطبوعه دارالعلوم ديوبند.

کے ہر مرتبہ اس کو خشک کر لے تو کپڑا پاک ہوگا یا نہ؟ اس لیے کہ بعض کپڑے اگر چہ ان کا نچوڑنا ممکن ہوتا ہے مگر نچوڑنے سے بوجہ کمزوری کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے پھٹنے کا اندیشہ تو نہیں ہوتا ہے مگر اس کی خوبی پر اثر پڑتا ہے اس خیال سے اگر بجائے تین مرتبہ نچوڑنے کے تین مرتبہ دھو کر تین مرتبہ خشک کر لے تو کپڑا پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تب تو تین مرتبہ خشک کر لینا بھی کافی ہے[1]۔ خوبی پر اثر پڑنے کی وجہ سے نہ نچوڑنے کا مسئلہ نظر سے نہیں گذرا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بغیر نچوڑے کپڑا پاک ہونے کی صورت

سوال:- کپڑے کو تیں مرتبہ نچوڑا نہیں بلکہ سکھا دیا، یا اخیر میں سکھا دیا، یا طاقت کے موافق نہیں نچوڑا تو پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہو جائے گا اگر صرف اخیر میں نچوڑا اور ہر دفعہ دھونے میں اتنا توقف کیا کہ تقاطر بند

[1] والا ای وإن لم یمکن العصر کالحصیر ونحوه فیطهر بالتجفیف کل مرة حتی ینقطع التقاطر (مجمع الانهر ص: ۹۱، ج: ۱، باب الانجاس . مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. مراقی الفلاح ص ۱۲۹، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. ولولم یبالغ لرقته هل یطهر الاظهر نعم للضرورة الخ درمختار علی الشامی کراچی ص ۳۳۲ ج ۱ شامی زکریا ص ۵۴۱ ج ۲ باب الانجاس.

ہو گیا اور نجاست غیر مرئیہ تھی یا مرئیہ تھی اور وہ زائل ہو گئی تب بھی کپڑا پاک ہو جائے گا[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور، ۹/۲/ ۴۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ناپاک کپڑے کو نچوڑنے کی حد!

سوال: -بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ ناپاک کپڑے کو تیسری مرتبہ اس قدر مبالغہ کے ساتھ نچوڑو، پوری طاقت سے نچوڑو کہ پھر ایک دفعہ نچوڑنے سے پانی کے قطرے نہ ٹپکیں، اب سوال یہ ہے کہ تھوڑی طاقت زائد کر کے نچوڑا تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے مکرر سہ کرر طاقت بڑھاتے جائیں پانی کے قطرے ٹپکتے جائیں گے اگر باریک کپڑا یا پرانا ہے تو پھٹ بھی جائے گا اور دو چار دس کپڑے دھونے کی باری آئے تو ہاتھ میں درد بھی ہو جائے گا، دشوار معلوم ہوتا ہے نچوڑنے کی کیا حد ہوگی جواب دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب اتنے زور سے نچوڑ دیا کہ قطرات کا نکلنا بند ہو گیا تو بس کافی ہے پھر نہ کپڑا پھاڑیں نہ ہاتھ میں درد کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] ويطهر متنجس بنجاسة مرئية بزوال عينها ولوبمرة على الصحيح ولايشترط التكرار لان النجاسة فيه باعتبار عينها فتزول بزوالها مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ١٢٧، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. شامى كراچى ص ٣٣٢ ج ١ باب الانجاس، فتاوٰى عالمگيرى ص ٤٢ ج ١ الباب السابع فى النجاسة، مطبوعه كوئٹه.

[2] ان عصره في المرة الثالثة وبالغ فيه بحيث لوعصره لايسيل منه فالثوب واليد وماتقاطر طاهر (عالمگيرى ص ٤٢ ج ١، الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة. شامى كراچى ص ٣٣١، ٣٣٢ ج ١ باب الانجاس. مجمع الانهر ص ٩١ ج ١ باب الانجاس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

شک سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا

سوال :-کسی شخص نے اپنے کپڑے پر کوئی چیز دیکھی اس کی طہارت اور نجاست میں شک ہے تو کپڑے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے کپڑا نجس نہیں ہوگا[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کیا پرانے غیر ملکی کپڑے ناپاک ہیں

سوال :- موجودہ کوٹ چسٹر سوئیٹر اور دیگر غیر ملکی اشیائے ملبوسات جسکے بارے میں لوگ بتلاتے ہیں کہ یہ نجس ہوتے ہیں، دوسرے یہ کہ وہاں سے آنے میں یا فروخت کرنے کے وقت احتیاط نہیں کی جاتی، لہٰذا ان مندرجہ لباس کو پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے میں کوئی گناہ تو نہیں ہے، جب کہ بہت کثرت سے لوگ پہن کر بغیر پاک کئے استعمال کر رہے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو کپڑا غیر مسلموں کا بنایا ہوا ہو اس کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، جب تک اسمیں نجس شئ کا علم نہ ہو جائے البتہ پتلون اگر اسکا استعمال کیا ہوا ہو تو اس کو بغیر دھوئے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،

---

[۱] لان اليقين لايزول بالشک شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة (الاشباه والنظائر ص۱۰۳) القاعدة الثالثة. اليقين لا يزول بالشک. مطبوعه دارالعلوم ديوبند. من شک فی انائه أوثوبه او بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم يستيقن تاتارخانيه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب **الطهارة** نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعی کراچی. ردالمحتار علی الدرالمختار ص ۱۵۱ ج ۱ قبيل مطلب فی ابحاث الغسل،مطبوعه کراچی.

(کبیری[1] ص:۲۰۴) یہ تو طہارت سے متعلق ہے، فی نفسہٖ ایسا لباس استعمال کرنا مکروہ ہے، جو دوسروں کا شعار ہو اور نماز میں اسکا استعمال کرنا نماز کیلئے موجب کراہت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لنگی اور بدن کو پاک کرنے کا طریقہ!

سوال:- ایسی ناپاک لنگی یا کپڑا یا تہبند پہن کر غسل کرے جس میں متفرق طور پر نجاست لگی ہو، کچھ منی، کچھ پیشاب کے قطرے وغیرہ اور اس ناپاک کپڑے پہنے ہوئے پر پاک پانی ڈالتا جائے اور ملتا جائے جب زوال نجاست کا یقین ہوجائے تو لنگی کو اس طرح ایک دفعہ نچوڑ ڈالا جائے کہ پہلے آگے کے حصہ کو بعد اس کے پیچھے کے حصے کو آگے کر کے ساتھ نچوڑ دیا جائے تو غسل اور پہنا ہوا کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟ یا تین دفعہ نچوڑنے کا عمل کرنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح غسل کرنے سے سارا بدن بھی نجس ہوگیا پھر اگر نجاست کی جگہ کو مل مل کر نجاست دور کردی اور پانی بہا دیا گیا حتی کہ ظن غالب حاصل ہوگیا کہ اب نجاست باقی نہیں رہی، پھر ایک دم تمام بدن اور لنگی پر پانی ڈال کر بہا دیا اور نچوڑ دیا تو بدن بھی پاک ہوگیا اور لنگی بھی[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] قال بعض المشائخ تكره الصلوة فى ثياب الفسقة لانهم لا يتقون الخمر وقال صاحب الهداية فى التجنيس الاصح انه لا تكره لانه لم يكره من ثياب اهل الذمة الا السراويل مع استحلالهم الخمر فهذا اولىٰ. (كبيرى ص: ۲۰۴، فروع شتى من تعلق النجاسة، كتب خانه رحيميه ديوبند، وكبيرى ص: ۲۰۶، سهيل اكيڈمى لاهور، عالمگيرى ص: ۳۴۷، ج: ۵، كتاب الكراهية. الباب الرابع عشر فى اهل الذمة.

[2] البداءة بغسل يديه وفرجه وان لم يكن به خبث اتباعاً للحديث وخبث بدنه ان كان عليه خبث لئلا يشيع ثم يتوضأ ثم يفيض الماء على كل بدنه الخ (الدر المختار على هامش

کتے کا کپڑوں سے رگڑ جانا!

سوال:- کتا کپڑوں سے رگڑتا ہوا چلا جائے تو غسل کرنے اور کپڑا تبدیل کرنے کی حاجت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

کتے کا لعاب نجس ہے[۱] اگر لعاب نہیں لگا بلکہ خشک جسم کپڑے کو لگا ہے تو اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ نماز کے لئے اس کپڑے کو تبدیل کرنا یا دھونا خود غسل کرنا ضروری نہیں[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کپڑا دھونے کے بعد بھی اگر رنگ نکلے تو کیا کیا جائے!

سوال:- ایسا کچا ناپاک رنگ کا کپڑا ہو کہ کئی مرتبہ دھونے کے بعد بھی رنگ نکلتا ہی

(صفحہ گذشتہ) الشامی نعمانیه ص۱۰۶ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل). أن الجنب إذا اتزر في الحمام و صب الماء علىٰ جسده من حيث الظهر والبطن حتى يخرج عن الجنابة ثم صب على الازار يحكم بطهارة الازار و إن الم يعصره. المحيط البرهانی ص۳۷۸ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھیل.

[۱] ولعابه ای الكلب نجس، خانيه على الهندية ص: ۲۰/ ۱، فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب الخ. درمختار مع الشامی نعمانيه ص۱۴۸ - ۱۴۹ ج ۱. باب المياه، فصل فی السور. تاتار خانيه ص۲۹۶ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی.

[۲] اذا نام الكلب على حصير المسجد ان كان يابسا لا يتنجس وان كان رطبا ولم يظهر اثر النجاسة فكذ لک الخ (عالمگیری کوئٹه ص:۴۸/ ۱، الفصل الثانی فی الاعيان النجسة) تاتارخانيه ص۲۹۶ ج ۱. قاضيخان ص ۱۲ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب الخ کوئٹه.

رہتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب رنگ کچا ہے تو خوب پیٹ کر تین دفعہ دھویا جائے پھر بھی اس کا کچھ اثر باقی رہے تو مضائقہ نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خنزیر کا خشک بال ہاتھ یا کپڑے کو لگ جائے

سوال:- کپڑے یا جوتے وغیرہ پر خنزیر کا خشک یا تر برش لگ جائے تو کپڑا وغیرہ اس کے لگنے سے کیا نجس ہو جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خشک سے نجس نہیں ہوگا، تر لگ جائے تو پھر دھولینا چاہئے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

[1] لو صبغ ثوبه أويده بصبغ أوحناء نجس فغسل الى أن صفا الماء يطهر مع قيام اللون (عالمگیری ص: ۴۲، ج: ۱، الفصل الاول في تطهير الانجاس، كتاب الطهارة) شامی کراچی ص ۳۲۹ ج ۱ باب الانجاس، المحيط البرهانی ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھیل.

[2] أما النجاسة الغليظة الخ كالعذرة الخ ولحم الخنزير وسائر اجزائه هذه الاشياء نجاستها معلومة في الدين بالضرورة لاخلاف فيها الاشعر الخنزير لما ابيح الانتفاع للخرز ضرورة الخ. (كبيرى ص: ۱۴۶، مطبوعه لاهور، فصل فی الانجاس) سكب الانهر علىٰ مجمع الانهر ص ۵۱ ج ۱ دارالكتب العلميه بيروت. شامی زکریا ص ۳۵۷ ج ۱ باب المياه، مطلب فی احكام الدباغة.

جس جگہ پر پیشاب یا خون کا دھبہ آیا ہے اسکا دھولینا کافی ہے!

سوال :- اگر پیشاب پاخانہ یا بواسیر کے خون کے دھبے کپڑے پر آجائیں تو کیا ایسی صورت میں ان دھبوں پر پانی چھڑک کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا دھونا ضروری ہے یا نہانا ضروری ہے۔

۲- نماز کی حالت میں بعض اوقات ذرا سی ہوا خارج ہو جاتی ہے......تو اس کے لئے تیمّم کس وقت کرنا چاہیئے کیونکہ وضو بار بار نہیں کرسکتی میں ۷۰ر برس کی ضعیفہ ہوں علاوہ ازیں اگر نماز میں وضو یا تیمّم ٹوٹ جائے تو کیا پوری نماز ادا کرنی چاہیئے یا جہاں سے ٹوٹی ہو وہاں سے اس کو پورا کرلینا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جتنے حصے پر ناپاکی لگی ہو اس کو دھولینا چاہیئے نہانا ضروری نہیں [1]

۲- جب ہوا خارج ہو فوراً نماز ختم کر کے طہارت حاصل کرے (وضو یا تیمّم) پھر از سر نو نماز پڑھنا بہتر ہے [2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وازالتها إن كانت مرئية بازالة عينها واثرها إن كانت شيئاً يزول اثره ولايعتبر فيه العدد (عالمگیری ص ۴۱ ج ا) الفصل الاول في تطهير الانجاس. تاتارخانيه ۳۰۵ ج ا كتاب **الطهارة**، الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه كراچى. المحيط البرهانى ص ۳۷۶ ج ا كتاب الطهارة، الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل.

[2] من سبقه حدث توضأ وبنى والاستئناف افضل. (عالمگيرى ص ۹۳ ج ا، الباب السابع فى الحدث فى الصلاة. شامى كراچى ص ۶۰۳ ج ا باب الاستخلاف)



فصل سوم:

برتنوں کی پاکی اور ناپاکی

المونیم پلاسٹک کے پاک کرنے کا طریقہ!

سوال:- جسم اور وہ چیزیں جس میں پانی وغیرہ جذب نہیں ہوتا ہے المونیم پلاسٹک وغیرہ جب نجس ہوں خواہ مرئیہ یا غیر مرئیہ اوپر سے پانی ایک ہی دفعہ مسلسل اس قدر چھوڑیں اور ملتے جائیں کہ طہارت کا یقین حاصل ہو جائے پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح پاک ہو جائے گا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بالٹی گلاس وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ!

سوال:- بالٹی گلاس لوٹا وغیرہ نجس ہوں اور اندر باہر دونوں طرف نجس ہوں تو پانی لوٹا

[1] هكذا يفهم من قوله وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (عالمگیری ص ۴۲ ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه كوئٹه.

بالٹی وغیرہ لے کر تین دفعہ دھوئیں یعنی جو برتن ناپاک ہے اس میں تھوڑا پانی پاک لے لیں اور اس پانی سے جو برتن کے اندر دھویا ہے برتن کے باہر بھی ہاتھ لے کر دھوڈالیں تمام طرف سے دھوکر پانی پہلا پھینک دیں پھر دوسری مرتبہ تیسری مرتبہ اسی طرح عمل کریں تو بالٹی لوٹا برتن وغیرہ پاک ہوا یانہیں؟ اور ہر دفعہ پانی کو ٹپکانا ہوگا یانہیں؟ مسلسل دھونے سے پاک ہوجائے گا یانہیں؟ جب کہ جذب ہونے کی چیز نہیں ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

پاک ہوجائے گا جس میں پانی جذب نہیں ہوتا، اس پر تین دفعہ مسلسل پانی ڈالنے سے بھی پاک ہوجاتا ہے[1]۔　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اسٹیل کے برتنوں کا حکم!

سوال:- آج کل اسٹیل کے برتن استعمال ہوتے ہیں کیا یہ جائز ہے یانہیں؟ اگر اسٹیل ناپاک ہوجائے تو پاک بھی ہوسکتا ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اسٹیل اگر دھات ہے تو ناپاک نہیں اور اگر ناپاک بھی ہو تو پاک کرنے سے پاک ہوجاتی ہے[2]۔ لہٰذا اس کے برتن استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ جس طرح اہل ہنود پیتل کے برتن استعمال کرتے ہیں ایسے نہ ہوں تاکہ تشبہ نہ ہو[3]۔　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] هكذا يفهم من قوله وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (عالمگیری ص ۴۲، ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه كوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چینی کے برتن وغیرہ کو پاک کرنے کا حکم!

سوال :- کپڑا، جسم، تانبے، پیتل، المونیم کے برتن پلاسٹک کے برتن چینی کے برتن وغیرہ پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہر چیز کو تین دفعہ دھولیں، کپڑے کو ہر دفعہ نچوڑ دیں اس طرح کرنے سے پاک ہو جائیگا[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

لوہے کی چیز پاک کرنے کا طریقہ!

سوال :-لوہے کی چیزیں خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] إذا وقع على الحديد الصيقل الغير الخشن كالسيف والسكين والمرآة ونحوها نجاسة من غير أن يموه بها فكما يطهر بالغسل يطهر بالمسح بخرقة طاهرة. عالمگیری ص:۴۳، ج:۱. الفصل الاول فی تطهیر الانجاس طبع کوئٹہ، طحطاوی علی المراقی ص۱۲۸ باب الانجاس، مطبوعہ مصر. طحطاوی علی الدر ص۱۶۳ ج۱ باب الانجاس مطبوعہ دار المعرفة.

[۳] وفي الجوهرة اما الآنية من غير الفضة والذهب فلابأس بالأكل والشرب فيها والإنتفاع بها شامی کراچی ص:۳۴۳، ج:۶، شامی نعمانیہ ص:۲۱۸، ج۵. کتاب الحظر والاباحة.

(صفحہ ہذا) [۱] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر (عالمگیری ص۴۲ ج۱) الفصل الاول في تطهير الانجاس. شامی کراچی ص۳۳۲ ج۱ باب الانجاس. طحطاوی علی المراقی ص۱۲۸ ج۱ باب الانجاس، مطبوعہ مصر. المحيط البرهانی ص۳۷۷ ج۱ الفصل الثامن، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

لوہے کی چیز اگر ناپاک ہوجائے تو اس کا دھوکر یا مٹی وغیرہ سے رگڑ کر پاک کرنا ضروری ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جس استرہ سے کافر کی حجامت بنائی گئی کیا وہ ناپاک ہوگیا؟

سوال:- ایک حجام جس کی دوکان میں مسلم غیر مسلم سبھی حجامت بنواتے ہیں، ایک ہی استرہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو مسلمان اگر وہاں حجامت اور خط بنوائے تو کیا اس کو اپنا سر اور چہرہ وغیرہ ناپاک تصور کرکے تین مرتبہ دھونا ضروری ہوگا یا بہتر ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض اتنی بات سے تو سر اور چہرہ ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر استرہ پر خون لگا ہوا ہے اور وہ چہرہ یا سر پر لگ جائے تو ضرور ناپاک ہوجائے گا[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جن چیزوں میں پانی جذب نہیں ہوتا انکو پاک کرنیکا حکم

سوال:- آج کل پلاسٹک کا جوتا چپل یا پالش کیا ہوا چمڑے کا یا باٹا کا دکانوں میں ملتے ہیں

---

[1] یطهر الخف ونحوه كالنعل بالماء وبالمائع وبالدلک بالارض أو التراب من نجاسة لها جرم (مراقی الفلاح ص ۱۳۰، مطبوعه مصر، باب الانجاس. شامی زکریا ص ۵۱۱ ج ۱ باب الانجاس. المحیط البرهانی ص ۳۸۷/۱، الفصل الثامن فی النجاسات، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل.

[2] إذا كان عليه دم مسفوح كان نجساً (الخانیه علی الهندیه ص ۲۷ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب او الخف الخ، مطبوعه کوئٹه،

اگر نجاست غیر مرئیہ سے ناپاک ہوجائیں تین دفعہ دھوڈالیں یا ایک دفعہ اوپر سے پانی ڈالکر اس قدر دھوڈالیں کہ نجاست زائل ہونے کا یقین ہوجائے تو پاک ہوا یانہیں؟ پانی ٹپکانا ہوگا یانہیں؟ اسی طرح لکڑی کا کھڑاواں جوکہ پالش کیا ہوا ہے پاک ہوگا یانہیں؟ جو عمل طریقہ اوپر لکھا ہوا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس میں پانی جذب نہیں ہوتا اس پر تین دفعہ مسلسل پانی ڈالنے سے بھی پاک ہوجاتا ہے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

لوٹا قدمچہ پر رکھنے سے کیا ناپاک ہوجاتا ہے؟

سوال:- روزانہ استعمال میں لایا جانے والا لوٹا جس کی تلی قدمچہ پر بھی رکھی جاتی ہے غسل میں مستعمل کرسکتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کرسکتے ہیں جب کہ اس میں کوئی ناپاکی نہ ہو[2] اگر ناپاکی ہوتو اس کو پاک کرلیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۴/۵۵ھ

---

[1] وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (مستفاد عالمگیری ۴۲ ج ۱ الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه كوئٹه، شامي كراچي ص ۳۳۲ ج ۱ باب الانجاس.

[2] نظيره لابأس بالوضوء والشرب من حب يوضع كوزه في نواحى الدار مالم يعلم تنجسه (مراقى الفلاح على الطحطاوى ص: ۲۱، كتاب الطهارة، مطبوعه مصر) عالمگیری كوئٹه ص: ۲۵، ج: ۱، الفصل الثانى فيما لا يجوز به التوضوء.

بیت الخلاء کا لوٹا ڈرم میں ڈال کر پانی لینا

سوال:- پانی گرم کرنے کیلئے ایک ڈرم رکھا ہوا ہے، اکثر لوگ اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء کا مستعمل لوٹا ڈالتے ہیں، تو ڈرم کا پانی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟ اگرچہ لوٹے پر بظاہر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی ہے، لیکن یہ لوٹا غسل خانہ اور بیت الخلاء میں رکھا جاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل خانہ یا بیت الخلاء کا مستعمل لوٹا ناپاک نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی زمین پر رکھنے سے ناپاک ہوتا ہے۔ البتہ غسل خانہ کا پانی غسل خانہ میں جمع ہوتا ہے کسی جگہ اور پانی جمع ہونے پر لوٹا رکھا جاتا ہے تو لوٹے کی تلی ناپاک ہوجائیگی، عموماً بیت الخلاء میں لوٹا رکھنے کی جگہ طاقچہ وغیرہ بنا ہوتا ہے اس جگہ پر لوٹا رکھا جاتا ہے، لیکن اگر بیت الخلاء میں لوٹا رکھنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ لوٹا نیچے وہاں رکھا جاتا ہے جہاں استنجے کا پانی وغیرہ پڑتا ہے، یا بھنگی نے بیت الخلاء دھویا، یا وہاں بھیگی ہوئی جگہ پر لوٹا رکھا جاتا ہے، ان دونوں صورتوں میں بھی لوٹے کی تلی ناپاک ہوجاتی ہے، لوٹے پر نجاست لگی ہوئی نظر آئے یا نہ آئے، ناپاک پانی یا ناپاک مٹی لگنے سے بھی تلی نجس ہوجاتی ہے، اسلئے ایسے لوٹے کو ڈرم کے اندر ڈالنے سے احتیاط کرنا چاہئے شبہ ہو تو نہ ڈالنا چاہئے جب تک کہ پاک نہ کرلیا جائے[1]　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۲۸/۱۱/ ۸۹ھ

---

[1] دع ما یریبک الی ما لا یریبک. مشکوۃ شریف ص: ۲۴۲، باب الکسب وطلب الحلال. الفصل الثانی. مطبوعہ یاسر ندیم. ومن البئر التی تدنی فیھا الدلاء والجرار الدنسة وتحملھا الصغار والإماء ویمسھا الرستاقیون بأید دنسة مالم تیقن النجاسة. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۲۲ مطبوعہ مصر قبیل فصل فی بیان احکام السؤر.

ناپاک کنویں کے پاک کر لینے پر ڈول رسی وغیرہ کا حکم

سوال: -بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر اہل محلّہ پانی بھر لیں تو کنواں پاک ہو جاتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ لوگ کنویں کی من پر کھڑے ہو کر پانی بھرتے ہیں اور گذشتہ پانی جو گھرلے گئے ہیں اسی کے ہاتھوں سے پھر آکر بھرتے ہیں تو کیا یہ عفو ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فی الحال گھڑا، ڈول ہاتھ وغیرہ وغیرہ سب ناپاک اور مقدار واجب النزح نکلنے کے بعد طہارت کا حکم ہوگا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چمار کا استعمال کیا ہوا برتن کس طرح پاک ہوگا؟

سوال: -کھانا پکانے کی دیگ گاؤں کی شاملات کی ہے اس کو چماروں کو دیدی گئی ان چماروں نے اس میں کھانا پکایا، استعمال کیا، اب اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آیا اس پر قلعی کرا کر استعمال کیا جائے یا ویسے ہی اس کو آگ پر رکھ کر دھو مانج کر استعمال کر سکتے ہیں؟

---

[1] یطهر الکل ای من الدلو والرشاء والبکرة وید المستقی تبعاً لان نجاسة هذه الاشیاء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج کدّن الخمر یطهر تبعا اذا صار خلا وکید المستنجی تطهر بطهارة المحل وکعروة الابریق اذا کان في ید المستنجی نجاسة رطبة فجعل یده علیها کلما صب علی الید فاذا غسل الید ثلاثا طهرت العروة بطهارة الید بحر (الشامی نعمانیه ص ۱۴۲ ج ۱، فصل فی البئر. عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه کوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۳۰ فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصری)

الجواب حامداً ومصلیاً

دوبارہ قلعی کرانے کی ضرورت نہیں ویسے ہی دھو مانج کر پاک کر لینا کافی ہے[۱]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی عنہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/۱/۶۴ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف مفتی مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

شراب والی بوتل کا دھونے کے بعد استعمال

سوال:- ہمارے شہر سری نگر میں ایک صاحب جو نہایت دیندار ہیں، عرق کشید کرتے ہیں، جو بہت سی ادویات میں کام آتا ہے، عرق دار چینی، عرق گلاب وغیرہ وغیرہ لیکن اس عرق کو وہ ایسی بوتلوں میں رکھ دیتے ہیں جن میں اکثر باہر سے شراب بھر کر آتی ہے، ان بوتلوں کو خرید کر صاف دھو دھا کر اور اُبال لینے کے بعد اس میں عرق رکھتے ہیں، چونکہ ان کے ڈھکن مضبوط ہوتے ہیں، جن میں عرق کے خراب ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا، ان صاحب کا کہنا ہے کہ چونکہ شیشہ شراب کو سرایت یا جذب نہیں کرتا، اس لئے دھونے کے بعد یہ بوتلیں پاک ہو جاتی ہیں، لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا شراب کی بوتلیں دھونے اور اُبالنے کے بعد پاک ہو سکتی ہیں، اور اس میں رکھے ہوئے عرق وغیرہ بھی پاک ہیں؟ استعمال کے قابل ہے یا نہیں؟

ان صاحب کا کہنا ہے کہ انھوں نے مفتی حضرات سے دریافت کیا ہے کہ ایسی بوتل پاک

---

[۱] والاكل والشرب في اواني المشركين قبل الغسل يكره ولايحرم لاحتمال التلوث. والا فالاباحة فتوى والتحرز تقوى الخ (نصاب الاحتساب ص ۳۹. عالمگیری ص ۳۵۸ ج۵ الباب الرابع عشر كتاب الكراهية، مطبوعه كوئٹه)

ہوسکتی ہے، اسی لئے اس میں عرق رکھتے ہیں، حالانکہ ان کے عرق خاص کر عرق گلاب بڑی بڑی مسجدوں اور مذہبی محفلوں میں بھی چھڑکا جاتا ہے، براہ کرم مفصل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بوتل دھونے اور اُبال دینے کے بعد بالکل پاک ہوجاتی ہے[1] اس میں عرق گلاب رکھنا درست ہے اور عرق ناپاک نہیں ہوگا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وذکر الامام الاسبیجابی وان کان ذالک الشیء الذی اصابه النجاسة صلبا کالحجر والاجر والخشب والاوانی فانه یغسل مقدار ما یقع فی اکبر رأیه انه قد طهر ولا توقیت فیه وانما حکم بطهارته اذا کان لایوجد بعد ذلک طعم النجاسة ولا رائحتها ولا لونها (البحر الرائق کوئٹه ص۲۳۸/۱، باب الانجاس، طحطاوی مع المراقی ص۱۲۸، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر، مرقاة شرح مشکوٰة ص۷۹/۱، کتاب الایمان، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.



فصل چهارم :

زمین کی پاکی اور ناپاکی

کیا ناپاک زمین خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے

سوال :-ایک ایسی زمین پر جو چونے سے بنائی گئی ہو اور بچے اس پر پیشاب پاخانہ کردیتے ہیں اور اسے صاف بھی کردیا جاتا ہے، لیکن پاک نہیں کیا جاتا، کیا ایسی زمین سوکھ جانے کے بعد پاک ہوجاتی ہے؟ اور اگر اس پر شہد گر جائے تو وہ شہد پاک ہوگا یا ناپاک ہوجائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو زمین پختہ ہو چونے سے بنائی گئی ہو، اس پر بچہ نے پیشاب کردیا ہو وہ ناپاک ہوگئی، پھر جب اس کو صاف کردیا گیا اور وہ خشک ہوگئی، پیشاب پاخانہ کا اس پر اثر موجود نہیں رہا تو وہ پاک ہوگئی، اس پر نماز پڑھنا درست ہے، اس پر جو شہد گر گیا اور اس میں کوئی اثر نجاست کا ظاہر نہیں ہوا تو وہ بھی پاک ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] الارض إذا اصابها نجس وجفت حكم بطهارتها (كبيرى ص ١٥٦) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتے کی قے اور پائخانہ سے مسجد کو پاک کرنا ضروری ہے

سوال:-زید نے جبکہ وہ مسجد میں نماز کے لئے داخل ہوا تو اندرونی حصہ میں ایک سمت کتے کا پاخانہ دیکھا اور دوسری طرف اس کی قے مشاہدہ کی، تو مسجد کی صفائی اور مشکوک صفوں کی پاکی کا کیا طریقہ ہوگا؟ کیا محض قے کو اس کے مقام سے دور کردینا کافی ہوگا، یا شک وشبہ کے ماتحت تمام مسجد اور سب صفوں کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے؟ اور کتنی مرتبہ دھونا درست ہوگا؟ صرف سرسری اور محدود صفائی سے زید کو اطمینان نہیں ہے، اس لئے جب سے یہ صورت پیش آئی ہے مسجد مذکور میں نماز ادا کرنے کے بجائے گھر پر ہی نماز ادا کرنا مناسب خیال کیا ہے، اس کا کچھ جواز ہوسکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس جگہ ''مسجد یا صف پر'' کتے کا پاخانہ یا قے موجود ہو اس کو صاف اور پاک کردینا ضروری ہے، تب اس جگہ نماز پڑھی جائے، تمام مسجد اور تمام صف پاک کرنا ضروری نہیں، شک کو ختم کردیا جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) قبیل فصل فی البئر. مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۱۳۱ باب الانجاس، مطبوعه مصر. شامی کراچی ص ۳۱۱ ج ۱ باب الانجاس والمحیط البرهانی ص ۳۸۱ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه ڈابهیل.

(صفحہ ہٰذا) [1] وغسل طرف ثوب او بدن اصابت نجاسة محلا منه ونسی المحل مطهر له وان وقع الغسل بغیر تحر وهو المختار (قوله نسی المحل) ثم ان النسیان یقتضی سبق العلم (در مختار مع الشامی کوئٹه ص ۲۴۰/ج ۱ کتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب العرقی الذی یستقطر من دردی الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، شامی زکریا ص ۵۳۴/ ۱، مجمع الأنهر ص ۹۶/ ۱، کتاب الطهارة، باب الانجاس، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، الدر المنتقی مع مجمع الأنهر ص ۹۶/ ۱، مطبوعه بیروت.

نجس جگہ کوتحری سے پاک کیا جائے!

سوال:- جب نجاست کا مقام یاد نہ رہے تو گمان غالب کر کے غور وخوض کر کے ایک جگہ دھوڈالنا کافی ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کافی ہوگا[۱]　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نجس زمین پرخشک ہونے کے بعد پانی گرنے سے کیا وہ پھرناپاک ہوجائے گی؟

سوال:- زمین نجس دھوپ سے پاک ہوگئی مگر اسپر پانی پڑا تو نجاست عود کر آئیگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] إذا تنجس طرف من اطراف الثوب ونسيه فغسل طرفاً من اطراف الثوب من غير تحرى حكم بطهارة الثوب وهو المختار (عالمگیری ص۴۳ ج۱ الفصل الاول في تطهير الانجاس) كتاب الطهارة الدرالمختار على الشامى نعمانيه ص:۲۱۸، ج:۱، باب الانجاس. مطلب العرقى الذى يستقطر من دردى الخمر. النهرالفائق ص۱۴۲ ج۱ باب الانجاس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. الاشباه و النظائر ص۱۰۰ تحت القاعدة الثانيه، مطبوعه دارالعلوم ديوبند.

[۲] الارض اذا اصابها نجس وجفت وحكم بطهارتها ثم اصابها الماء في رواية تعود نجسة وفي رواية لا والمختار الثاني لما قلنا وكذا قال قاضي خان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ظاہر زمین پر نجاست نہ ہوتو بھیگا پیر رکھنے سے پیر نجس نہیں ہوگا

سوال:- وضو کرنے کے بعد گیلے پیر سے جہاں پر جوتے رکھے ہوئے ہوں، سوکھی جگہ پر کو جانا کیسا ہے؟ پھر پیر دھونا ضروری ہے کہ نہیں، پیر ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہاں نجاست ظاہراً موجود نہ ہوتو پیر ناپاک نہیں ہوگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مٹی کے مکان میں بچہ بار بار پیشاب کرتا ہے اس کی تطہیر

سوال:- بچے مٹی کے گھر میں بار بار پیشاب کرتے ہیں اس مکان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب وہ زمین سوکھ جائے گی اس پر نماز پڑھنا درست ہوجائے گا[2]۔ اس پر بوریہ بچھا کر نماز پڑھ لیا جائے تو شبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) الصحیح انها لاتعود نجسة (کبیری ص ۱۵۶ فصل فی الانجاس. مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور. فتاوٰی قاضیخاں ص۶۵ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب الخ دار الکتاب دیوبند. عالمگیری ص ۴۴ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة الخ، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1] لو وضع رجله المبلولة علی ارض نجسة أو بساط نجس لایتنجس (عالمگیری ص ۴۷ ج ۱ فصل في الاعیان النجسة، کتاب الطهارة. تاتارخانیه ص ۲۹۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی. المحیط البرهانی ص ۳۶۸ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه ڈابهیل. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گوبر سے لیپی ہوئی زمین کا حکم

سوال:- مکانوں میں گوبری لیپتے ہیں اور اس میں گوبر ملاتے ہیں تو اس غیر خشک زمین پر مصلی یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ایسی گوبری کی ہوئی زمین خشک وتر کا حکم ایک ہے یا الگ الگ؟ گوبری شدہ خشک زمین پر بغیر کچھ بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خشک زمین پر کپڑا یا مصلّٰی بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے اگر چہ وہ ناپاک چیز سے لیپی گئی ہو، گوبر یا لید اگر تر ہے اور کپڑے یا مصلے پر اس کا اثر دوسری جانب نہ آئے تب بھی نماز درست ہو جائے گی[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پختہ فرش ناپاک ہو جائے تو اس پر نماز کا حکم

سوال:- عیدگاہ کا پختہ فرش بنانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ عیدگاہ کے صحن میں ایسا درخت موجود ہے جو پورے صحن کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور تمام سال جانور بیٹ کرتے رہتے ہیں جب فرش ہو جائے گا تو اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے پختہ اینٹ نجاست رقیقہ کو جذب کرتی ہے یا نہیں؟ جو ثواب مسجد کے پختہ فرش کا ہے وہی ثواب عیدگاہ کے فرش کا ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] وإذا ذهب اثر النجاسة عن الارض وقد جفت ولو بغير الشمس على الصحيح طهرت وجازت الصلاة عليها (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۱۳۱، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. شامی کراچی ص ۳۱۱ ج ۱ باب الانجاس. المحيط البرهانی ص ۱/۳۸۱، الباب الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھیل)

(صفحہ ہٰذا) [۱] وإن كانت النجاسة يابسة جازت صلاته على كل حال لانها لاتلتصق بالثوب الملقى عليها (الخانيه على هامش الهندية ص ۲۶ ج ۱، فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب اوالخف الخ

الجواب حامداً ومصلیاً

پختہ فرش بنانا بھی جائز ہے[۱] متولی اور نمازیوں کی جیسی رائے ہو عمل کرلیا جائے جن پرند جانوروں کا گوشت حلال ہے انکی بیٹ کی وجہ سے فرش نجس نہیں ہوتا پختہ فرش پر رقیق نجاست گرکر جب خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو وہ فرش نماز کیلئے پاک ہوجائیگا[۲] نجاست خشک ہونے کی وجہ سے فرش کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، اگر نجاست کا اثر ظاہر ہو خواہ رقیق یا کثیف تو بغیر پاک کئے وہاں نماز درست نہیں ہوگی، مسجد کے پختہ فرش پر جس طرح نماز کا ثواب ہے اسی طرح عیدگاہ کے پختہ فرش پر بھی ثواب ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی دارالعلوم دیوبند

قبرستان کی مٹی کا حکم

سوال:- قبرستان کی مٹی یا قبرستان کی جگہ پاک ہے یا نجاست غلیظہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کوئی نجاست نہیں ہے تو محض قبروں کے اندر میت ہونے کی وجہ سے اوپر کی مٹی کو نجس نہیں کہا جائے گا[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] لابأس بان ينقش المسجد بالجص الخ (الهنديه ص ۱۴۴ ج ۱ قبيل باب صلوة الوتر، مطبوعه كوئٹه.

[۲] وحكم آجر ونحوه كلبن مفروش وخص بالخاء تحجيرة سطح وشجر وكلأ قائمين في ارض كذلک اي كارض فيطهر بجفاف وكذا كل ماكان ثابتا فيها لاخذه حكمها باتصاله بها (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۲۰۷ ج ۱ مطبوعه زكريا ص: ۵۱۳، ج: ۱، باب الانجاس.

[۳] ولهذا لو تيمم بتراب المقبرة يجوز إذالم يغلب على ظنه نجاسته كذا في الطحطاوي ص ۶۴، مدارج النبوة ص ۴۲۴ ج ۱. ومطبوعه نوريه رضويه پاكستان ص ۳۴۴ ج ۱ باب دهم در انواع عبادات، وصل در تيمم.

بارش سے تر ہو کر زمین ناپاک نہیں ہوتی

سوال :-کسی جنگل کی زمین بارش کی وجہ سے تر ہوگئی لہٰذا وہ جگہ پاک رہی یا ناپاک؟ ہم اس جگہ بغیر کپڑا بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب وہاں کوئی نجاست نہیں ہے تو محض بارش سے تر ہو جانے سے اس کو نجس نہیں کہا جائیگا، بغیر کپڑا بچھائے بھی وہاں نماز درست ہے۔[1]　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

راستوں کی کیچڑ کا حکم

سوال :- راستوں کی کیچڑ کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر یہ کیچڑ بارش کے پانی سے پیدا ہو اور اس میں نجاست غلاظت محسوس نہ ہو تو یہ پاک ہے۔(شامی ص:۲۱۶، ج:۱)[2]　فقط واللہ تعالیٰ اعلم　　حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ فِي حَدِيْثِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ فَمَطَرَتَ السَّمَاء تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصَرُتُ عَيْنَایَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ (مشكوة شريف ص ۱۸۲، باب ليلة القدر. الفصل الاول)

ترجمہ :- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے راوی نے کہا اس رات بارش ہوئی مسجد کا چھپر کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا وہ ٹپک پڑی میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان دیکھا۔

[2] طين الشورع عفو الى ماقال والعفو مقيد بما اذا لم يظهر فيه أثر النجاسة الخ. (شامی ص ۲۱۶ ج ۱) مطبوعه نعمانيه، طبع زكريا ص ۵۳۰، ۵۳۱ ج ۱، مطلب في العفو عن طين الشارع، باب الانجاس،

تم

الجزء الثامن

بحمد الله واحسانه

وتوفيقه تعالىٰ وبمنه وكرمه

ويليه الجزء التاسع مطلعه كتاب

الصلوٰة انشاء الله تعالىٰ ربنا تقبل منا انک

انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب

الرحيم بحرمة حبيبک سيد المرسلين

وصلى الله تعالىٰ عليه وعلى اٰله

واصحابه اجمعين الى

يوم الدين

محمد فاروق غفرله

جامعه

هٰذا